بسم الله الرحمن الرحيم

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
ASSEMBLY DEBATES

———————

Wednesday, the 24th January, 2018

———————

Table of Contents

RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN 2

RECITATION OF NAAT 3

POINT OF ORDER 3

POINT OF ORDER REG: THE QUORUM POINT OUT 4

POINT OF ORDER 5

LEAVE OF ABSENCE 71

POINT OF ORDER 77

CALLING ATTENTION NOTICE REG: NON-SUPPLY OF CLEAN DRINKING WATER TO THE RESIDENTS OF ISLAMABAD... (ANSWERED) 87

CALLING ATTENTION NOTICE REG: INACCESSIBILITY OF POTABLE WATER TO 80% POPULATION IN THE COUNTRY... (ANSWERED) 91

RESOLUTION TO CONDEMN VIOLATIONS OF HUMAN RIGHTS IN INDIAN OCCUPIED KASHMIR AND ENDORSE THEIR RIGHT TO SELF-DETERMINATION... (DEFERRED) 100

THE COMSATS UNIVERSITY ISLAMABAD BILL, 2017... (CONTINUED) 103

POINT OF PERSONAL EXPLANATION 113

THE COMSATS UNIVERSITY ISLAMABAD BILL, 2017... (REFERRED) 113

THE PAKISTAN TOBACCO BOARD (AMENDMENT) BILL, 2017... (REJECTED) 114

THE INSTITUTE FOR ART AND CULTURE BILL, 2018... (INTRODUCED) 116

ANNUAL REPORT OF THE SECURITIES AND EXCHANGE COMMISSION OF PAKISTAN ON THE STATEMENT OF ACCOIUNTS OF SECP, CERTIFIED BY THE AUDITORS FOR THE YEAR ENDED ON THE 30TH JUNE 2016... (LAID) 117

MATTER RAISED UNDER RULE 18 117

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
ASSEMBLY DEBATES

———————

Wednesday, the 24th January, 2018

———————

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House), Islamabad, at 10:50 of the clock in the morning. Mr. Deputy Speaker (Murtaza Javed Abbasi) in the Chair.

———————

RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ﴿٢٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا عَن سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾ قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ﴿٣١﴾

[ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اللہ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت کی زندگی میں سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کیا تو نے انہیں نہیں دیکھا کہ جنہوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے میں نا شکری کی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا جو دوزخ ہے۔ اس میں داخل ہوں گے وہ برا ٹھکانا ہے اور لوگوں نے اللہ کی راہ سے بہکانے کے لیے شریک بنا رکھے ہیں۔ کہہ دو نفع اٹھا لو پھر تمہیں آگ کی طرف لوٹنا ہے۔ میرے بندوں کو کہہ دو جو ایمان لائے ہیں۔ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے

ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کریں۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہے اور نہ دوستی۔]

RECITATION OF NAAT

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

یاد رہ جائے گی یہ بے باکیاں
نفس تو تو رام ہو ہی جائے گا

مفلسو دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

Question Hour جناب ڈپٹی سپیکر: جذاک اللہ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن۔ خورشید شاہ صاحب۔

POINT OF ORDER

قائد حزب اختلاف (سید خورشید احمدشاہ): پہلے تو میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ پی ٹی آئی کے ممبران کی شکایت ہے کہ آپ انہیں ٹائم نہیں دیتے۔ اصل میں یہ ان کا right ہے کچھ بھی بات ہو جو بھی کہیں ٹھیک ہے ان کی مرضی ہے ان کی سوچ ہے ان کی پلاننگ ہے مگر پارلیمنٹ اپنا gestuer دکھائے۔ پارلیمنٹ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ کسی ممبر کو ہم روک دیں کہ آپ کو بات نہیں کرنے دیں گے کیونکہ آپ نے یہ باتیں کی ہیں۔ وہ ان کی اپنی بات ہے پارلیمنٹ کا اپنا مسئلہ کہ پارلیمنٹ ممبر کو بولنے کا right دے۔ یہ زیادتی ہے بالکل ہم اس سے متفق نہیں ہیں۔ ان کو موقع ملنا چاہیے وہ بات کریں صحیح کریں غلط کریں جو بھی کریں اگر غلط کرتے ہیں تو بھی ان کا rightآپ نہ چھینیں۔ یہrightآپ کو نہیں

پہنچتا ایک بات۔ دوسری میں بات آج یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو کل اللہ کا بڑا احسان ہے انسان کو جھکنا چاہیے اللہ کے آگے جھکنا چاہیے۔

(مداخلت)

سید خورشید احمد شاہ: یہ کورم پوائنٹ آوٹ کر رہی ہیں ان کو مائیک دے دیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: شیریں مزاری صاحبہ کا مائیک کھولیں۔

POINT OF ORDER REG: THE QUORUM POINT OUT

Dr. Shireen Mehrunnisa Mazari: Quorum

Mr. Deputy Speaker: Count be made.

(گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی Order in the House تشریف رکھیئے۔ The House is in order.میں اپوزیشن لیڈر کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کیونکہ آپ کا بڑا احترام ہے۔آپ نے ایک بات کہی کہ آپ کے پاس،Chair کے پاس کوئیright نہیں ہے کہ کسی کو روکے۔جمعہ والے دن ان کے دو اراکین نے request کی تھی کہ ہم Point of Order پر بات کریں گے۔ہم نے یہ کہا Calling Attention لے لیں اس کے بعد کریں گے۔اعجاز جکھرانی صاحب نے request کی کہ میری ایک بجے فلائٹ ہے مجھے پہلے دے دیں۔اس بات پر انہوں نے اشتعال انگیزی کی۔پھر شیخ آفتاب صاحب نے request کی کہ میں لے لوں اس کے بعد آپ بات کریں۔میں نے بھی کہا اس کے باوجود quorum point out ہوگیا اور پھر اس کے بعد سیشن ختم ہوگیا۔کل میں آیا ہوں،یہی allegation لگا جتنے ان کے ممبرز تھے سب کو موقع دیا گیا۔چھ سات ممبرز speeches کرکے گئے اور میرا Leader of the Oppositionکیلئے بڑا احترام ہے،بڑا احترام ہے،کل سارا دن ان کو speeches دی ہیں اس کے باوجود اگر Chair پر اپوزیشن لیڈر کی طرف سے اس طرح کا allegation لگتا ہے تو اس کی

justification دینا میری ذمہ داری ہے اورکچھ ممبرز ایسے ہیں جنہوں نے ان ساڑھے چار سالوں میں بھی نہیں سیکھا۔میں اس پر comments نہیں کرسکتا۔Leader of the Opposition سید خورشید شاہ صاحب۔

POINT OF ORDER

سید خورشید احمد شاہ: مسٹر سپیکر جو کل قصور کے واقعہ پر چیف منسٹر نے پریس کانفرنس کی۔مسٹر سپیکر ہم میں سے کوئی بھی ہوتا اس واقعہ کے بعد جو ملزم پکڑا گیا ہم اللہ کا شکرادا کرتےاوراپنے ادارے کو appreciate کرتے اورکہتے کہ جو باقی ملزمان ہیں ان کو بھی نہیں چھوڑا جائے گا۔مگر وہاں تالیاں بجائی گئیں۔ایک معصوم بچی کے ساتھ جو ظلم ہوا کھڑے ہوکر تالیاں بجوائی گئیں۔ایک صوبے کا چیف منسٹر کہتا ہے کہ تالیاں بجاؤ۔کسی کی بھی اپنی بچی ہواوربچیوں والا شخص اپنی بچی کے اوپر تالیاں بجوائے گا۔ان کے ساتھ جو زیادتی ہوئی اس پر تالیاں بجوائے گا۔میں سمجھتا ہوں شرم کے مارے ڈوب مرنا چاہیے۔

مسٹر سپیکر اس پر تو تالیاں بج گئیں پنجا ب کے اندر گیارہ سو سے اوپر لوگ،دس سال کی عمر سے کم لوگ اسی واقعہ کے شکار ہوئے ہیں۔یہ ریکارڈ کی بات ہے یہ ہیومن رائٹس کمیشن کے ایڈیشنل سیکرٹری نے رپورٹ دی ہے۔پنجاب میں گیارہ،ساڑھے گیارہ سو سے زیادہ دس سال کی عمر سے کم لوگ انہی واقعات کے شکار ہوئے ہیں۔آپ وہ تالیاں کب بجوائیں گے۔ان کے اوپر جو زیادتی ہوئی ہے آپ وہ تالیاں کب بجوائیں گے۔صرف لاہور کے اندر جورپورٹ ہے،میں رپورٹ کی بات کررہا ہوں،یہ 107واقعات ہوئے ہیں۔اس کے اوپر آپ کب تالیاں بجوائیں گے۔ جیسے میں نے بتایا کہ پنجاب میں دس سال سے کم عمر بچوں کے یہ (one thousand two hundred ninety seven) واقعات ہوئے ہیں۔مجموعی طورپرایک ہزار تین سو چھیاسی بچوں سے زیادتی ہوئی۔یہ ہوا ہے۔ٹوٹل11 افراد کو پکڑا گیا ہے،164کو بری کردیاگیا ہے۔سال 2017ء میں بچوں سے زیادتی اور قتل کے 43 کیسز رجسٹرڈ ہوئے،کیسز کا رزلٹ 2016۔nil ء سے 2017ء تک جو کیسز ہوئے اس میں بھی کوئی nil رزلٹ ہے۔2016ء میں 18 اورسال 2017ء میں بچوں سے زیادتی کے 60افراد گرفتار ہوئے ایک کو بھی سزا نہیں ملی۔2016ء میں بچوں سے زیادتی کے سب سے زیادہ 51واقعات لاہور میں ہوئے۔2016ء میں اوررزلٹ nil۔قصور میں

2016ء میں 66بچوں کے ساتھ زیادتی ہوئی،رزلٹ nil۔مظفر گڑھ میں یہ 43واقعات ہوئے،رزلٹ nil۔2016ء میں بچوں سے زیادتی کے سب سے زیادہ کیسز لودھراں میں بھی ہوئے،رزلٹ nil۔2017ء میں قصور کے بچوں سے زیادتی کے چھ واقعات ہوئے،اِسی مجرم نے کئے،یہ رزلٹ آپ کے سامنے ہے اورکل کھڑے ہوکر آپ لوگوں نے ان کی تالیاں بجوائیں ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی ہسٹری میں،سندھ میں واقعہ ہوا immediately ایکشن ہوا، کمیٹی بن گئی۔کسی نے بھاگنے کی کوشش کی،بھاگنے نہیں دیاگیا۔میں مزید واقعات میں نہیں جاتا مگر یہ دعوے کرنا اورتالیاں بجانا۔یہ واقعات ہوتے ہیں،crime ہوتا ہے،دنیا کے ہر ملک میں crime ہے،ایسا ہی crimeہے۔اس میں کوئی شک نہیں دنیا کا کوئی ایسا ملک نہیں،امریکا ہو،یورپ ہوواقعات ہوتے ہیں مگر اس قسم کہ نہیں کہ ان خاندانوں،ان بچوں سے زیادتیاں ہو اوران پر تالیاں بجائی جائیں اورخوشی کا اظہار کیا جائے،مبارکیں دی جائیں اورمبارکیں لی جائیں۔یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔اس کو جتنا condemn کیا جائے وہ کم ہے۔میں نے کل سنتے ہی،دیکھتے ہی جس طریقے سے وہ پریس کانفرنس چل رہی تھی۔آئی جی آپ اٹھ جائیں،ڈی آئی جی آپ اٹھ جائیں،فلاں تم اٹھ جاؤ،تم اٹھ جاؤ،تالی بجاؤ۔ایک بچی سے زیادتی ہوئی ہے اورآپ اس کے قاتل کو پکڑتے ہیں اورمیں وہ نہیں کہنا چاہتا،اس پر آپ تالیاں بجاتے ہیں۔shame اورمجھے شرم آگئی اورمیں نے اسی وقت اپنا reaction دیا۔مسٹر سپیکر یہ چیزیں اس ملک میں کہ ایک وہ آدمی جو ایک اہم عہدے پر بیٹھا رہے،وہ کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ڈوبنا آتا ہے،شرم آتی ہے کہ اس قسم کے واقعات ہوں اورہم اپنی تالیاں بجواتے ہیں۔تو اس پارلیمنٹ کو اس چیز پر غور کرنا چاہیے۔پارلیمنٹ کو بیٹھ کر یہ نہیں کہنا چاہیے کہ یہ ہماری طرف سے ہے یا ان کی طرف سے ہے۔میں پاکستان کے انسانوں کی بات کررہا ہوں،ہیومن رائٹس کی بات کررہا ہوں۔میں کسی پر الزام تراشیاں نہیں کررہا ہوں۔جن جن کے پاس بچیاں ہیں وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر یہ کہیں کہ اگر ان کا اس قسم کا قاتل ہوجائے تو ہم لوگوں کو کھڑے ہوکر تالیاں بجانے کی بات کریں اورمبارک لینے کی بات کریں۔جس نے بھی کل ٹی وی دیکھا ہوگا اس کا سر شرم سے جھک چکا ہوگا۔ہم کرنا کیا چاہتے ہیں،ہم دینا کیا چاہتے ہیں۔میں یہ comparison نہیں کرتا کہ سندھ میں کتنے کیسز ہیں،پنجاب میں کتنے کیسز ہیں،خیبر پختونخواہ میں کیا ہے، بلوچستان میں،اس میں نہیں جانا چاہتا،ہوتے ہیں۔

ایسے کیسز میں مقابلہ نہیں کرانا چاہتا۔ مگر کل کے واقع پر، میں چاہتا ہوں کہ اگر پارلیمنٹ جہاں دوسری مذمتیں کرتی ہے۔ دوسرے جب کوئی بات کرتے ہیں، ہمارے پارلیمنٹ پر کوئی بات کرتا ہے تو اس کے لئے قرار داد آتی ہے، تو کم سے کم اس پر بھی قرارداد آنی چاہیے۔ اگر ہماری انسانیت میں کچھ ہے تو۔ اگر ہم میں کوئی realization ہے تو اس کو condemn تو کیا جائے۔ تو یہ میں نے گزارش کرنی تھی پارلیمنٹ میں۔ نہیں کرتا تو میں اپنا حق ادانہیں کرسکتا تھا، میں بیس کروڑ عوام کا حق ادا نہیں کرسکتا تھا، جن کی کل دلآزاری ہوئی ہے۔ صرف ماں باپ کی دلآزاری نہیں بلکہ ہر شخص جس کے بچے ہیں، جن کی بچیاں ہیں، ان کی دلآزاری ہوئی ہے اور چیف منسٹر نے کی ہے۔ اس کو آج قوم سے معافی مانگنی چاہیے۔ اس کو کہنا چاہیے کہ مجھ سے زیادتی ہوگئی ہے۔ میں واپس لیتا ہوں اپنے الفاظ۔ اور یہاں تو بڑا simple تھا کہ اللہ کا شکر ادا کرتا، اے رب تو نے مجھے اتنی طاقت دی، اے رب تو نے مجھے یہ حوصلہ دیا۔ اے رب تو نے مجھے اتنی جرات دی کہ میں نے قاتلوں کو پکڑ لیا، غاصب کو پکڑ لیا، اس بندے کو پکڑا جس نے انسانیت کی تذلیل کی۔ اور appreciate کرتا اپنے سٹاف کو، مگر اس نے یہ کہا کہ تالیاں بجاؤ، مبارک باد لو۔ یہ میری گزارش تھی جو پارلیمنٹ کے آگے میں نے رکھی ہے۔ اب اگر اسکو کوئی defend کرناچاہتا ہے یا جو condemn کرنا چاہتا ہے وہ اس کی مرضی ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن نے جتنے بھی واقعات کا ذکر کیا ہے، ان کا ریکارڈ لے کر ہاؤس کو inform کیا جائے اور ہیومن رائٹس کی جو منسٹری ہے، وزارت ہے باقی تینوں صوبوں میں بھی۔ اس طرح کے جتنے واقعات ہوئے ہیں اور اس پر جتنی بھی progress ہوئی ہے۔ اس حوالےسے یہ ہاؤس کو رپورٹ پیش کرے۔ میرے خیال میں ملک کے حوالےسے ساری پوزیشن سامنے آجائے گی۔ اب یہ Question Hour شروع ہے اس کے بعد بات ہوگی۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں Question Hour کے بعد۔ یہ لیڈر آف اپوزیشن کا right ہے۔ No Point of Order. جی بلیغ الرحمٰن صاحب۔

وزیر برائے وفاقی تعلیم (جناب محمد بلیغ الرحمٰن): بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے دو چیزیں مختصراً عرض کرنا چاہوں گا۔ گزارش یہ ہے کہ جو Question Hour ہوتا ہے۔ یہ کبھی بھی

ہاؤس کی روایت نہیں رہی کہ Question Hour میں عوام کے سوالوں کے جواب حکومت دیتی ہے۔ کیونکہ وہ عوام کو جوابدہ ہوتی ہے۔ اور اپوزیشن کے زیادہ تر ممبران questions دیتے ہیں جن کا جواب دیا جاتا ہے۔ اور اس میں کبھی بھی یہ روایت نہیں رہی کہ اس میں quorum point out کیا جائے۔ ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ Question Hour کے بعد کورم بھی ہوتا ہے باقی احتجاج بھی ہوتے ہیں۔ باقی Point of Orders بھی ہوتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی ہے کہ پارلیمان میں اپوزیشن میں ایک ایسی جماعت ہے جنہیں نہ ان روایات کا احساس ہے، نہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہے۔وہ حکومت کی جوابدہی اور اپنے فرض سے پہلو تہی کرتے ہوئے ایسا کرتی ہے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ آپ نے صحیح فرمایا کہ یہ compare ہونا چاہیے۔ یہاں پر ایک صوبے کی bashing کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آپ in terms of percentage دیکھیں۔ اگر پنجاب میں forensic کے ذریعے ایک نتیجے پر پہنچا گیا ہے تو سب نے relief کا سانس لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہdirection دے دی ہے ہیومن رائٹس کی منسٹری کو۔

جناب محمد بلیغ الرحمٰن: سر یہ قومی مسئلہ تھا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عمران شاہ صاحب۔.Not present

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی question hour کے بعد۔ عائشہ سید صاحبہ۔

محترمہ عائشہ سید: بہت شکریہ جناب سپیکر۔سوال نمبر 54۔

@54. ***Ms. Aisha Syed:**

Will the Minister In-charge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the details of call and internet tariffs after merger of Warid and Moblink companies; and

(b) whether new tariff of LTE is being charged at present; if so, the steps taken by the Government to maintain tariff in this regard?

Minister In-charge of the Cabinet Division: (a) Details of call packages and internet tariffs before and after merger are shown in the following table:

Table 1: Pre and Post Merger Comparison of Jazz Packages

(with 60 seconds billing pulse)

						Rs. per minute
	Pre-merger 2015	Post-Merger 2017	Pre-merger 2015	Post-Merger 2017	Pre-merger 2015	Post-Merger 2017
Package Name	Jazz Budget		Jazz Easy		Jazz One	
On-Net Tariff	2.4	2.4	2.60	2.63	1.8	1.8
Off Net-Tariff (Fixed + Cellular)	2.40	2.40	2.60	2.63	2.50	2.50
SMS(On-net + Off-net)	2.00	2.00	2.00	2.00	2.00	2.00
Internet (Default rate) Rs.	21.51/MB	3.59/MB	21.51/MB	3.59/MB	21.51/MB	3.59/MB

(b) Tariffs of 4G/LTE services have not changed after the merger of Mobilink and Warid as evident from the Table below : Furthermore in pursuance of PTA decision dated 19th May 2016 Jazz was required to get prior approval of its tariffs before announcing.

Table 2: Comparison of Pre-merger Warid LTE Packages with Post-merger Jazz 4G/LTE Packages

	Pre-merger Warid	Post-merger Jazz	Pre-merger Warid	Post-merger Jazz	Pre-merger Warid	Post-merger Jazz	Pre-merger Warid	Post-merger Jazz
	Warid	Jazz	Warid	Jazz	Warid	Jazz	Warid	Jazz
Package	Weekly		Weekly Premium		Monthly Browser		Monthly Browser	
Volume	1000 MB	1000 MB	1500 MB	1500 MB	1500 MB	1500 MB	2000 MB	2000 MB
Price	Rs.110	Rs.110	Rs.110	Rs.110	Rs.160	Rs. 160	Rs. 160	Rs. 160

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read, supplementary.

محترمہ عائشہ سید: شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب۔ ہمارے موبائل کارڈ پر 33% ٹیکس لیا جاتا ہے۔ جو کہ عوام پر بہت بڑا بوجھ ہے۔ کیا حکومت کے آئندہ بجٹ میں یہ بات زیر غور ہے کہ اس ٹیکس کو کم کیا جائے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی راجہ جاوید اخلاص صاحب۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: شکریہ جناب سپیکر۔ PTAکے مطابق موبل لنک اور وارد کا جو انضمام ہوا ہے۔ اس پر سوال یہ تھا کہ انضمام کے بعد آیا ٹیرف میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے یا نہیں کی گئی۔ تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو انضمام ہوا تو PTAنے تمام stakeholders کا تحفظ کرنے کے لئے اس بات کو ensure کیا کہ ڈیٹا کی production لائسنس کی تجدید اور دیگر معاملات کو عوام کے مفاد کے حوالے سے ensure کیا جائے گا۔ اس میں موبل لنک اور وارد کے انضمام کے بعد تقریباً 53.5 ملین subscribers کو 4Gکی سہولت بھی دی گئی اور جو ٹیرف تھا اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ وہ ٹیرف جو پہلے تھا 2015ء میں 2.40، وہی ٹیرف اس وقت بھی لیا جارہا ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قیصر جمال صاحب .on supplementary

جناب قیصر جمال : شکریہ جناب سپیکر۔ میں یہ جاننا چاہوں گا کہ موبائل کمپنیاں value added services جس میں miss call notification or advertisement یہ آج کل کمپنیاں خود ہی سٹارٹ کردیتی ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ کسٹمر کو ذہنی اذیت کا شکار کردیتی ہے۔ تو آیا اس کے لئے بھی کوئی regulation ہونی چاہیے کیونکہ مجھے ایک سروس نہیں چاہیے تو کمپنی خود بخود اس کو کیوں شروع کردیتی ہے۔ اس حوالے سے اگر وہ جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ محمد جاوید اخلاص۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: جناب سپیکر PTAاس بات کو ensure کرتی ہے کہ جتنے بھی subscribers ہیں اور stakeholders ہیں ان کے ڈیٹا کی protection لائسنس کی تجدید، قومی roaming کو ensure کیا جائے۔ اس طرح جو فاضل رکن کا سوال ہے توانہوں نے جو specifically سوال کیا ہے اس حوالے سے PTA کو ہدایت کی جائے گی تاکہ اس قسم کا ایشو resolve کیا جائے۔ PTA کو ان کے question کے حوالےسے آج میں ان کو ensure کرتا ہوں کہ وہ کیا جائے گا۔ تاکہ وہ قواعد و ضوابط کے مطابق، جو ان کے آپس میں agreements ہیں ان کو ensure کیا جائے کہ اس پر in letter and spirit عملدرآمد ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عائشہ سید صاحبہ آپ کا جواب انہوں نے دے دیا ہے۔

محترمہ عائشہ سید: ڈپٹی سپیکر صاحب جو میرا سوال تھا، ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے شاید شور کی وجہ سے میرا سوال صحیح نہیں سنا۔ جو written جواب ہے وہی انہوں نے دیا ہے۔ میرا سوال یہ تھا کہ 33% ٹیکس، اس ریٹ کے علاوہ جو بنتا ہے، مطلب اس میں حکومت کا ارادہ ہے اس کو کم کرنے کا۔ یہ ایک بہت بڑا بوجھ ہے۔ اسکو کم کرنے کی کوئی تجویز ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی کا جواب انہوں نے دیا ہے۔ جی راجہ جاوید اخلاص صاحب۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: سر میں نے جواب میں کہا ہے کہ tariff change نہیں کیا گیا او ریہ جو ٹیکس ہے اس میں GST بھی شامل ہے اور دیگر تمام حکومت پاکستان کے ٹیکس اس میں شامل ہیں۔ تو سر دست اس میں کمی کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Next question Khalida Mansoor Sahiba.

محترمہ خالدہ منصور: شکریہ جناب سپیکر سوال نمبر 164۔

Purchase of New Aircrafts by PIA

164. ***Ms. Khalida Mansoor:**

Will the Minister In-charge of the Aviation Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that tenders are being floated for the purchase of new aircrafts by the Pakistan International Airlines; if not, the reasons thereof; and

(b) the authority who checks quality/standard of new aircraft at the time of its purchasing?

Minister In-charge of the Aviation Division: (a) PIA has not floated any tender for purchase of new aircraft in the recent past, PIA has acquired aircraft on Dry Lease instead of purchase. This allows the airline to conserve its depleted financial resources. However once the financial situation improves PIA may decide to acquire new aircraft.

(b) The quality and standard of new aircraft is assessed by a team of representatives of technical departments of PIA. However, the aircraft can operate only after the technical clearance of CAA.

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read, supplementary.

محترمہ خالدہ منصور: جناب سپیکر میرا سوال یہ ہے کہ پی آئی اے کے پاس اسوقت کتنے جہاز ہیں اور کتنے گراؤنڈ ہوئے ہیں اور کب تک یہ امید کی جاسکتی ہے کہ پی آئی اے کے مالی حالات بہترہوں اور وہ نئے جہاز خرید سکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی راجہ محمد جاوید اخلاص صاحب۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: جناب سپیکر اس وقت پی آئی اے کے پاس کل 37 ایئر کرافٹ ہیں۔ میں معزز ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ جب 2013ء میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے چارج

سنبھالا تو اس وقت ٹوٹل 19 طیارے تھے۔ اور 18 طیاروں کا ان چار سالوں میں اضافہ کیا گیا، جو خاطر خواہ اضافہ ہے اور حکومت مزید dry lease پر اور wet lease پر طیارے خریدنے کا پروگرام رکھتی ہے۔ اس وقت 37 طیارے ملک کے اندر او ربیرون ملک پروازیں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Mian Imtiaz Ahmad on supplementary.

میاں امتیاز احمد : جناب سپیکر شکریہ۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ رحیم یار خان ایک busy airport ہے جہاں سے یہ فلائٹس بند کررہے ہیں بجائے اس کے کہ مزید فلائٹس چلائی جائیں۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی ایک فلائٹ جو صبح چار بجے رحیم یار خان سے لاہور آتی ہے اس کو بند کرنے کا ان کا کوئی پروگرام ہے۔ تو میں کہتا ہو ں کہ خدارا اس کو بند نہ کیا جائے اور رحیم یار خان سے مزید فلائٹس چلائی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پارلیمانی سیکرٹری ہیں آپ کو ویسے سوال نہیں کرنا چاہیے۔ جی نواب یوسف تالپور صاحب .on supplementary

نواب محمد یوسف تالپور: شکریہ سر۔ آنریبل سپیکر ! میری آنریبل منسٹر صاحب سے گزارش یہ ہے کہ اس وقت Pakistan International Airlineنے کافی طیارے lease پہ لیے ہوئےہیں اور ہماری اطلاع یہ ہے کہ جو بھی طیارے lease پہ لیے ہوئےہیں ان کی 31st lease کو ختم ہو رہی ہے۔ اب جب 31st کو ختم ہو رہی ہے تو وہی طیارے سنا یہ گیا ہے کہ lease پہ Air Blue لےرہی ہے اور وہ half rate پہ لے رہی ہے جس پہ PIA نے لیا ہے، یہ ذرا بتا سکیں گے کہ یہ کیا درست ہے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ محمد جاوید اخلاص صاحب۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: جناب سپیکر! یہ چار طیاروں کی lease اکتیس جنوری 2018 کو ختم ہورہی ہے اس کے بعد Civil Aviation نے ٹینڈر کیا ہو اہے مزید چار طیارے حاصل کرنے کے لیےاور وہ PPRA Rule کے مطابق Bids آئی ہیں اور ان پہ غور کیا جارہا ہے اور جو lowest rate کے مطابق ہوگا وہ طیارے lease پہ لے جائیں گے۔اس بات کا علم نہیں ہے کہ وہ Air Blue لے رہی ہے یا نہیں

لے رہی لیکن PIA جو agreement ختم ہو رہا ہے اس کو continue کرنے کے لیے، جہازوں کی کمی کو پورا کرنے کے لیے PIA نے ٹینڈر دیا ہو اہے اور میں مزید بتانا چاہتاہوں کہ آج کل International policy بھی یہی ہے کہ تمام ائر لائنز جو ہیں چاہے وہ Emirates ہو، چاہے وہ سعودی ائر لائن ہو ' یہ تمام ائر لائنز ہیں وہ طیارے dry lease پہ یا wet lease پہ لیتے ہیں، ownership پہ آج کل کوئی طیارہ نہیں لیا جاتا۔ حکومت پاکستان بھی اسی پالیسی کے تحت wet lease اور dry lease پہ ہی طیارے لینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جہاں تک میرے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا سوال ہے وہ ان کی بڑی genuine demand ہے۔ میں نے خود رحیم یار خان دو دن پہلے travel کیا ہے۔ صرف ایک فلائٹ اتوار کو ہے اس سے پہلے دو فلائٹس جاتی تھیں اور واپسی مجھے بھی سکھر سے فلائٹ لینی پڑی۔ رحیم یار خان ایک بڑا industrial علاقہ ہے۔ میں خود ان کے سوال کے حوالے سے پرائم منسٹر صاحب سے درخواست کریں گے کہ وہاں کم از کم دو flights weekly رکھی جائیں۔ اس کے لیے سفارش کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نگہت پروین میر صاحبہ۔

محترمہ نگہت پروین میر: شکریہ جناب سپیکر۔ سوال نمبر 165

<u>Free of Cost Air Tickets to PIA's Employees</u>

165. ***Ms. Nighat Parveen Mir:**

Will the Minister In-charge of the Aviation Division be pleased to state the year-wise total amount of free of cost/ concessional tickets issued to employees of the Pakistan International Airlines during the period from 01-01-2008 to 31-12-2013?

Minister In-charge of the Aviation Division: The free/concessional tickets given to the PIACL employees have no monetary value as all the tickets are subject to availability of load *i.e.* a ticket to PIACL employee is only confirmed when vacant seat is available due to non-availability of passenger.

Details of year wise tickets (free / concessional) issued to PIA employees during the period of 01-01-2008 to 31-12-2013 are as under:

Year	2008	2009	2010	2011	2012	2013
No of Tickets Issued	151,755	130,180	175,665	184,403	139,374	116,038

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read, supplementary.

محترمہ نگہت پروین میر: جناب سپیکر میرے سوال میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ پی آئی اے کے ملازمین کو رعایتی یا مفت ٹکٹ تب دیا جاتا ہے جب جہاز میں سیٹیں خالی ہو ں۔ کیا ہر فلائٹ پہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ عام لوگ جب ٹکٹ کے لیے جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے سیٹیں نہیں ہیں۔ جب کہ میں دیکھتی ہوں فلائٹس میں د س بارہ پندرہ سیٹیں خالی ہوتی ہیں۔ کیا یہ دانستہ طور پر خالی رکھی جاتی ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ ٹھیک ٹھاک تنخواہیں لیتے ہیں۔ کیوں نہیں اس چیز کو ختم کیا جاتا ہے۔ پی آئی اے کا پہلے ہی بیڑا غرق ہو ا ہوا ہے اور وہ نقصان میں جارہی ہے۔ا س چیز کو کیوں نہیں ختم کیا جاتا ہے اور مانیٹر کیوں نہیں کیا جاتا ہے جو سیٹیں خالی رہ جاتی ہیں، آیا مسافر نہیں آتے یا جان بوجھ کے ان کو خالی رکھا جاتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ محمد جاوید اخلاص صاحب۔ رانا صاحب، راؤ اجمل صاحب تشریف رکھیں۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: محترمہ بہن نے جو سوال کیا ہے اس حوالے سے میں یہ بتانا چاہتاہوں کہ یہ PIA کی پالیسی کے تحت جو ان کے ملازمین ہیں ان کو سال میں چار ٹکٹس فری دیے جاتےہیں اور وہ بھی اسی صورت میں دیے جاتےہیں جب جہاز کےاندر گنجائش موجود ہو، seats available ہوں تب ان کو دیے جاتے ہیں۔ اس میں یہ ٹوٹل فری نہیں ہیں بلکہ جو FBR کے ٹیکسز ہیں اور حکومت پاکستان کے دیگر ٹیکسز ہیں وہ ٹیکسز ان کو ادا کرنے پڑتے ہیں۔ جوfare ہے اس کا تقریباً چالیس یا پینتالیس فیصد بنتا ہے وہ ان کو دینا پڑتا ہے۔ یہ چونکہ ملازمین کے لیے ایک سہولت رکھی گئی ہے اس لیے وہ سہولت avail کرتےہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ PIA کی performance کو بہتر کرنے کے لیے کہ جس طرح انہوں نے سوال کیا کہ بہت ساری سیٹیں خالی دکھائی جاتی ہیں اور جب ٹکٹ لینے کے لیے درخواست کی جائے یا ٹکٹ لیا جائے تو اس وقت انکار کیا جاتا ہے۔اس چیز کو اب ensure کیا جارہا ہے کہ PIA کی performance کو بہتر کیا جارہا ہے اور اس قسم کی شکایت نہ ہو اور جو بھی occupancy ہے اس کو 100% ensure کیا جائے۔ اگر دستیاب ہیں تو کسی مسافر کو اس سے deprive نہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ساجد احمد صاحبon supplementary

جناب ساجد احمد : بہت شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر۔ میرا سوال یہ ہے کہ گزشتہ دنوں میں بہت شور تھا پورے پاکستان کے اندر کہ PIA میں بہت زیادہ کرپشن ہوئی ہےاور ایک جہاز کو بیچ دیا گیا ہے۔ اس جہاز کا کیا ہوا جس کا پتہ ہی نہیں چل رہا تھا کہ وہ کہاں چلا گیا اور اس میں جو لوگ involved تھے ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ محمد جاوید اخلاص صاحب۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: جناب سپیکر ! آگے ایک سوال اس طیارے کےحوالے سے آرہا ہے اور مناسب ہو گا کہ اس سوال میں فاضل رکن کو ٹائم دے دیا جائے تو میں ا س کا detail سے جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کرن حیدر صاحبہ on supplementary

محترمہ کرن حیدر : شکریہ جناب سپیکر۔ میرا پارلیمانی سیکرٹری سے سوال ہے کہ جب حکومت 2013 میں بنی تھی تو اس وقت بلوچستان ائر پورٹ پہ construction کا کام جاری تھا۔ 2013 سے لے کر اب تک اگر ہم جا کے دیکھیں تو وہ construction کا کام ابھی تک ختم نہیں ہو گا وہ کب تک complete ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ relevant تو نہیں ہے۔ راجہ محمد جاوید اخلاص صاحب

راجہ محمد جاوید اخلاص: جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ تمام ائر پورٹس کو ' جب پچھلی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی تو اس میں لاہو راو ر کراچی کو upgrade کیا گیا۔ اسی طریقے سے اسلام آباد بے نظیر انٹر نیشنل ائر پورٹ جو نیا ائر پورٹ ہے وہ بھی تکمیل کے مراحل میں ہےا ور باقی کو بھی upgrade کیا جارہا ہے۔ میں فاضل رکن کے سوال کے حوالے سےspecific report لے کر کہ کب تک کوئٹہ کے ائر پورٹ کا کام مکمل ہو گا، میں انہیں مطلع کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شکریہ۔ اگلا سوال شیخ روحیل اصغر صاحب۔

شیخ روحیل اصغر: بہت شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر۔ سوال نمبر 166۔

Grounding of PIA's Planes in Germany

166. ***Shaikh Rohale Asghar:**

Will the Minister In-charge of the Aviation Division be pleased to state whether it is a fact that a number of aeroplanes of the Pakistan International Airlines have been grounded in Germany; if so, the reasons thereof?

Minister In-charge of the Aviation Division: One PIA aircraft A310 has been grounded in Germany. The non-fly worthy grounded aircraft after obtaining a waiver from CAA was rented to a film company based in London to shoot a film in Malta. The flight to Malta was a non-revenue ferry (without passengers). Thereafter, there was an attempt to sell that aircraft to a museum in Leipzig, Germany during 2016 while by passing the codal formalities *i.e.* PPRA Rules and PIA internal procedures. Inquiry was held and Mr. Bernd Hildenbrand, former Acting CEO, PIA was terminated. The aircraft is still property of PIA and its sale is being processed under the relevant rules.

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read, supplementary.

شیخ روحیل اصغر: ڈپٹی سپیکر! بیشتر مرتبہ اس موضوع پہ بات ہو چکی ہے لیکن اصل مسئلہ ہوتا ہے کہ ایک واقعہ ہوا ہے اس کو روکنے کے اقدامات کہ مزید آگے اس قسم کے واقعات رونما نہ ہوں۔ اس بارے میں میں ایک تو بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ دوسرا یہ ہے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ PIA کے پاس جتنے ATR تھے وہ سب ground کر دیے گئے ہیں، ان کے ground کرنے کے بعد اب تعداد کتنی ہے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ محمد جاوید اخلاص صاحب

راجہ محمد جاوید اخلاص: جناب سپیکر! ATR دنیا کا ایک محفوظ ترین اور بہترین طیارہ ہے اور unfortunately ایک حادثہ پچھلے سال رونما ہوا۔ اس کے علاوہ اس وقت ATR کے دس طیارے بڑی اچھی performance دے رہے ہیں اور وہ ملک کے اندر چل رہے ہیں اور ان کی performance بہترین ہے۔ خاص طور پر جو طیارہ جس کے حوالے سے سوال کیا گیا تھا کہ A310 جو جرمنی میں کھڑا ہے اس حوالے سے بھی کہ جو اس وقت کے PIA کے سابق CEO تھے Brend Hildenbrand انکو نوکری سے برخاست بھی کر دیا گیا ہے اور ابھی تک یہ جہاز Pakistan International Airline

کی ملکیت ہے اور اس کی فروخت PPRA rule کے مطابق کی جارہی ہے۔ ابھی تک یہ جہاز Pakistan International Airline کی ملکیت میں ہے اور صرف ایک یہ جہاز ہے جو جرمنی میوزیم میں کھڑا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ساجد احمد آپ سوال کر لیں۔

جناب ساجد احمد: میرا سوال یہ تھا کہ PIA میں کرپشن کا بہت زیادہ شور تھا۔ ایک airplane جو کہ غائب ہو گیا تھا اس حوالے سے بھی بہت زیادہ اس پہ debate ہوئی مختلف TV Channels پر بھی،اس میں جو لوگ involved تھے ان کے خلاف کوئی کاروائی کی گئی ہے، سنتے ہیں کہ بہت با اثر لوگ تھے، بہت با اثر لوگوں کے وہ بھائی تھے تو ان کے خلاف کیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ محمد جاوید اخلاص صاحب۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: جناب سپیکر! جس طرح میں پہلے بتا چکاہوں کہ یہ طیارہ 25.11.2016 کو مالٹا کے لیے ایک London Brand کی فلم کمپنی کے لیے booking کر دیا گیا تھا اور یہ طیارہ کوئی نیا طیارہ نہیں، یہ 1992 میں خریدا گیا اور 1993 کی اس کی پروازیں شروع کی گئیں اور 2016 میں یہ ستائیس سال اپنے flying hours مکمل کر چکا تھا اور اب یہ ground کیا جارہا تھا۔ بہر حال اس میں PPRA rules کی violation ہوئی ہے اور اس کے تحت جو اس وقت کے CEOتھے ان کے خلاف انکوائری بھی ہو رہی ہےا ور یہ کیس سینیٹ کی سپیشل کمیٹی میں بھی زیر غور ہے جس میں سلیم مانڈوی والا، شا ہی سید صاحب، محمد یوسف بدیانی صاحب اور سینیٹر محمد یوسف صاحب بھی inquire کرر ہےہیں اور FIA بھی ا س کی انکوائری کر رہی ہے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشا اللہ بہت جلد انکوائری مکمل کر کے جو بھی concerned لوگ ہیں، جنہوں نے اس میں malafide ادا کیا ہےا ن کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر : سلیم رحمٰن صاحب ضمنی سوال کریں گے۔

جناب سلیم رحمٰن : شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے سوال ہے کہ 2016 میں پرائم منسٹر صاحب سوات آئے ہوئے تھے اور انہوں نے ہمارے سوات کے ایئرپورٹ کو کھولنے کے لیے اعلان کیا ہوا تھا۔ یہ تقریباً بیس، پچیس سال سے بند پڑا ہے اور پورے KPK میں پشاور ایئرپورٹ کے بعد سوات کا ایئرپورٹ خوبصورت ہےاور اس کو بلاوجہ بند کیا ہوا ہے۔ پرائم منسٹر صاحب نے خود سوات میں آکر اعلان بھی کیا تھا اورابھی تک اس کا پتا نہیں لگ رہا کہ کھول رہے ہیں یا بند کر رہے ہیں یا کیا کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : راجہ محمد جاوید اخلاص۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: جناب سپیکر ! جہاں تک میرے علم میں ہے کہ اس وقت چونکہ law and order کی situation بہتر نہیں تھی تو اس لیے وہ بند کیا گیا تھا، ابھی چونکہ صورتحال بہت بہتر ہے۔ لیکن اس وقت constraint یہ ہے کہ PIA کے پاس طیارے بہت کم ہیں اور فاضل رکن کی یہ تجویز کہ پرائم منسٹر صاحب نے اس کا اعلان کیا ہے اور ان کا directive ہے تو اس پر انشاء اللہ تعالیٰ I will make sure کہ ہم اس پر سول ایوی ایشن اتھارٹی اور جو متعلقہ حکام ہیں تو اس بارے میں رپورٹ لے لیں گے کہ سوات کا کب تک ایئرپورٹ کھولا جائے گا اور کب تک فلائٹ کو شروع کیا جائے گا۔چونکہ یہ اس سے related نہیں ہے تو میں specifically پوچھ کر اور in writing جواب لے کر فاضل رکن کو بتا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : عالیہ کامران صاحبہ آن سپلیمنٹری۔

محترمہ عالیہ کامران : شکریہ۔ جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ جو سوال شیخ صاحب نے پوچھا تھا کہ متعدد جہاز ground کر دیے گئے ہیں تو اس کا جواب مل گیا کہ ایک جہاز ground کیا گیا ہے۔ لیکن یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ جرمنی میں PIA کی flights کو ban کر دیا گیا ہے، ایک تو اس کے بارے میں confirmation چاہتی ہوں۔ دوسری بدقسمتی یہ ہے کہ جو جہاز وہاں پر ہم نے PIA کا ground کیا ہوا ہے تو اس کا کرایہ ابھی تک ہمارے اوپر پڑ رہا ہے۔ اگر وہ scrap کا مال تھا تو ہم اس کو جلد از جلد فروخت کیوں نہیں کر رہے ہیں اور اس کا کرایہ ہم پر دن بدن پڑتا جا رہا ہے۔ جناب والا! گزشتہ تین چار

سال پہلے بھی جب میں نے PIA کے جہاز سے بیرون ملک کا سفر کیا تو جب بھی کرتی ہوں تو یہی سننے میں آتا کہ وہ جہازوں کا temperature control نہیں کر پاتے اور ایک دم سے ٹھنڈ کر دی جاتی ہے اور ایک دم سے temperature بڑھا دیا جاتا ہے، تو کہا جاتا ہے کہ جہاز پرانے ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں پر entertainment کے لیے جو سہولیات ہیں تو کہا جاتا ہے اور بار بار announcement ہوتی ہے۔ جناب والا ! ہم بار بار یہی ذکر کرتے ہیں کہ جہاز آرہے ہیں اور فائدہ ہو رہا ہے لیکن ان سب چیزوں کے لیے مشکلات ہیں، تو مجھے ان چند سوالات کے جوابات چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : راجہ محمد جاوید اخلاص صاحب۔ supplementary میں ایک specific question ہوتا ہے تا کہ properly جواب مل جائے۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: جناب والا ! جیسے کہ آپ کے علم میں ہے کہ 2002 سے لے کر آج تک PIA کا fleet خسارے میں جا رہا ہے۔ لیکن گزشتہ چار، ساڑھے چار سال میں ایوی ایشن انڈسٹری نے کافی improvement بھی کی ہے اور اس میں IATA نے بھی پاکستان ایوی ایشن انڈسٹری کی ترقی کو سراہا ہے اور اس میں بہتری ہو رہی ہے۔ پاکستان ائیر لائنز کے آپریشن میں اضافے کے ساتھ ساتھ بہت سارے ممالک جس میں بحرین، ملائیشیاء، عمان، قطر، سعودی عرب، تھائی لینڈ، ترکی، متحدہ امارات کے علاوہ مزید ائیر لائنز عمان کی سلام ائیر، ملائیشیاء کی ائیرلائن اور ازبکستان ائیر کی وجہ سے پاکستان کی ایوی ایشن انڈسٹری مزید مستحکم ہوئی ہے۔ سعودی عرب، شام اور جرمنی کی بعض پرائیوٹ کمپنیوں نے پاکستان سے آپریشن کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اب چونکہ open sky policy ہے تو اس کے تحت یہ کام کیا جا رہا ہے۔ PIA کے fleet میں جونہی اضافہ ہو گا اور نئے طیارے plan میں ہیں اور جب وہ lease میں لیے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دنیا کے اندر profitable routes ہیں تو وہ طیاروں کی کمی کی وجہ سے بند کیے گئے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ open کیا جائے گا۔ اس کے لیے سول ایوی ایشن اور PIA کے چیئرمین اور ہماری حکومت پوری توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : مہرین رزاق بھٹو صاحبہ۔

ڈاکٹر مہرین رزاق بھٹو : شکریہ۔ جس طرح سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ PIA بہت زیادہ خسارے میں ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ یہ جو relevant question ہے Air craft A-310، سپیکر صاحب آپ کی attention چاہیے۔ Air craft A-310 جرمنی میں کتنے عرصے سے کھڑا ہے اور اس کا نقصان کرائے کی مد میں per day کتنا ہے اور اس وقت تک PIA نے اس کے کرائے کی مد میں قومی خزانے کو کتنا نقصان دیا ہے اور کتنا pay کر چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : Facts and figure کے لیے fresh question ہوتا ہے، راجہ جاوید اخلاص صاحب۔ جب آپ کو facts and figures چاہیے ہوں تو آپ کو پھر proper question کرنا چاہیے۔

راجہ محمد جاوید اخلاص: جناب سپیکر ! جیسے میں پہلے بتا چکا ہوں کہ یہ طیارہ مزید flights کے قابل نہیں ہے اور اس کو دوبارہ flights کے قابل بنانے کے لیے huge investment درکار تھی اور اس حوالے سے اس کو فروخت کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور یہ 25-11-2016 سے وہاں پر کھڑا ہے۔ اب وہاں پر تھوڑی سی litigation چل رہی ہے لیکن سول ایوی ایشن کے حکام نے اس پر ایک باقاعدہ کمیٹی بنائی ہے جو ان سے رابطے میں ہے اور اس جہاز کو اس کے مختلف parts میں جیسے انجن کو الگ اور دیگر کو اور landing gears کو الگ کر کے اس طریقے سے فروخت کیا جائے گا۔ اس میں نقصان کا احتمال نہیں ہے اور انشاء اللہ اس کو PPRA rules کے مطابق فروخت کر کے ensure کیا جائے گا تا کہ نقصان زیادہ نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر : شکریہ۔ اگلا سوال شمس النساء صاحبہ کا ہے۔ آپ کا یہ سوال disallowed ہوا ہے۔

محترمہ شمس النساء : میں وجہ جاننا چاہوں گی کہ کیوں مسترد کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر : منسٹری نے اس کا written reply دیا ہے کہ یہ provincial domain میں آتا ہے۔ منسٹری کا written reply آیا ہے کہ یہ provincial domain میں

ہے تو اس لیے اس کو reconsideration میں disallow کر دیا گیا ہے۔ اگلا سوال صاحبزادہ محمد یعقوب صاحب کا ہے۔

صاحبزادہ محمد یعقوب : شکریہ۔ سوال نمبر 168

Details of PTV's Employees

168. ***Sahibzada Muhammad Yaqub:**

Will the Minister for Information, Broadcasting, National History and Literary Heritage be pleased to state:

(a) the total number of employees of the Pakistan Television Corporation at present; and

(b) the steps taken by the Government for the betterment/welfare of the said employees since June, 2013?

Minister of State for Information, Broadcasting, National History and Literary Heritage (Mrs. Marriyum Aurangzeb): (a) At present 5006 Employees are working in PTVC in the following categories;

Regular Employees	=	3943
Temporary Employees	=	1063
Total	=	5006

(b) Following steps have been taken by the present PTV management for betterment and welfare of its employees;

i. Services of 367 and 161 temporary employees have been regularized on 30-10-2015 and 26-07-2016 respectively.

ii. PTV has provided jobs to 150 children of deceased employees.

iii. Day Care Centres have been established for kids of female employees at PTV-HQrs & PTV-News.

iv. Hindu employees have been given Festive allowance (Dewali) @ Rs.3000/-.

v. Christian employees have been awarded Festive Allowance @ Rs.5000/- on Christmas.

vi. Inter Centres Tournaments of Cricket, Table Tennis and Hockey are arranged for healthy entertainment of employees.

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read supplementary.

صاحبزادہ محمد یعقوب : وزارت کی طرف سے جوابات آئے ہیں تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تفصیلی جواب ہیں اور اس کے لیے میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے عارضی لوگوں کو مستقل کیا ہے اور

مرحومین کے بچوں کو adjust کیا ہے۔ لیکن میرا سوال یہ ہے کہ اس وقت کیا وزارت ارادہ رکھتی ہے کہ پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ اور allowances میں اضافہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : ندیم عباس صاحب، کدھر ہیں۔ شہباز بابر صاحب۔

چوہدری محمد شہباز بابر : شکریہ۔ جناب والا ! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ at the moment تو ایسی کو بات نہیں ہے۔ جب گورنمنٹ کی annually salary increase ہوتی ہے تو ان کی بھی increase ہو جاتی ہے اور at the moment گورنمنٹ کا یا PTV کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : شہباز بابر صاحب کا مائیک کھولیں۔

چوہدری محمد شہباز بابر : سر میں یہ کہہ رہا تھا کہ at the moment PTV کا salaries increase کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور as per every year گورنمنٹ بجٹ میں increase کرتی ہے تو اس کے اندر جب ہو گی تو پھر ہو جائے گی، فی الحال کوئی ارادہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : ایس اے اقبال قادری صاحب آن سپلیمنٹری۔

جناب ایس اے اقبال قادری : جناب ڈپٹی سپیکر ! اس جواب کے paragraph IV and V کے مطابق ہندو ملازمین کو تہوار الاؤنس دیوالی کے موقع پر تین ہزار روپے، عیسائی ملازمین کو کرسمس پر تہوار الاؤنس پانچ ہزار روپے دی جاتی ہے۔ میں یہ جاننا چاہ رہا ہوں کہ یہ فرق کیوں ہے کہ ایک کو تین ہزار اور ایک کو پانچ ہزار کیوں دیا جا رہا ہے، برابر کیوں نہیں دیا جا رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر : چوہدری محمد شہباز بابر صاحب۔

چوہدری محمد شہباز بابر : میرے ممبر نے جو سوال کیا ہے تو یہ بہت ہی صحیح سوال ہے اور میں ان سے agree کرتا ہوں۔ اس کے اوپر میں نے بھی آج منسٹری میں بات کی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جب ہمارے ہندو بھائیوں کا تہوار ہو گا تو میری پوری کوشش ہو گی کہ ایک کر دیاجائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : اگلا سوال ڈاکٹر نکہت شکیل خان صاحبہnot present۔ ڈاکٹر فوزیہ حمید صاحبہ۔

ڈاکٹر فوزیہ حمید : سوال نمبر 170۔

Issues of Faisal Mosque, Islamabad

170. ***Dr. Fouzia Hameed:**

Will the Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Faisal Mosque, Islamabad is portraying picture of recreational park instead of religious place;

(b) whether it is also a fact that all lawns surrounding the said Mosque have been totally destroyed due to poor maintenance thereof;

(c) if the answers to part (a) and (b) above are in the affirmative, the reasons thereof?

Minister of State for Capital Administration and Development Division (Dr. Tariq Fazal Chudhary): (a) No, it is not a fact, Faisal Mosque, Islamabad is not specific for any gender or group and its unique architecture attracts sight seers besides worshipers but there are no recreational activities in the premises.

(b) Due to large public turnover specially on Friday and weekends the lawns of the said mosque gets occupied and there is no other place where these people can go as the administration of the said mosque do not allow public to eat and rest in mosque premises. Due to this reason the lawns surrounding the said mosque sometimes look unmaintained whereas authority tries its best to maintain the said lawns from time to time.

(c) N/A.

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read, supplementary.

ڈاکٹر فوزیہ حمید : جناب والا ! سوال کا جواب تو بہت تفصیل میں آیا ہے۔لیکن میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جو فیصل مسجد ہے تو اس کی ہمارے ہاں ایک اہمیت اور حیثیت ہے اور اس کا تقدس بھی اسی طرح ہی

ہمیں رکھنا چاہیے اور اس کو پامال نہیں کرنا چاہیے۔ Last session میں بھی question ہوا تھا اور منسٹر صاحب نے اس کا جواب بھی دیا تھا۔ اس کے اردگرد لان کو دیکھیں تو ساری گھاس بالکل ختم ہو چکی ہے اور یہ اتنی important جگہ ہے کہ اس کا خاص طور پر خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ میرا منسٹر اصاحب سے سوال یہ ہے کہ وہاں پر جو visitors آتے ہیں تو ان میں کچھ ایسے visitors بھی ہیں جو کہ چل نہیں سکتے اور وہاں پر سیڑھی کو climb نہیں کر سکتے۔ کیا ایسی کوئی تجویز ہے کہ اس کو improve کیاجائے اور ان کی easily access ہو اور جو special persons ہیں تو ان کو اوپر جانے کے لیے access ہو۔ میں صرف یہ پتہ کرنا چاہ رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : طارق فضل چوہدری۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری:بہت شکریہ جناب سپیکر! جو honorable Member نے سوال کیا ہے۔پہلے بھی اس سے ملتاجلتا جلتا سوال ایوان میں آیاتھا اور میں نے اس وقت بھی گزارش کی تھی۔اب دوبارہ مختصر گزارش کروں گا کیونکہ Faisal Mosque کی اپنی اہمیت ہے اور جب پورے پاکستان سے لوگ اسلام آباد visitکرتے ہیں تو وہ یقیناً فیصل مسجد بھی جاتے ہیں۔جو اس کے اردگرد جگہیں ہیں جوparks وغیرہ بنے ہوئے ہیں۔ان کی روزانہ کی بنیادوں پر maintenanceہوتی ہے۔بلکہ اس maintenanceکو state of the artبنانے کے لیے ہم نے CDA سے لیکر اس کو out-sourceکیاہواہے۔وہاں پر ایک private company ہے جو maintenance کررہی ہے روزانہ کی بنیادوں کےاو پر اور بالخصوص جب یہاں پر visitorsزیادہ ہوتے ہیں اور جمعہ والے دن بھی کافی دور سے افراد آتے ہیں نماز ادا کرنے کے لیے خواتین اور مردحضرات۔اس وقت یہاں پر زیادہ رش ہوتاہے اور صفائی کی اس وقت زیادہ ضرورت ہوتی ہے جوکہ ہم وہاں پر کرتے ہیں۔Rampsوغیرہ کی جو با ت پوچھی گئی ہے تو جناب rampsموجود ہیں تاکہ وہ لوگ جو wheel chairsوغیرہ پر آئیں تو وہ بھی آسانی سے نماز ادا کرسکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی حامد الحق صاحب on supplementary۔

انجنیئر حامد الحق خلیل: شکریہ جناب سپیکر! سر شاہ فیصل مسجد کا جو structureہے اور اس کو دیکھنے کے لیے جو لوگ آرہے ہیں نمازکے علاوہ تو وہ بھی دیکھنے والی چیز ہے۔لیکن اسلام کہتاہے کہ جس قبر کو تیس سال گزر جائیں تو اس کو shiftکرسکتے ہیں تو برائے مہربانی کہ یہ جو ضیاء الحق صاحب کی جو قبر سامنے ہے اس کی وجہ سے یہ سارا ماحول خراب ہے۔جو آج تک پاکستان کا بھی ٹھیک نہیں ہوسکا اور مسجد کا بھی نظام ٹھیک نہیں ہورہاہے تو اگر قبر کا سننے میں آیا ہے کہ صرف اس میں اس کے آنکھ،اور دانت ہیں لاش بھی نہیں ہے تو میرے خیال اس کو اگرshift کیاجائے تو ماحول بہت بہتر ہوجائے گا تو اس پر غور کریں تو آپ کی بقایا جگہ ساریclearہوجائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب سپیکر! یہ سوال سے زیادہ ان کی ایک ذاتی رائے ہے اور ان کا اپنا مسئلہ ہے جس کا انہوں نے اظہار کیا ہے۔بہرحال صرف فیصل مسجد نہیں اگر آپ دیکھیں جو شاہی مسجد ہے لاہور میں وہاں پر کتنی بڑی تعداد میں جو visitorsہیں وہ آتے ہیں اور پاکستان سے باہر کے لوگ بھی آتے ہیں تو یہ مقامات ایسے ہیں جن کے ساتھ لوگوں کی ایک عقیدت ہےا ور ایک احترام کا رشتہ ہوتاہے۔ضیاء الحق صاحب کی قبر کے ساتھ فیصل مسجد کا کوئی تعلق نہیں ہے۔فیصل مسجد خود ایک iconہے اور اسلام آباد کی جب کوئی representation ایک تصویری شکل میں دنیا میں ہمیں دکھانی ہوتی ہے تو وہ فیصل مسجد ہوتی ہے جو اسلام آباد کا ایک iconہے اور میں سمجھتاہوں کہ اس کی نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا بھر میں اس کی پذیرائی ہےاور جیسے کہ میں نے عرض کیا کہ اسی چیز کو دیکھتے ہوئے ہم نے اس کی صفائی،اس کی maintenance کو،جتنا زیادہ بندوبست ہے اس کو بہترین انداز سے کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب یہ next question ہے 171 اس کا reply receiveنہیں ہوا،ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب 171،وہ ختم ہوگیا ہے،دوسرے question پر آگئے ہیں اب اس کے بعد بات کیجیے گا۔ڈاکٹر صاحب اس کا reply receiveنہیں ہوا 171کا۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری:جی سر آپ defer کردیں۔ میں انشاء اللہ اگلے سوال میں جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اگلا سوال محترمہ شمس النساء صاحبہ۔

محترمہ شمس النساء: سوال نمبر 172۔

Business Detail of Passenger Trains

172. ***Ms. Shamas Un Nisa:**

Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the average daily business of the passenger trains at present; and

(b) the month-wise profit and loss of said trains during the year 2017?

Minister for Railways (Khawaja Saad Rafique): (a) The average daily business of passenger trains at present is Rs: 63 million.

(b) At present, a consolidated Profit and Loss Account is being prepared as part of financial statements of PR. Separate Accounts for each business unit, *i.e.* Passenger Business Unit, Freight Business Unit and Infrastructure Business Unit, are not being maintained over the system to provide the month-wise profit and loss of passenger train services. Efforts are being made to acquire an Enterprise wide software solution and software modules being provided by SAP covering requirements of Pakistan Railways in areas such as Financials, Costing, Inventory Management, Project Management, Human Resource, Maintenance, Booking and Ticketing etc. The Ministry of Railways is already in discussion with the Office of Controller General of Accounts, SAP and M/s. Siemens officials. After implementation of this system, Pakistan Railways will be able to generate Unit/Passenger Train-wise Account of Revenue and Expenses.

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read, supplementary.

محترمہ شمس النساء: جی میرا سوال ہے کہ آپ کے accountsکب تک تیار ہوتے ہیں؟کیا یہ periodicنہیں ہوتے،اندازے کے لیے پچھلے چار سالوں کے منافع اور نقصان بتادیجیے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ندیم عباس صاحب پارلیمانی سیکرٹری۔

جناب ندیم عباس ربیرا:شکریہ جناب سپیکر! اس میںrequest یہ ہے کہ اس کے جو accountsہیں یہ revenueکے لحاظ سے تو maintainکیے جاتے ہیں دس دنوں کے بعد یا monthly۔لیکن profit and lossکی بنیاد پر یہ maintainنہیں کیے جاتے۔ وہ annually maintainہوتے ہیں اور اس وقت کیونکہ 2017-18 جب جون میں ختم ہوجائے گا تو اس وقت اس پر آنریبل ممبر کو بتایاجائے گا کہ اس میں کتنا profit ہوا اور کتنا loss ہوا۔فی الحال اس طرح کی معلومات جو ہے وہ اس وقت فراہم نہیں کی جاسکتیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی محترمہ صبیحہ نذیر صاحبہ on supplementary۔

محترمہ صبیحہ نذیر: Thank you Speaker Sahib پچھلے کئی سالوں میں وزیر railway نے مختلف railway stations کی renovationکا پروگرام بنایا۔جس میں خوش قسمتی سے ہماراشہر بہاولپور بھی شامل ہے اور اب سنا ہے اوکاڑہ کا railway station جو ہے اس کی renovation completeہوچکی ہےاور اس کا افتتاح ہونے والا ہے تو میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ سوال ہے کہ بہاولپور کے Railway Station کی renovation کب تکcomplete ہوجائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ندیم عباس صاحب۔

جناب ندیم عباس ربیرا:جناب سپیکر! اس پر railway نے بہت کام کیا ہے جو پرانے Railway Stations تھے وہ بالکل خستہ حال ہوچکے تھے۔اس وقت facilitiesنہیں تھیں اب ان کو بہتر بنایاجارہاہے،کوئی تقریباً جو میری معلومات ہے ان کے مطابق بارہ یا تیرہ ایسے Railway Stations ہیں جن پر یہ کام ہورہاہے۔بہاولپور کے حوالے سے اگر یہ معلومات چاہتی ہیں تو اس پر fresh question

جو ہے وہ یہ دے دیں کیونکہ اس question میں یہ اس سے related بالکل نہیں ہے تو اس پر ان کو inform کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی next question محترمہ پروین مسعود بھٹی صاحبہ۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: شکریہ جناب سپیکر! سوال نمبر 173۔

Status of Federal General Hospital

173. ***Ms. Parveen Masood Bhatti:**

Will the Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Federal General Hospital (FGH) has status of a regular hospital; and

(b) whether all medical facilities are available in the FGH; if so, the names of diseases for which medical facilities are available in said Hospital at present?

Minister of State for Capital Administration and Development Division (Dr. Tariq Fazal Chudhary): (a) Yes Federal General Hospital (FGH), Chak Shahzad, Islamabad is a regular hospital

(b) This hospital is providing outdoor & indoor Emergency services, Obs & Gynae, General Surgery, General Medicine, ENT, Pediatrics and Physiotherapy services etc.

This hospital is also providing laboratory &radiological diagnostic facilities.

Everything is provided free of charge in the hospital *i.e.* consultation, medicines, X-Ray, ECG and etc.

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read, supplementary. سوال کیجیے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی: یہاں پر جو جواب دیاگیا ہے۔اس میں میں یہ پوچھوں گی کہ یہ جو hospital ہے اس نے PIMS کے اوپر مطلب کتنا اس نے اس کا بوجھ کم کیا ہے اور یہ کتنے بستروں کا hospital ہے اور دوسرا کون سے شہروں میں یہ cater کرتاہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب سپیکر! Federal General Hospital ایک secondary care hospital ہے اسلام آباد کے علاقے چک شہزاد میں واقع ہے۔اس میں جو total beds کی تعداد ہے وہ 200ہےاس کا جو total area ہے وہ 22 کنال ہے۔اس میں 40 bed emergency کے ہیں،medicine کے 40 ہیں General Surgery کے40 ہیں،Gynae کے 40 ہیں،Peeds 20, CCU 05, OT 10، اور Sir اس کا جوbudget ہے non-developmental budget وہ 194 million ہے۔بلکہ اس کا جو total budget ہے وہ 59 million ہے۔Drugsاور medicine اس کے لیے 32 millions کا budget ہے اور اس کے total employees جو ہیں وہ 301 ہیں۔اس وقت اسلام آباد کے نواحی علاقے میں کافی بہتر کام کررہاہے اور ہم اس وقت اس کی تھوڑی سی expansion کے حوالے سے بھی کام کررہاہے تاکہ وہ بوجھ جو ہمارے tertiary care hospitals, Polyclinic یا PIMS کے اوپر آتاہے وہ کافی حد تک curtail ہوجاتاہے ان hospitals کے اچھا کام کرنے سے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شاہدہ رحمانی صاحبہ on supplementary

محترمہ شاہدہ رحمانی: Thank you Mr. Speaker یہاں پر جو daily wages کے ملازمین ہیں وہ سراپا احتجاج ہیں یہاں پر ڈاکٹرز پیرا میڈیکل اور چوکیدار سب کو ایک جتنی salaries دی جارہی ہے۔تقریباً آٹھ ماہ سے salaries بھی بند ہیں۔وہ press club پر بھی احتجاج کررہے ہیں۔کل انہوں نے سابق پرائم منسٹر کی گاڑی کو بھی روکا ہے تو ان کو کیوں نہیںregularize کیاجارہاہے۔بلکہ regularize کرنے کی بجائے اخبار میں اشتہار دے دیے گئے ہیں کہ نئ appointment کے لیے۔ جبکہ پہلے Human Rights کیMinistry تھی اور اسی طرح جو Regularization

Committee ہے انہوں نے ان کو regularize کرنے کا کہا بھی تھا۔لیکن ان کو ڈاکٹرز ہیں،پیرا میڈیکل سٹاف ہے۔ان سب کو regularize نہیں کیاجارہاہے۔

Mr. Deputy Speaker: Dr. Tariq Fazal Chaudhary, Minister of State for Capital Administration and Development Division.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب سپیکر! آپ اس میں رہنمائی فرمائیں۔ابھی آگے جو سوال آرہاہے وہ پورا سوال daily wages کی regularization کے حوالے سے ہے تو یہ سوال ایک hospital کا سوال ہے تو میں اس کا جواب ابھی دے دوں یا جب وہ سوال آئے تو تفصیل سے دے دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے ساتھ ہی دے دیں۔جی next question آسیہ ناز تنولی صاحبہ۔

محترمہ آسیہ ناز تنولی: شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر! سوال نمبر 174۔

Dialysis Facility in PIMS, Islamabad

174. ***Ms. Asyia Naz Tanoli:**

Will the Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Dialysis Centre is available in the Pakistan Institute of Medical Sciences (PIMS), Islamabad;

(b) the total number of Nephrologists working in PIMS at present;

(c) the total number of beds are available for children wards in PIMS at present;

(d) whether said beds are usable; and

(e) whether there is any proposal under consideration of the Government to provide more beds for said wards; if so, when it will be implemented alongwith the details thereof?

Minister of State for Capital Administration and Development Division (Dr. Tariq Fazal Chudhary): (a) Yes, Dialysis Centre is available in Pakistan Institute of Medical Sciences (PIMS), Islamabad. At present there are 12 dialysis machines in the Pakistan Institute of Medical Sciences (PIMS), Islamabad. At present 11 dialysis machines are functioning at PIMS, Islamabad. Daily 40-50 patients under going the process of dialysis.

(b) At present two, Nephrologists working in PIMS.

(c) 242 beds are available in children wards, children Emergency has 12 beds.

(d) Yes, all beds are usable / functional and in good condition so far.

(e) At present no proposal is under consideration for extension of beds in said department.

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read, supplementary.

محترمہ آسیہ ناز تنولی: Sir میرا سوال یہ ہے کہ یہاں پر بستروں کی تعداد کے بارے میں میں نے سوال کیا تھا کہ ان wardsمیں بستروں کی تعداد یا bedsکی تعداد کتنی ہے۔جواب تو مجھے آگیا ہے۔لیکن sir موجودہ set upمیں یہ تعداد کافی ہوگی اور دوسری بات میں کہوں گی کہ یہاں پر دو 2 nephrologist doctors موجود ہیں تو کیا ان doctors کی تعداد کو بڑھادیاجائے گا،کیونکہ جس طرح مریضوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔اسی حساب سے پھرdoctors کی تعداد بھی زیادہ ہوناچاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب سپیکر! میں بہت appreciate کرتاہوں۔جس concern کا اظہار Honorable MNA نے کیاہے اور مجھے خوشی ہوتی ہے جب ایسے کسی public importance کے مسئلے پر بات کی جائے جس سے واقعی مریضوں کو فائدہ ہو۔ اس پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ appreciable بات ہے۔ یہ ان کا concern بالکل ٹھیک ہے کہ جو اس وقت PIMS hospital میں dialysis Centre کے اندر جو dialysis کی مشینیں موجود ہیں یا جو ڈاکٹرز وہاں پر موجود ہیں وہ کافی نہیں ہیں۔ روزانہ کی بنیاد کے اوپر تقریباً 90 کے قریب مریض PIMS hospital میں dialysis کے لیے آتے ہیں لیکن ان میں سے 40سے45 مریضوں کا dialysis کیا جاتا ہے اور 40 سے45 مریضوں کو انکار کر دیا جاتا ہے جو کہ بہت ہی بدقسمتی کی بات ہے۔

اس سلسلے میں جو ہم نے کوشش کی ہے وہ میں اس ایوان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ PIMS hospital میں donation کی بنیاد کے اوپر ایک بلڈنگ بنی تھی جس کو مکمل ہوئے تین سال ہو گئے ہیں اور وہ Dialysis Centre کے نام سے ہی Nephrology Unit کا ہی ایک حصہ تھی لیکن اس میں کام نہیں ہو سکا۔ وہ بالکل بلڈنگ خالی پڑی ہوئی ہے پچھلے تین سال سے وہ کسی نے donation کی بنیادوں کے اوپر بنا کر دی ہے پورا ایک بلاک ہے۔ اس سلسلے میں جب ہم نے دیکھا کہ PIMS کا بجٹ اور جو ہماری PIMS کے پاس sanctioned posts تھیں ہم اس Dialysis Centre کو PIMS کی strength کے مطابق نہیں چلا سکتے تھے اور اس کے بعد ہمیں پاکستان بیت المال نے یہ آفر کی کہ اگر آپ یہ بلڈنگ ہمارے حوالے کریں اور ایک MoU ہو تو ہم اس بلڈنگ کو چلانے کے لیے تیار ہیں۔ مجھے خوشی ہوئی ہے یہ بات بتاتے ہوئے اس ایوان میں کہ آج سے تقریباً 10 دن پہلے ہم نے باقاعدہ PIMS کی administration نے پاکستان بیت المال کے ساتھ بلکہ میں اس سلسلے میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ کا بھی تعاون اور آپ کی بھی سرپرستی اس ایشو کے اوپر ہمیں حاصل رہی اور بیت المال کو آپ نے بھی convince کیا کہ آپ اپنے وسائل سے اس dialysis centre کو چلائیں۔

آج سر جس بات کا میں کہہ رہا تھا کہ مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ25 dialysis کی مشینیں پاکستان بیت المال اگلے دو سے تین ماہ کے اندر اس بلڈنگ کے اندر install کر رہا ہے جس

سے انشااللہ جو مریض آج PIMS hospital میں آ رہے ہیں dialysis کے لیے تو اس سے زیادہ تعداد میں بھی اگر مریض آئیں گے تو ہم ان کو انشاءاللہcaterکریں گے۔ یہ بھی عرض کردوں کہ اس سلسلے میں جتنا human resource required ہے جس میں ڈاکٹرز ہیں paramedics ہے وہ سارا بھی پاکستان بیت المال اپنے resources سے اور اپنے خرچہ سے اس کو چلائے گا۔ یہ تقریباً 10 سال کا ان کے ساتھ MoU sign ہوا ہے جو آگے further بھی extend کیا جا سکتا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زیب جعفر صاحب آن سپلیمنٹری۔

Ms. Zeb Jaffar: Thank you Speaker Sahib! Sir, my question is related to PIMS, though its not specifically to the question asked. I wanted to know that according to the information given that there is no morgue available in PIMS or any such calamities جہاں پر deaths زیادہ ہو جاتی ہیں We have to take the dead bodies to private hospitals. So, I would like to know; if the honourable Minister has done something about it.Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب۔ ڈاکٹر صاحب ایک اور بڑا ایشو burn unit بھی ہے اور بہت کم bedsہیں اس کو بھی بڑھایا جائے 50 تک at least ہونے چاہیے۔ ڈاکٹر طارق فضل چوہدری۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری:جناب سپیکر جو ہمارا burn unit ہےوہ state of the art burn unitہے جومیں یہ کہوں گا کہ پشاور سے لے کر لاہور تک اگر آپ سینٹر دیکھیں گے تو اس وقت ہمارا PIMS اور کھاریاں یہ دو burn centres state of the art ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں capacity کی بات کر رہا ہوں beds بہت کم ہیں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری:بالکل سر! میں اس طرف آ رہا ہوں کہ اس کی capacity کو بڑھانے کا PC-1 بنا کر ہم نے پرائم منسٹر صاحب کو ارسال کیا ہوا ہے کہ یہ بلڈنگ جن بنیادوں پر بنی تھی اس میں اتنی strength ہے کہ اس کے اوپر ایک اور ہم پوری منزل بنا سکتے ہیں اور پورا ایک فلور بنا سکتے ہیں اور اس کی strength کو ہم ڈبل کر رہے ہیں۔ باقی جہاں تک آنریبل ایم این اے نے mortuary کی بات کی ہے تو اس کی تعداد میں اضافہ ابھی اس وقت تک تو نہیں ہے لیکن مستقبل میں ہم سوچ سکتے ہیں کہ اس کو بڑھایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہریار آفریدی صاحب۔

جناب شہریار آفریدی: شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب۔ سر میرا سوال یہ ہے کہ جب CT scan, MRI اور dialysis کی جتنی بھی available machines ہیں اور جتنی بھی facilities ہیں یا آپ لیبارٹریز جائیں PIMSمیں یا پولی کلینک میں تو اس میں آپ کو یہ حیرانگی ہو گی کہ ہسپتال میں competent doctors ہیں پروفیشنل ٹیم ہے in spite of that; وہ آپ سے کہتے ہیں کہ پرائیوٹ سے بھی کرا لیں۔ یعنی وہ کونسی ایسی وجہ ہے کہ ان ہسپتالوں کی ہم credibility اور وہ professionalجوlevel ہے اس کو maintain کیوں نہیں کر سکے۔ کیوں وہ ہمیں کہتے ہیں کہ آغا خان سے کرا لیں Shifa سے کرا لیں یا قائداعظم یا کسی اور جگہ سے کرا لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بڑا important سوال ہے۔ جی ڈاکٹر طارق فضل چوہدری۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری:جناب سپیکر جب ہم pathology کی بات کرتے ہیں اور اس کے ساتھradiology کی بات کرتے ہیں۔ پیتھالوجی کی حد تک تو میں یہ بات مان سکتا ہوں کہ اس سلسلے میں چونکہ ہمارے پاس مریضوں کی جو تعداد ہے وہ بہت زیادہ ہے اورمیں عرض کروں کہ 1984 میں جب یہ ہسپتال بنا تو اس وقت صرفOPD میں کوئی 500 سے 600 مریض آتے تھے اب وہ سات آٹھ اور دس ہزار تک روزانہ کی بنیاد پر مریض آتے ہیں۔ لوڈ بہت زیادہ ہے۔ ہم نے پیتھالوجی کا جو پورا ڈیپارٹمنٹ ہے اسے state of the artابھی بنایا ہے اگر آپ دیکھیں گے ایک بلڈنگ جو Diabetic Centre تھا کسی زمانے میں وہ بند پڑا ہوا تھا۔ وہاں پر ہم نے sample collection اور اس کے بعد اس کی

automation اور اس کے بعدemail کے ذریعے جو patients ہیں ان کو results کی اطلاع دینی اس حد تک ہم نے اس کو upgrade کیا ہے۔ لہذا اب وہ لوڈ بھی ہم نے بہت کم کر لیا ہے۔

میں تو عرض کروں گا کہ کسی وقت آپ visit فرمائیں کہ جو renovations کے کام وہاں پر ہو رہے ہیں ایوان میں ضرور کمیٹی بنائیں اور دیکھیں کہ PIMS میں ہم کیا کیا renovations کر رہے ہیں۔ لیکن جہاں تک تعلق radiology کا ہے MRI کا ہے CT scan کا ایسی کوئی رپورٹ میرے علم میں نہیں ہے جو آنریبل ایم این اے نے بات کی ہے کہ ہم نے ریفر کیا ہو۔ یہ بات صحیح ہے کہ ایک وقت میں PIMS میں جو ہماری سی ٹی سکین مشین خراب تھی۔ اس سلسلے میں جن لوگوں نے وہ مشین سپلائی کی تھی ان سے رابطہ کیا گیا اور جو اس کی وارنٹی کی مدت تھی وہ پوری ہو چکی تھی۔ لہذا ان کے ساتھ negotiate کر کے اس کو ٹھیک کرایا گیا۔ وہ کوئی چند ہفتوں کا ٹائم تھا جس میں ہماری مشین کام نہیں کر رہی تھی یہ بات صحیح ہے۔ لیکن اب مشینیں بالکل کام کر رہی ہیں پچھلے سال ڈیڑھ سال سے کوئی پرابلم نہیں ہے اور ہم کسی کو ریفر نہیں کرتے۔

آخری بات میں عرض کر دوں اور دوبارہ میں یہ بات کروں گا چونکہ لوڈ بہت زیادہ ہوتا ہے یہ ہو سکتا ہے کہ ہم نے کسی کو یہ کہا ہو کہ آپ دو دن بعد چار دن بعد ایسے کیسز جو ایمرجنسی کیسز نہیں ہیں جو cold cases ہیں وہ اگر اپنی مرضی سے پرائیویٹ جگہ سے کرانا چاہیں وہ تو الگ بات ہے لیکن refusal ہمارے اداروں میں نہیں ہے radiology میں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال ملک محمد عامر ڈوگر صاحب۔

ملک محمد عامر ڈوگر: بسم اللہ الرحمن الرحیم بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سوال نمبر175۔

Establishment of Liver Transplant Centre in PIMS, Islamabad

175. ***Malik Muhammad Amir Dogar:**

Will the Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Liver Transplant Centre (LTC) was established in the Pakistan Institute of Medical Sciences, Islamabad during the year, 2010;

(b) whether it is also a fact that appointments were made for the said Centre; if so, the details thereof;

Mr. Deputy Speaker: Answer be taken as read, supplementary.

ملک محمد عامر ڈوگر: شکریہ۔ بہت اہم سوال ہے کہ 2010 میں PIMS میں Liver Transplant Centre کا آغاز ہوا اور اس وقت کے پرائم منسٹر یوسف رضا گیلانی صاحب نے کیا اور اب 2018 ہے آٹھ سال ہو گئے ہیں آج تک وہ Liver Transplant Centre کا آغاز نہیں ہو سکا۔ میں جناب اس چیئر کا بھی شکر گزار ہوں کہ یہ question میں نے ڈیڑھ سال پہلے بھی دیا جناب سپیکر صاحب نے اس پر بڑی serious observation دی۔ ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب نے اس وقت نیا نیا حلف اٹھایا تھا اور انہوں نے وعدہ کیا کہ جو 38 سیٹیں خالی ہیں جو consultants ہیں جس میں liver transplant surgeon ہے جس میں anesthesia specialist ہے medicine کا specialist ہے۔ پرائم منسٹر صاحب کو وہ summary move کر دی گئی ہے تو بہت جلد ہم اس کا آغاز کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر! صاحب کتنے افسوس کی بات ہے کہ 2018 میں بھی حکومت پاکستان کسی ایک سرکاری ہسپتال میں بھی Liver Transplant Centre نہیں بنا سکی۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ

اسلام آباد اور اس کے گردو نواح میں ہزارہ ڈویژن میں پوٹھوار ڈویژن میں غریب مریض سسک سسک کے مرر رہے ہیں کیونکہ Hepatitis B, C کی وجہ سے liver کی بیماری جس کو liver cirrhosis کہتے ہیں لیور کا کینسر ہے لوگ مر رہے ہیں۔ جو امیر آدمی ہے جناب ڈپٹی سپیکر صاحب اپنا liver transplant کرانے چائنہ چلا جاتا ہے انگلینڈ یا امریکہ چلا جاتا ہے۔ بہت سارے لوگ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ انڈین ایمبیسی کو ویزہ اپلائی کرتے ہیں لیکن انڈین ایمبیسی ویزہ نہیں دیتی۔ جن کو ویزہ مل جاتا ہے 40 سے 50 لاکھ خرچ ہوتا ہے انڈیا میں۔ 70 سے 80 لاکھ خرچ ہوتا ہے چائنہ میں اور ایک کروڑ انڈیا اور امریکہ میں۔ لیکن ہم 2018 میں بھی کیا عوامی مفاد کے اتنے بڑے پروجیکٹ کو نہیں شروع کر سکے۔ کتنا اس پر افسوس ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب۔بڑا importantان کا سوال ہے۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری:سر! یقیناً جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ سوال بہت important ہے اور یہ concern بھی بہت important ہے۔ اس سلسلے میں میں عرض کر تا ہوں کہ اس وقت تک ہم کیا کر چکے ہیں۔ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ہم پچھلے اس عرصے میں جتنا ٹائم مجھے ہو گیا ہے اس وزارت میں اور ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ ہم اس سینٹر کو دوبارہ چلائیں۔ اب اس میں گزارش یہ ہے کہ جو مشینری 2010 میں خریدی گئی اس کے ساتھ جو trained staff ہونا چاہیے تھا proper ایک ڈیپارٹمنٹ کو set up کرنے کے لیے گو کہ جس نے بھی اس idea کو conceive کیا میں یہ کہوں گا کہ اچھی نیت سے کیا لیکن چونکہproper arrangements نہیں تھیں ایک آپریشن ہوا اور وہ مریض survive نہیں کر سکا اور یہ سینٹر بند ہو گیا۔

اب یہاں پر جو آنریبل ایم این اے نے بات کی کہ اس کے لیے ہمیں liver transplant surgeon ایک state of the artجو anesthetist ہے herpetologist, ICUاس کی specialty ہوتی ہے اسکے تمام ماہرین وہ اس وقت available ہمارے پبلک سیکٹر میں نہیں ہیں اور پرائم منسٹر صاحب سے ہم نے اس سے پہلے بھی گزارش کی اور دو تین دفعہ سمری جا چکی ہے۔یہ جو ایک سرجن ہے یہ اس وقت پرائیویٹ سیکٹر میں 15 سے 20 لاکھ روپیہ per month لے رہے ہیں یہ

private sectorہے۔ اب یہ market based salaryکے اوپر ان کو hire کرنے کی ہم کوشش کر رہے ہیں ابھی تک یہ ہو نہیں سکا۔ ہمارا جو MP-1کا maximum packageہے وہ پانچ، چھ لاکھ روپے کا ہےاور اب ہم کس طرح 15 سے 20 لاکھ روپیہ ان کو دیں اور سب سے بڑی بات availability کی۔ ہمارے جو اس وقتliver transplant کے سینٹر کام کر رہے ہیں اور کل یہی سوال سینیٹ میں تھا اور وہاں پر میں نے جواب دیا تاج حیدر صاحب پاکستان پیپلز پارٹی سے میرے خیال میں چیف وہپ ہیں انہوں نے مجھے یہ بات بتائی کہ ہمارے دوcentres جو سندھ میں کام کر رہے ہیں۔

بڑا اچھا کام کررہے ہیں۔جرمن ڈاکٹرز و ہاں پر آکر یہ سارا کام کررہے ہیں۔اب وہ کس طرح ان سے کروا رہےہیں میں نے کل ان سے بھی بات کی۔یہ ایسی باتیں ہیں جو میں ذاتی طورپر سمجھتا ہوں کہ above party lines اس پر ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے اوریہ پبلکویلفیئر کے کام ہیں۔جیسے میں نے عرض کی کہ وہاں پر بھی باہر سے consultant آرہے ہیں اوریہ کام کررہے ہیں۔ہم اب اپنے ڈاکٹرز کیtraining کس طرح کروائیں اس پر کام ہورہا ہے۔لیکن یہاں جہاں تک مشینری کا تعلق ہے 90فیصد مشینری بالکل safe ہے اوراس پر دوبارہ کام شروع ہوجائے گا۔

سر! میں آخری بات یہ عرض کروں اس gap کو fill کرنے کیلئے جب تک یہ سنٹر کام نہیں کرتا،جو باتhonorable ایم این اے نے کی ہے کہ غریب لوگ اوریقیناً ان کی یہ ضرورت ہے اس کیلئے ہم نے Prime Minister Grievances Cellکے طورپر پرائم منسٹر صاحب سے request کرکے ایکcell بنایا ہوا ہے۔تو جو لوگ ان سے رابطہ کرتے ہیں جنہیں liver transplant کی ضرورت ہے یا کسی اوربیماری میں ہے ہم ان کا Prime Minister Grievances Cellسےعلاج کرواتے ہیں چاہے وہ ہم اسلام آباد کے کسی پرائیویٹ سنٹر سے کرائیں،لاہور سے کروائیں۔اگر یہاں دونوں جگہ سے نہ ہو تو بیرون ملک بھی بھیجتے ہیں لیکن چونکہ یہاں پر یہ کام ہورہا ہے لہذا ان کا علاج یہاں سے ہوتا ہے۔

میں آپ کے توسط سے بالکل یہ بات بڑی ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ اگر کسی جگہ پر کوئی ایسے patients ہیں جنہیں ضرورت ہے تو ہم ان کا علاج فری کروائیں گے۔ہمارے پاس یہ وسائل بھی موجود ہیں یہ facility بھی موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔عامر ڈوگر صاحب۔ملک عامر ڈوگر صاحب مختصر بات کریں۔

جناب ملک محمد عامر ڈوگر: میںhonorable منسٹر صاحب کی بڑی عزت کرتا ہوں۔یقیناً یہ کام کررہے ہوں گے،ان کی کاوش ہوگی لیکن کوئیserious کاوش نظر نہیں آرہی کہ ایک cell بنادیاگیاPrime Minister Cell،جو application دے ہم پرائیویٹ سیکٹر سے کروا دیں گے اورگورنمنٹ ناکام ہوگئی۔اگر 2012ء میں ایک patient کا آپریشن ہوا اوراس کو شفاءنہیں مل سکی،زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے،کیا اس وقت سے گھبرا کر انہو ں نےد وبارہ سے وہ بندے تعینات نہیں کئے،ایک بات۔سر دوسری بات بڑی important ہے جب آپ کروڑوں اربوں روپے ایسے دوسرے projectsپر، اللّٰے تللّوں میں ضائع کردیتے ہیں۔کئی منسٹریاں ایسی ہیں جنہوں نے اپنے پرائیوٹ consultantدس سے پندرہ لاکھ تنخواہ پر رکھے ہوئے ہیں تو کیا ایک عام آدمی کی زندگی بچانے کیلئے دس سے پندرہ لاکھ روپے حکومت پاکستان ڈاکٹر پر خرچ نہیں کرسکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ،آگیا۔زہرہ ودود صاحبہ on supplementary۔زہرہ ودود صاحبہ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: عامر ڈوگر صاحب دیکھیں اس پر سیاسی تقریر نہیں ہوتی۔تشریف رکھیں۔انہو ں نے اس پر proper جواب دیا ہے۔

محترمہ زہرہ ودودفاطمی:شکریہ ڈپٹی سپیکر صاحب۔میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ یہ جو بیماریاں ہیں یہ پھیلتی ہی اسی وجہ سے ہیں کیونکہ ان میں صحیح طریقے سے ان کی صفائی نہیں ہوتی ہے۔ان سے میرا سوال یہ تھا کہ CADD کے اندر جتنے ہسپتال آتے ہیں ان میں insulator لگائے گئے ہیں یا نہیں اوراگر

لگائے گئے ہیں تو کن کن ہسپتالوں میں ہیں Autocrat کا بھی استعمال کن کن ہسپتالوں میں صحیح طریقے سے ہورہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب۔

ڈاکٹرطارق فضل چوہدری: جناب سپیکر! اس وقت وزارت CADDکے ماتحت پانچ ہسپتال کام کررہے ہیں جس میں پمز ہسپتال ہے،پولی کلینک ہسپتال ہے،NIRM ہسپتال ہے،Capital ہسپتال ہے اور فیڈرل جنرل ہسپتال ہے۔سوائے پمز ہسپتال کے باقی چاروں ہسپتالوں کے اندر insulator موجود ہیں اورinfectious and non- infectious wastes جو ہیں ان کے disposal کیلئے برابر بندوبست کیاگیا ہے۔پمز ہسپتال میں unfortunately insulator بہت پہلے لگ جانا چاہیے تھا لیکن due to unknown reasons میں یہ کہوں گا وہاں پر insulator نہیں لگا۔ابھی ہم نےاس کی PSDP میں اس کے پیسے رکھوائیں ہیں اورانشاء اللہ ہم کوشش کررہے ہیں کہ اسی مالی سال کے اندر اس کا کام مکمل ہوجائے۔اس وقت پمز کے جو waste ہیں اس کیلئے پمز نےایک پرائیویٹ کمپنی سے کنٹریکٹ کیا ہے،جو خاصا پرانا چلا آرہا ہے۔مورگاہ کا insulator ہے جو پرائیویٹ insulator ہے وہاں پر infectious waste کو بھیجا جاتا ہے۔باقی چاروں ہسپتالوں میں یہ کام بالکل صحیح ہورہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔.Question Hour is over

Foreign Nationality by Government Servants

11. ***Syed Imran Ahmad Shah:**
(Deferred during 50th Session)

Will the Minister In-charge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the names, designations and departments of Government servants who have applied and got foreign nationalities during the last ten years;

(b) whether said servants obtained prior permission by the Government;

(c) if the answer to part (b) above is in negative, whether this is tantamount to misconduct; if so, the total number of Government Servants against whom actions have been taken by the Government so far?

Minister In-charge of the Establishment Division: (a), (b), & (c) The Question of Honourable Member was circulated to all 43 Ministries / Divisions under the Federal Government on 05-12-2017.

Uptil now, 35 Federal Ministries / Divisions have given "Nil" report:

Sr. #	Name of Ministry / Division
1.	Cabinet Division
2.	M/o Maritime Affairs

3. M/o Industries & Production
4. Power Division
5. Petroleum Division
6. M/o Commerce
7. M/o Narcotics Control
8. M/o Foreign Affairs
9. Federal Board of Revenue
10. M/o Overseas Pakistanis
11. M/o Water Resources
12. M/o Communication
13. Establishment Division
14. M/o Religious Affairs
15. M/o Privatization
16. M/o Kashmir Affairs & Gilgit Baltistan
17. Statistics Division
18. National Security Division
19. M/o Planning Development & Reform
20. M/o Science & Technology
21. Finance Division
22. M/o Human Rights
23. M/o States & Frontier Region
24. M/o Parliamentary Affairs
25. Economic Affairs Division
26. M/o Defence Production
27. M/o Federal Education and Professional Training.
28. M/o National Health Services
29. M/o Law and Justice
30. Capital Administration Development Division (CADD)
31. National History and Literary Heritage Division
32. M/o Interior
33. M/o Inter Provincial & Coordination
34. M/o Information Technology & Telecommunication
35. Defence Division

The following three Ministries / Divisions have submitted their reply regarding who have applied and got foreign nationalities:

i. Aviation Division **(Annex-I).**

ii. Information and Broadcasting Division **(Annex-II).**

iii. National Food Security & Research Division **(Annex-III).**

Following Ministries / Divisions have not yet furnished requisite information despite of several reminders.

i. Climate Change Division

ii. Housing & Works

iii. Postal Services Division

iv. Railways Division

v. Textile Division

(Annexures have been placed in the National Assembly Library).

Appointment of Disable Persons in AIOU

169. ***Dr. Nikhat Shakeel Khan:**

Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to refer to the Starred Question No. 10 replied on 07-12-2017 and to state:

(a) the time by which the process of appointment of disabled persons will be completed by the Allama Iqbal Open University (AIOU); and

(b) the cadre and post-wise quota reserved for disable women and minorities in the AIOU at present alongwith the present status of filled posts of said quota in each cadre?

Minister for Federal Education and Professional Training (Mr. Muhammad Baligh-ur-Rehman): (a) The process of appointment of disabled persons as well as on merit, women and minorities quota against the advertisements made by Allama Iqbal Open University (AIOU), in March and August/ September, 2016 has been completed in July 2017. The detail of disabled persons recruited against the advertisements is as under:

S.N.	Name of candidate	Name of Posts with BPS
1	Mr. Sarfraz Ahmed	Lower Division Clerk (BPS-9)
2	Mr. Zahid Latif	Naib Qasid (BPS-02)
3	Mr. Fazal Abbas Awan	Naib Qasid (BPS-02)

(b) As per Federal Government Policy being adopted by the AIOU, the post wise quota reserved for disable, women, and minorities is as follows:

Category	Quota in Percentage
Disable	2%
Women	5%
Minorities	5%

Present status of filled posts against said quota in each cadre is attached at Annex-I.

171. ***Mr. Sher Akbar Khan:**

Will the Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division be pleased to state:

(a) the total number of dispensaries/hospitals operating in the rural areas of Islamabad including Tarnol, Koral and Bhara Kahu;

(b) the facilities available in said hospitals at present;

(c) the hospital-wise names of doctors working in said hospitals at present; and

(d) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish full fledge hospitals for said areas; if so, when it will be established?

Reply not received.

176. ***Dr. Shazia Sobia:**

Will the Minister In-charge of the Aviation Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the flights of the Pakistan International Airlines (PIA) have been closed for United States of America; if so, the reasons thereof; and

(b) whether it is also a fact that active international routes have been closed by the PIA during the last five years; if so, the numbers and reasons thereof?

Minister In-charge of the Aviation Division: (a) The flights to USA have been closed by PIA since November 2017. Due to incurrence of heavy losses on NYC route since very long PIA is in the process of restructuring its routes to minimize them and expand through capacity swapping on economically viable routes. On NYC route PIA has been incurring losses to the tune of PKR 1.2 billion per annum (on Direct Operating Cost). Therefore it will be very difficult to continue with same further. In line with industry practice PIA has also been rationalizing its route network from time to time, where loss making routes are closed while additional flights are introduced on viable routes. However, every effort has been made to re-accommodate the affected passengers on PIA's flights *via* Toronto or through partner airlines.

(b) In aviation industry, airlines do restructure their network where loss is to be curtailed and consolidation to be made on profit making routes. In line with industry practices PIA also has been rationalizing its routes network from time to time, where loss / profit making are closed / opened while additional flights are introduced on viable routes. Following is an overview of routes which were discontinued by the airline during the last five years due to heavy losses:

Route	Suspended Since
International Routes	
Pak-USA-Pak	November 2017
Pak-Barcelona-Pak	February 2015
Pak-Mashhad-Pak	October 2014
Karachi-Katmandu-Karachi	July 2014
Pak-Bradford-Pak	May 2014
Pak-Hong Kong-Bangkok-Pak	November 2013
Pak-Amsterdam-Frankfurt-Pak	September 2013
Pak-Zahedan-Pak	April 2013

Domestic Routes	
KHI-UET-PZH-DSK-ISB	October 2015
ISB-PEW-DSK-PZH-UET-KHI	October 2015
ISB-SKZ-HDD-SKZ-ISB	May 2013
ISB-LHE-WNS-HDD-LHE-SIB	May 2013

The major reasons for suspension of routes have been economic non viability of fleet. Especially, the flights which were on old A310 aircraft have a very high fuel cost due to its high fuel consumption.

Contract Employees of Federal General Hospital, Islamabad

177. ***Ms. Amra Khan:**

Will the Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that contracts of the contractual employees of the Federal General Hospital, Islamabad are not being extended; if so, the reasons thereof; and

(b) whether it is also a fact that the said employees were appointed against the sanctioned posts duly advertised in the newspapers five years ago; if so, the reasons for not regularizing their services so far?

Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division (Dr. Tariq Fazal Chudhary): (a) The case for extension of contract appointment was forwarded to FPSC for NOC. FPSC on 6th December, 2017 accorded approval for extension of contract for a period of six month with the date of expiry of existing contract of the contract employees. (Copy enclosed).

(b) The contract employees of Federal General Hospital were appointed on contract basis against regular sanctioned posts duly advertised. Recruitment to the posts of BS-6 & above is prerogative of FPSC. The delay in regularization due to the fact that these employees have been working on contract basis for the last 6 years on six monthly regular extensions. These

employees are now reluctant to appear before FPSC and insisting on their regularization without appearance in FPSC after obtaining special dispensation from appointing authority in this regard. These employees have also filled Writ petition and their case is sub-Judice.

(Annexure has been placed in the National Assembly Library).

Repair of Golra Morr to Sector I-16 Road, Islamabad

178. ***Mr. Ramesh Lal:**

Will the Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to repair the main double road from Golra Morr to Sector I-16, Islamabad; if so, when it will be repaired?

Minister of State for Capital Administration and Development Division (Dr. Tariq Fazal Chudhary): Yes, the proposal for repair of main Double Road from Golra Morr to Sector I-16 is under consideration. The work will be undertaken after allocation of Funds.

Losses Suffered by PIA

179. ***Sheikh Salahuddin:**

Will the Minister In-charge of the Aviation Division be pleased to state the loss being suffered by the Pakistan International Airlines at present alongwith the reasons thereof?

Minister In-charge of the Aviation Division: It is apprised that as on 31-12-2016 total loss suffered by PIA was PKR 45.38 billion. The year 2017 accounts are in closing/finalization stage and it will be declared after the finalization of accounts.

Following are some major reasons for the loss suffered by PIA reproduced as under:

- During 2013-14 the fuel prices were very high rising to even above US$100/Barrel. Thus adding significantly towards fuel expenses.
- After shortage of aircraft in PIA fleet, aircraft have been obtained on lease (wet lease / dry lease) from different countries / companies. Payment of monthly installment of the lease aircraft is also a major reason for increase in financial loss and ultimately deficit.
- Navigation and other expenses rose at high rate thus increasing expenses.
- In 2015 the salary of PIA employees were increased which also contributed towards increase in loss.
- In 2016, due to PIA employee's strike against the privatization of PIA. Flight operation was suspended which hit the financial position of PIA as many flights were cancelled and heavy losses were incurred resulting in deficits.

Breast Cancer Screening Facility in Islamabad Hospital

180. ***Ms. Asyia Naz Tanoli:**

Will the Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division be pleased to state:

(a) the total number of hospitals in Islamabad where breast cancer screening centres have been established; and

(b) the details of expenditures incurred thereon?

Minister of State for Capital Administration and Development Division (Dr. Tariq Fazal Chudhary): (a) Breast Cancer Screening Centers is operational in Pakistan Institute of Medical Sciences (PIMS), Islamabad

Further a Breast clinic is working in Capital Hospital Islamabad in the Surgery Department where information is given to the patients regarding awareness of Breast Cancer. For Screening mammography, the patients are referred to NORI Hospital Islamabad or CMH, Rawalpindi.

(b) The amount allocated, release and spent on the said project of PIMS during the fiscal year 2016-17 is as under:

Allocation	Releases	Expenditure
60.772 Million	42.540 Million	35.000 Million

3G, 4G Facilities by Cellular Companies

181. ***Mr. Muhammad Muzammil Qureshi:**

Will the Minister for Information Technology and Telecommunication be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the cellular companies could not extend its 3G and 4G technologies as per agreement made with the Government at the time of auction of said technologies;

(b) if the answer to part (a) above is in the affirmative, whether the Government has taken notice of it; if so, the details thereof;

(c) whether the Government intends to invoke relevant clauses of the said agreement; if so, the details; if not, the reasons thereof; and

(d) the steps being taken by the Government to bound the cellular companies to extend its services of 3G and 4G technologies in the country?

Minister of State for Information Technology and Telecommunication (Ms. Anusha Rahman Ahmad Khan): (a) No. All cellular operators who were issued license after NGMS spectrum auctions meet the prescribed rollout obligations as per their license agreements.

(b) N/A, as explained in (a) above.

(c) N/A.

(d) License Agreements include mandatory minimum roll out obligations for provision of Next Generation Mobile Services (NGMS) *i.e.* 3G/ 4G in the country. The mandatory coverage requirements to be completed phase-wise are currently being complied Mobile Companies. Rollout beyond the license obligations is as per operators' technical and commercial feasibility.

Establishment of Government Institution on the Pattern of NTS

182. ***Ms. Aisha Syed:**

Will the Minister In-charge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) whether there is any plan under consideration of the Government to establish any Government institution on the pattern of the National Testing Service which will ensure recruitments on merit;

(b) whether the Government has taken any step to ensure merit with reference to irregularities being occurred in other testing institutions; and

(c) the names of the private testing institutions which are carrying out recruitments in the country at present?

Minister In-charge of the Establishment Division: (a) Presently such proposal is not under consideration of the Federal Government.

(b) Federal Government devised Recruitment Policy (Annexure-I) followed by Mechanism for recruitment to ensure merit and transparency in the recruitment process at all levels (Annexure-II). The Recruitment Policy is being implemented by the Ministries / Divisions / Departments of the Federal Government.

(c) Names of well known private testing agencies which are carrying out screening tests for recruitments in the country are as under:

1. National Testing Service
2. Pakistan Testing Service
3. Universal Testing Service
4. Baluchistan Testing Service
5. Merit Testing Service
6. Global Testing Service

(Annexures have been placed in the National Assembly Library).

Role of Media to Control Sectarianism

183. ***Mr. Abdul Qahar Khan Wadan:**

Will the Minister for Information, Broadcasting, National History and Literary Heritage be pleased to state the steps taken by the Government to make an effective role of Media to control sectarianism in the country since June, 2013?

Minister of State for Information, Broadcasting, National History and Literary Heritage (Ms. Marriyum Aurangzeb): The Ministry of Information, Broadcasting, National History and Literary Heritage, is conscious of its obligations and carefully monitors the Print and Electronic Media to check any content related to Sectarian hatred and violence. The Ministry, through monitoring units in different organizations tinder its administrative control, makes sure that all publications, broadcasts and advertisements on national level do not contain or encourage violence, terrorism, sectarianism, religious discrimination and hate speech. Print and Electronic media are time and again advised to promote religious and inter-faith harmony.

Details of actions taken by different organizations under the administrative control of information and Broadcasting Division with regard to checking the issue of Sectarianism on print and electronic media are reproduced below:

(i) **PRESS INFORMATION DEPARTMENT**

PID keeps close liaison with the newspapers, magazines and print media organizations like CPNE, APNS, PFUJ RIUJ and Press clubs to keep them cognizant of government policy against sectarianism (Annexure A,B,C,D,E,F,G,H,I,J,K,L,M)

(ii) **PRESS COUNCIL OF PAKISTAN**

Press Council of Pakistan Implements the Ethical Code of Practice for Print Media in its true spirit. Clause (7) of the Ethical Code of Practice is reproduced below:

"(7) The press shall avoid originating, printing, publishing and disseminating any material, which encourages or incites discrimination or hired on grounds space, religion, caste, sect, nationality, ethnicity, gender, disability, illness, or age, of an individual or group".

PCP monitors the print media in context of hate speech and sectarian violence. The professional bodies of journalists are being reminded time and again to follow PCP's ethical code and restrain from spreading hate speech and sectarian violence, PCP has sent letters to the professional bodies of journalists as well as to the editors of newspapers to ensure the implementation of PCP's ethical code. (Annexure N,O,P,Q,R)

Moreover, Press Council of Pakistan in its is quarterly meetings with professional bodies of journalists *i.e.* APNS, CPNE and PFUJ, emphasizes on the role of print media in creating sectarian harmony in the country.

(iii) **Pakistan Electronic Media Regulatory Authority (PEMRA)**

Pakistan Electronic Media Regulatory Authority (PEMRA) was established in March, 2002 through an Ordinance to facilitate the growth of Electronic media and to regulate its operation in the country.

2. PEMRA regulates private electronic media through following regulatory statues.

i. PEMRA Ordinance 2002 as amended by PEM RA (Amendment) Act 2007.

ii. PEMRA Rules 2009.

iii. PEMRA (Television Broadcast Station Operations), 2012.

iv. PEMRA (Radio Broadcast Station Operation) Regulations, 2012.

v. PEMRA (Distribution Service Operations) Regulations, 2011.

vi. PEMRA (Council of Complaints) Rules, 2010.

vii. Electronic Media (Programs and Advertisements) Code of Conduct, 2015.

3. In case of any violation of Code of Conduct, PEMRA initiates legal actions which *inter-alia* includes issuance of advisories, warnings, notices, show cause notices, imposition of fine and revocation / suspension of licensees under Section 29 & 30 of PEMRA Ordinance, 2002 as amended by PEMRA (Amendment) Act 2007.

4. Moreover, Section 20(c) of the PEMRA (Amendment) Act 2007 read with Rule 15(I) of the PEMRA Rules 2009 and sub section 3(1-d,f,h), 10, and 23 of Electronic Media Code of Conduct-2015, bars the licensees from airing of the material promoting sectarian violence. Relevant provisions are reproduced hereunder:

PEMRA Ordinance, 2002

20. ***Terms and conditions of licence.***—A person who is issued a licence under this Ordinance shall.—

(c) ensure that all programmes and advertisements do not contain or encourage violence, terrorism, racial, ethnic or religious discrimination, sectarianism, extremism, militancy, hatred, pornography, obscenity, vulgarity or other material offensive to commonly accepted standards of decency.

Code of Conduct, 2015

3. **Fundamental principles**:—The licensee shall ensure that ;(1) No content is aired which—

(d) passes derogatory remarks about any religion, sect, community or uses visuals or words contemptuous of religious sects and ethnic groups or which promote communal and sectarian attitude or disharmony;

(f) contains abusive comment that incites hatred and contempt against any individual or group of persons, on the basis of race, caste, nationality, ethnic or linguistic origin, color, religion, sect, gender, age, mental or physical disability;

(h) is likely to incite, aid, abet, glamorize or justify violence, commission of any crime, terror or leads to serious public disorder;

10. **Religious tolerance and harmony**:— Licensee shall ensure that :—

(2) Beliefs and practices of any faith are described accurately when discussed and interfaith harmony is promoted at all times.

(3) no programme or comment is aired which incites or condones acts of violence and encourages violation of law in the name of religion, sect, community or ethnic group or any other pretext.

23. **Hate speech**:—(1). Licensee shall ensure that hate speech by any of its employees or any guest in a programme is not aired.

(2) The licensee shall not relay allegations that fall within the spectrum of hate speech, including calling someone anti-Pakistan, traitor, or anti-Islam.

(3) Where hate speech is resorted to by any guest, the channel and its representative must stop the participant and remind him and the audience that no one has the authority to declare any other citizen as a Kafir or enemy of Pakistan, Islam or any other religion.

Explanation:—Hate speech Includes any expression that may incite violence, hatred or discrimination on the basis of religion, ethnicity, colour, race, gender, origin, caste, mental or physical disability.

Over the years, private Satellite TV Channels have remained quite conscious while discussing Sectarian issues. Moreover, 24/7 "Complaint & Feedback Call Center" has been established at PEMRA Headquarters, Islamabad with Toll free number 0800-73672 (0800-PEMRA) for rectification of queries / complaints from general public.

6. Details of action taken by PEMRA, against prorogation of hate speech through TV Channels is attached at annex S.

(iv) **Pakistan Broadcasting Corporation (PBC)**

Radio Pakistan, being a national broadcaster, not only strives to maintain interfaith and sectarian harmony but also specially makes efforts to remove apprehension and clear misconception for a harmonious and peaceful society. Programmes in varied formats like talk shows, interviews, documentaries, features, discussions, seminars, dramas, special reports etc. were broadcast from all PBC Stations, Special segments regarding discouraging of Sectarianism were also broadcast as part of all religious programmes by PBC Stations.

Radio Pakistan's Current Affairs Channel has been interviewing opinion-makers and conducting talk shows to highlight the issue besides projecting statements of government leaders, politicians, members of the Parliament, religious leaders and scholars in this regard. There is special focus on discouraging hate material and misuse of loud-speakers in discussion programmes.

(v) **Pakistan Television Corporation (PTVC)**

PTV strictly implements code of censorship issued by the Government of Pakistan, according which programme is unsuitable, if

- Causes hatred or strife among religions, sects, castes or creeds;
- Fans radical, sectarian, parochial, linguistic, regional or class hatred.

PTV's Censor board comprising media experts and professionals preview/censor and clear all the programmes before telecast to ensure compliance of the government policy,

In order to counter and control sectarianism, PTV always televises religious programmes participated by scholars from all school of thoughts to promote tolerance and harmony amongst all segment of society, Detail of the programmes is attached at Annex T.

(vi) **Shalimar Recording and Broadcasting Company (SRBC)**

SRBC has always ensured to air programmes based on religious harmony on it channel A-TV and there has been effective control not to give vent to sectarianism.

(vii) **Associated Press of Pakistan (APPC)**

APP being national news agency is providing its news services to the national and regional print subscribers for the promotion of religious harmony at national and provincial level as well. Different seminars, functions and other activities organized by the government as well as private organizations to fester interfaith harmony and discourage sectarianism are extensively covered by APP for print, pictorial and video subscribers. Special features and write-ups, besides video packages are prepared and put up on wire for newspapers and TV channels which help discourage sectarianism.

(Annexures have been placed in the National Assembly Library).

Laying of PTCL Cable in Sector I-16, Islamabad

184. ***Mr. Ramesh Lal:**

Will the Minister for Information Technology and Telecommunication be pleased to state whether there is any proposal to lay PTCL Cable in Sector I-16, Islamabad; if so, when it will be implemented?

Minister of State for Information Technology and Telecommunication (Ms. Anusha Rahman Ahmad Khan): As per PTCL input, PTCL does not have any plan to deploy cable network in I-16 in near future.

Circulation of Advisory for Potential Earthquake

185. ***Sheikh Salahuddin:**

Will the Minister for Climate Change be pleased to state:

(a) whether it is a fact that an advisory for potential earthquake has been circulated by the Ministry; if so, the details thereof; and

(b) the steps being taken by the Government in this regard?

Minister for Climate Change (Mr. Mushahid Ullah Khan): (a) It is intimated that National Disaster Management Authority (NDMA) has not issued any such advisory. It is pertinent to mention here that, so far no scientific devise / machine / mechanism has been invented which can predict Earthquake / seismic activities before they occur.

It is important to highlight that in October 2017, an Indian originated / circulated letter gone viral which has no scientific / logical bases.

(b) It is also worth mentioning that NDMA regularly holds meetings of Federal / Provincial stakeholders to review multi hazard risks and corresponding preparations. Details of recently held meeting are as following:

a. Meeting of representatives of JS HQ, Pakistan Navy, Pakistan Air Force, Army, Inter Service Intelligence (IS I), Pakistan Space and Upper Atmosphere Research Commission (SUPARCO) and Pakistan Meteorological Department (PMD) held on 25th October, 2017.

b. Earthquake Simulation Ex meeting on 2nd January, 2018.

c. National Post Monsoon 2017 Review Conference and Director General, Provincial Disaster Management Authorities (PDMAs) Periodical Coordination Conference on 9th January, 2018.

Demolishing of Cricket Ground in Sector I-8/1, Islamabad

186. ***Mr. Junaid Akbar:**

Will the Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the walking/running track of cricket ground, Sector I-8/1 near Mughal Market, Islamabad has been demolished; if so, the reasons and present status thereof; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to re-build the said track; if so, the time by which it will be re-built?

Withdrawn by the honourable member.

Upgradation of Libraries

187. ***Ms. Belum Hasnain:**

Will the Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division be pleased to state:

(a) the details of amount spent on the up-gradation of libraries functioning under the administrative control of the Capital Development Authority alongwith the names thereof; and

(b) the number of new books included in said libraries during the last four years?

Minister of State for Capital Administration and Development Division (Dr. Tariq Fazal Chudhary): (a) No up-gradation work has been done/ carried out in the libraries functioning under the administrative control of the Capital Development Authority.

(b) Approximately 13,600/- new books have been included in said libraries during the last four years (2014-2017). These books were provided by the Department of Libraries Islamabad (DOLI).

Power Generation Plants in Islamabad

188. ***Ms. Shakila Luqman:**

Will the Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Capital Development Authority to install plants in Islamabad to generate electricity from garbage;

(b) if so, the time by which it will be implemented alongwith the locations thereof?

Minister of State for Capital Administration and Development Division (Dr. Tariq Fazal Chudhary): (a) Yes, It is affect that there is a proposal under consideration of CDA to install a plan for electricity generator from garbage.

(b) The Project is in its Planning Phase. After undertaking the requisite feasibility, the project would be launched. The Location proposed for the Installation of WtE Plant is in Sector I-17, which would be an Industrial Sector.

Timeframe for Launch of 5G Internet Technology

189. ***Sahibzada Tariq Ullah:**

Will the Minister for Information Technology and Telecommunication be pleased to state:

(a) the time by which the Government will launch 5G Internet Technology;

(b) the steps taken to maintain its tender process transparent; and

(c) the benefits to be accrued from said technology?

Minister of State for Information Technology and Telecommunication (Ms. Anusha Rahman Ahmad Khan): (a) It is apprised that 5G is a commercial / marketing term (5th generation mobile networks) also referred to as "IMT for 2020 and beyond". It means International Mobile Telecommunication (IMT) system with a target date set for 2020. It is expected by international standardization bodies that 5G should be rolled out initially by 2020 to meet business and consumer demands. Currently, it is not commercially implemented & standardized any where in the world.

To stay at the forefront of the technology and to enable State of the art service to Pakistan's consumers, Telecom Policy 2015 provides measures not only for early commercial adoption of technology but also to provide conducive test and development environment for upcoming and future technologies. 5G is expected to enable new around breaking data rates and limits and will considerably enhance the experience of services applications that are available today. The Federal Government has issued a Policy Directive in this regard and PTA is in process of formulating a Framework for test and development of new technologies; identification of spectrum bands in coordination with Frequency Allocation Board (FAB) for 5G; and constitution of a multilateral stakeholder working group for 5G.

(b) No tendering is under process at the movement.

(c) 5G will have improved performance with better speed, capacity, reliability, and latency than today's 4G Networks. It will offer enormous benefits for consumers. Every 5G user will experience high-quality broadband service both upload and download. Sensors embedded in roads, railways, airfields and vehicles will communicate with each other through the 5G network. 5G technology will expand business opportunities through monitoring, tracking and automation capabilities on a large scale - from connected farms and agriculture to smart cities and buildings, thus enabling Internet of Things (IoT).

Charging of Executive Fees by GSIS, Islamabad

26. **Ms. Naeema Kishwar Khan:**
(Deferred during 46th Session)

Will the Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division be pleased to refer to the Starred Question No.27 replied on 15-05-2017 and to state:

(a) whether it is a fact that some Excessive fees are being charged by the Global System of Integrated Studies (GSIS) located at Sector H-8/1, Islamabad; if so, the reasons for not taking actions against responsibles thereof;

(b) the time by which such fees will be refunded to the concerned students of GSIS;

(c) the details of increase made in fees of class one to 0-3 during the last three years till date by the GSIS alongwith the details thereof;

(d) the detail of increase made in annual fund of said classes during the said period by GSIS alongwith the justification and utilization thereof; and

(e) whether it is also a fact that the said increase is against the Government policy; if so, the action taken by the Government in this regard?

Reply not received.

Applications for Fee Concession to City Schools, Islamabad

4. **Mr. Sher Akbar Khan:**
(Deferred during 50th Session)

Will the Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division be pleased to state:

(a) the total number of applications submitted to The City Schools, Islamabad since 01-01-2017 for concession of fee in respect of siblings studying in the same schools in the light of the orders given by the Court alongwith the details thereof;

(b) whether it is a fact that no concession has been given by the said schools to said students so far;

(c) if the answer to part (b) above is in the affirmative, the reasons thereof; and

(d) whether there is any proposal under consideration of the Government to give concession to one out of three siblings/ students on monthly basis; if so, when it will be implemented alongwith the details thereof?

Reply not received.

Delay in the Project of New Airport of Islamabad

7. **Ms. Parveen Masood Bhatti:**
(Deferred on 15-01-2018)

Will the Minister In-charge of the Aviation Division be pleased to state whether it is a fact that the project of New Islamabad International Airport is being delayed; if so, the reasons alongwith the responsibles thereof?

Reply not received.

Number of Sibling Students in City Schools, Islamabad

15. **Ms. Saman Sultana Jaffri:**
(Deferred on 15-01-2018)

Will the Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division be pleased to state the total number of sibling students studying in The City Schools, Islamabad at present alongwith the school-wise details thereof?

Reply not received.

Number of Employees Working in National School of Public Policy

55. **Mr. Waseem Akhtar Shaikh:**

Will the Minister In-charge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a number of employees have been working in the National School of Public Policy on contract and daily wages basis;

(b) if the answer to part (a) above is in the affirmative, whether there is any proposal under consideration of the Government to regularize the services of said employees at the earliest; if so, when it will be implemented?

Minister In-charge of the Establishment Division: (a) At the time of inception of NSPP, 1371 positions were sanctioned for NSPP and its units, which were categorized as 713 Regular and 658 Posts (BS-01 to 16) as Contract. Appointments against the contractual posts were made on contract. However in 2008, 131 Contract employees were regularized in the light of Establishment Division's O.M. dated 29th August, 2008. In 2010, eighteen (18) appointments were made against regular posts.

The Scale wise details of employees of NSPP and its units is attached at **Annex-I**.

(b) No proposal is under consideration to regularize the services of the contractual employees.

(Annexure has been placed in the National Assembly Library)

Repairing of the Street 24, G-6/2, Islamabad

56. **Ms. Naeema Kishwar Khan:**

Will the Minister In-charge of the Capital Administration and Development Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Street No.24, Sector G-6/2, Islamabad was repaired; if so, when alongwith the expenditure incurred thereon;

(b) *whether it is also a fact that the said Street deteriorated before its prescribed life; if so, the details thereof;*

(c) *whether action has been taken against the contractor of said Street; if so, the details; if not, the reasons thereof; and*

(d) *the details of expenditures to be incurred for repairing of the said Street?*

Minister of State for Capital Administration and Development Division (Dr. Tariq Fazal Chudhary): (a) Yes, It is fact that necessary patch work of said street was carried out two month ago through departmental labour.

(b) Yes it is fact the said street was carpeted one decade ago through MPO Directorate, CDA with the passage of time the half portion of street has disturbed and needs to be repaired/ re-carpeted.

(c) No contract for said street has been awarded to any contractor for last 10 years.

(d) Tentatively a cost of Rs. 1.2 (M) will be required for repair/ re-carpeting of said street.

Mr. Deputy Speaker: Leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Deputy Speaker: Malik Asad Sikandar has requested for the grant of leave for the whole current Session. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Tahir Bashir Cheema has requested for the grant of leave from 12th to 18th January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Engineer Mohammad Usman Badini has requested for the grant of leave for 12th and from 18th to 22nd January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Mujahid Ali has requested for the grant of leave from 15th to 22nd January, 2018, due to personal reasons. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Abdul Hakeem Baloch has requested for the grant of leave from 15th to 19th January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Sajid Ahmed has requested for the grant of leave for 15th and 19th and 22nd January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Chaudhry Muhammad Munir Azhar has requested for the grant of leave for 15th, 16 and from 18th to 22nd January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Sahibzada Tariq Ullah has requested for the grant of leave for 18th and from 22nd to 26th January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Mian Muhammad Farooq has requested for the grant of leave for 17th and 18th January, 2018. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Dr. Khalid Maqbool Siddiqui has requested for the grant of leave from 18th to 22nd January, 2018, due to illness. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Sardar Kamal Khan Chang has requested for the grant of leave for 18th and 22nd January, 2018, due to personal reasons. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Sahibzada Muhammad Yaqoob has requested for the grant of leave for 19th and 22nd January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Engineer Ali Muhammad Khan has requested for the grant of leave for 19th January, 2018 due to personal reasons. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Salim Rehman has requested for the grant of leave for 19th and 22nd January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Ms. Sabiha Nazir has requested for the grant of leave for 22nd January, 2018, due to personal reasons. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Dr. Ramesh Kumar Vankwani has requested for the grant of leave for 22nd January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Ms. Saman Sultana Jafri has requested for the grant of leave for 22nd January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Muhammad Muzammil Qureshi has requested for the grant of leave for 22nd January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Dr. Muhammad Azhar Khan Jadoon has requested for the grant of leave for 22nd January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Lal Chand Malhi has requested for the grant of leave for 22nd January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Muhammad Kamal has requested for the grant of leave for 22nd January, 2018, due to personal reasons. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Engineer Usman Khan Tarakai has requested for the grant of leave for 22nd January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Pir Muhammad Aslam Bodla has requested for the grant of leave for 22nd and 23rd January 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Chaudhry Khalid Javaid Warraich has requested for the grant of leave for 22nd January, 2018 due to personal reasons. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Ch. Nisar Ali Khan has requested for the grant of leave for 23rd January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Syed Imran Ahmed Shah has requested for the grant of leave from 24th to 26th January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Ms. Parveen Masood Bhatti has requested for the grant of leave for 25th and 26th January, 2018 to perform Umrah. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Chaudhary Nazeer Ahmad has requested for the grant of leave from 15th to 19th January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Chaudhary Muhammad Tufail has requested for the grant of leave from 15th to 19th January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Chaudhary Hamid Hameed has requested for the grant of leave from 18th January, 2018 till the conclusion of the session. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Mian Najeeb uddin Awaisi has requested for the grant of leave for 23rd January, 2018. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Dr. Muhammad Afzal Khan Dhandla has requested for the grant of leave for 24th and 25th January, 2018 due to personal reasons. Is leave granted?
(The leave was granted)

Mr. Deputy Speaker: Ms. Marriyum Aurangzeb Minister of State for Information, Broadcasting and National Heritage has informed that she would not be able to attend the Session from 22nd to 26th January, 2018 due to official visit abroad.
(For Information)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Muhammad Tallal Chaudry Minister of State for Interior, has informed that he would not be able to attend the Session from 22nd to 26th January, 2018 due to personal engagements.
(For Information)

Mr. Deputy Speaker: Ms. Anusha Rehman Khan Advocate Minister of State for IT& Telecom has informed that she would not be able to attend the Session from 22nd to 26th January 2018.
(For Information)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Sikandar Hayyat Khan Bosan Federal Minister for National Food Security and Research has informed that he would not be able to attend the Session from 23rd to 26th January, 2018.
(For Information)

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر شیریں مزاری صاحبہ۔

POINT OF ORDER

ڈاکٹر شیریں مہر النساء مزاری: شکریہ مسٹر سپیکر! ایک بہت urgent national security issue پر میں Point of Order raise کرنا چاہ رہی ہوں And I am very happy کہ چوہدری نثار صاحب بھی ادھر ہیں اور present Interior Minister بھی ہیں۔ ایک پالیسی بڑی مشکل سے اور welcome policy تھی جو بنائی گئی کہ visas on arrival رک جائیں گے نہیں ملیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ NGOs کی رجسٹریشن کی ایک پالیسی تھی۔ اب لگتا ہے کہ یہ دونوں پالیسیاں ردی کی ٹوکری میں پھینک دی ہیں امریکہ کےpressure پر یا کسی کے pressure پر۔ کیونکہ visa on arrival پھر شروع ہوگیا ہے اور ایسے ممالک اس میں included ہیں جو کہ پاکستانی شہریوں کو ویزہ دیتے ہی نہیں۔ بڑی مشکل سے ملتا ہے۔

دوسرا امریکہ کو آپ نے اس لسٹ میں include کیا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے 9/11 کے بعد Americans spies, American operatives, black water یہ سارے اسی قسم کے ویزے لیکر آئے تھے۔ They pretended to be businessman. اب آپ نے پھر visas on arrival شروع کردیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ پاکستان کی سیکیورٹی کو threat ہے۔ اب

آپ verify نہیں کرسکتے ان کے credentials visa کو اور ضرورت کیا ہے visa on arrival دینے کی ایسے ممالک کے باشندوں کو جو ہمارے ملک کے لوگوں کو ویزہ نہیں دیتے۔ Visitors visa بھی نہیں دیتے۔ اس کے ساتھ ساتھ NGOs کو آپ نے، جو NGOs جو fulfill نہیں کرتی تھیں registration کی conditions جنہوں نے registration کا فارم ہی نہیں بھرا۔ Interior Minister نے اب ان کو بھی اجازت دے دی ہے کہ آپ اپنا کام جاری رکھیں۔ میں سمجھتی ہوں NGOs بہت نقصان پہنچا رہی ہیں پاکستان میں، hidden agendas ہیں اور Save the Children جس کو ban کیا تھا اسامہ بن لادن کے ایشو کے بعد، وہ بھی ابھی تک operate کررہی ہے اس ملک میں، تو ہم کس basis پر ان سب foreign entities کو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا پوائنٹ آگیا۔

ڈاکٹر شیریں مہر النساء مزاری: نہیں ایک اور ایشو بھی اس کے ساتھ ہے۔اور وہ directly related نہیں ہے پاکستان کی سیکیورٹی سے، لیکن ہمارے youth سے related ہے۔ ہماری پختون youth کے ساتھ بہت ظلم ہوا ہے پنجاب یونیورسٹی میں۔ Arrest ایک side کے students کو کیا گیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ پنجاب حکومت کو اتنا biased approach نہیں دکھانا چاہیے پختونوں کے خلاف، پہلے آپ نے کراچی میں دیکھا ہے نجیب اللہ کا قتل ہوا ہے۔ Innocent ایک فاٹا کا لڑکا تھا۔ اب پنجاب لاہور میں یہ گڑ بڑ ہورہی ہے۔ آپ لوگ dissent پھیلارہے ہیں۔ آپ ethnic writing اور ethnic prejudices کیوں بڑھا رہے ہیں اس طرح۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صلاح الدین صاحب۔

شیخ صلاح الدین : بہت شکریہ جناب سپیکر! جیسا کہ حج 2018ء کی پالیسی کا اعلان ہوا ہے۔ یہاں پر on board نہیں لیا گیا۔ یہاں نہیں بتایا گیا کہ کتنے اس سال حج پر جائیں گے۔ اس سے قبل بھی جو بے قاعدگیاں ہوئی تھیں تو آپ نے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی کہ ان باقاعدگیوں کو resolve کیا جائے، اس کو دیکھا جائے۔ لیکن اس کی کوئی بھی رپورٹ نہیں لی گئی اور اس کے بعد میں نے پچھلے سال تقریباً جو ان کو درخواستیں دیں، ان سے پیسے بھی لے لیے، آخر میں انہوں نے پانچ ہزار کے قریب اپنے پاس

reserved رکھے ہوئے تھے۔ اس میں کن کن لوگوں کو حج کے ویزے دیے گئے ؟ حالانکہ ان کو directly سعودی ایمبیسی نے ڈیڑھ ہزار ویزے بھی دیے۔ اس کے بعد بھی وہ ویزے ہمیں نہیں مل سکے۔ ان کے تمام offices closed تھے۔ بالکل جہاں ہم جاتے تھے یہ نہیں ملتے تھے۔ کبھی کہیں بیٹھے ہوتے تھے۔ کبھی G-Block میں بیٹھے ہوتے تھے۔ انہوں نے ایک ایسا mess بنایا ہوا تھا۔ اس سال ہمارا آخری tenure ہے۔ ہم اس پارلیمنٹ کے تمام این ایم ایز چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا طریقہ نکالیں جس میں ایم این ایز کو prefer کیا جائے، کیونکہ ہمارے پاس اپنیconstituencies ہیں جہاں ہم سے بہت سارے لوگ request کرتے ہیں۔

دوسری بات یہ تھی کہ یہاں پر autonomous bodies ہیں، جیسے ہمارے پاس کراچی میں ادارے ہیں KMC ہے water board ہے دیگر ادارے ہیں۔ یہ قرعہ اندازی کرتے ہیں اپنے employees کی حج کے لئے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ یہ کوئی کوٹہ مختص کرے ان کے لئے، ان کے لئے کوئی criteria بنا دیں کہ جو کمپنیاں، جو ادارے اپنے لوگوں کو حج پر بھیجنا چاہتے ہیں کم از کم ان کو accept کرلیا جائے۔ تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا۔ شکریہ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you. Shouting نہ کی جائے۔ جی احسن اقبال صاحب۔

وزیر داخلہ (جناب احسن اقبال): سر میں سب سے پہلے تو معزز رکن قومی اسمبلی کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے مفا د کے لئے ہم بھی اتنے ہی watchful ہیں جتنی وہ ہیں۔ ویزہ کی کوئی نئ پالیسی متعارف نہیں کرائی گئی۔ یہ وہی پالیسی ہے which was always there اور اس کو کچھ لوگ اندرونی طو رپر استعمال کررہے تھے۔ اس میں transparency نہیں تھی۔ اس کو صرف transparent کیا گیا ہے اور اس کے تحت یہ نہیں کہ کوئی tom, Dick, harry جس کا دل چاہے وہ آجائے۔ یہ جو registered tour operators ہیں ان کےذریعے visas دیے جاتے ہیں اور جو registered tour operators ہیں ان کے پاس guidelines بھی موجود ہے۔ کہ کس نوعیت کے لوگ آئیں گے اور اس میں کوئی ناپسندیدہ فرد نہیں آسکتا۔ اور اس کے لئے جو security

checks ہیں وہ موجود ہیں۔ لہذا میں انہیں assure کرانا چاہتا ہوں کہ اس ویزہ پالیسی کا مقصد صرف tourist کو facilitate کرنا ہے۔ چونکہ یہ ہماری قومی ترجیح بھی ہے، حکومت کی پالیسی بھی ہے۔ آپ نے حال ہی میں دیکھا کہ پاکستان کو ایک emerging tourism کی destination بھی قرار دیا گیا ہے اس لئے یہ مقصد نہیں ہے کہ اگر سیکیورٹی کے خدشات ہیں تو ہم پاکستان کو تمام لوگوں کے لئے بند کردیں۔ پاکستان نے tourism کو فروغ دینا ہے اور tourist کو لانے کےلئے ہم نے ان کی facilitation کرنی ہے۔ جو legitimate tourist ہیں۔ اس لئے اس میں کوئی ایسا خدشہ نہیں کہ اس کی آڑ میں کوئی بلیک واٹر آجائے گی یا کوئی سیکیورٹی کنٹریکٹر آجائے گا۔ اس کو میں dismiss کرتا ہوں۔

دوسری بات مجھے یہ جان کر بہت حیریت ہوئی ہے کہ پی ٹی آئی کی پالیسی یہ ہے کہ وہ NGOsکو ملک دشمن تصور کرتی ہے۔ NGOs کسی بھی ملک کے اندر سول سوسائٹی کا ایک اہم حصہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح دنیا میں international NGOs بھی بہت گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ البتہ اس کی آڑ میں کوئی ایسا عنصر ملک میں داخل نہیں ہوسکتا جو پاکستان کے مفاد کےخلاف کام کرے۔ لہذا جو international NGOs development sectors میں کام کررہی ہیں ہم ان کو welcome کرتے ہیں لیکن جو international NGOs پاکستان کے مفاد کے خلاف کا م کریں گی ان کو ہم ملک میں اجازت نہیں دیں گے۔ جو INGOs کی پالیسی تھی اس کے اندر ایک anomaly تھی۔ وہ anomaly یہ تھی کہ انہیں یہ کہا گیا تھا کہ اگر آپ کی رجسٹریشن مسترد ہوتی ہے تو آپ60 دن کے اندر pack up کریں اور ملک چھوڑ دیں۔ لیکن ساتھ ہی انہیں 90 دن کی مہلت دی گئی تھی کہ 90 دنو ں کے اندر آپ اس فیصلے کے خلاف اپیل کرسکتے ہیں۔ لہذا اگر آپ نے 90 دن کے لئے اپیل کا حق دیا ہے تو پھر 60 دن میں انہیں pack up کرنا ایک contradiction ہے۔ کہ ایک NGO کو آپ نے pack up کرکے بھیج دیا ہے اور 90 دن کے اندر اگر اس کی اپیل منظور ہوجاتی ہے تو پھر تو اس کا سب کچھ ختم ہوچکا ہے۔ تو ہم نے اس کی وضاحت یہ کی ہے کہ NGOs جو ان کی رجسٹریشن پر فیصلہ ہے اس کے خلاف 90 دن میں اپیل کرسکتے ہیں اور ا س اپیل کا فیصلہ ہونے تک وہ اپنا کام جاری رکھ

سکتے ہیں۔ اگر ان کی اپیل مسترد ہوگی تو پھر انہیں 60 دن کے اندر اپنا آپریشن بند کرکے ملک کو چھوڑنا ہوگا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شیریں مزاری صاحبہ۔

ڈاکٹر شیریں مہر النساء مزاری: جناب سپیکر انہوں نے دو چیزیں کہی ہیں۔ دیکھیں ویزہ ہر ملک reciprocal basis پر دیتا ہے۔ اگر وہ ممالک ہمیں visa on arrival نہیں دے رہے تو ہم کیوں دے رہے ہیں۔ امریکہ تو travel advisory دے چکا ہے پاکستان کے خلاف How will we know کہ tour operators صحیح لوگوں کو لا رہے ہیں۔ یہ visa on arrival پالیسی روک دی گئی تھی because غلط ویزے دیے گئے تھے specially American operatives کو۔ اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ renew کیا جائے۔ جس نے tourism کرنی ہے پاکستان میں وہ tourist visa ایمبیسی سے لیکر آسکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو اگر آپ نے take up کرنا ہے تو اس کو ایجنڈے پر لائیں۔

ڈاکٹر شیریں مہرالنسا مزاری: مسٹر سپیکر! منسٹر صاحب سیاست کھیل رہےہیں کہ پی ٹی آئی خلاف ہے۔ میرا موقف بڑا clear تھا کہ جن NGOs نے registration نہیں کی، جو conditions نہیں fulfill کرتےہیں INGOs کہہ لیں International NGOsان کو آپ نے پھر کام کرنے کی مہلت دے دی ہے Save the Children Fund banned ہو گیا تھا ادھر سے اور ان کو کہا تھا کہ چلے جائیں۔اب وہ پھر یہاں operate کر رہےہیں۔ یہ کہنا کہ ہم نے ان کو تین مہینے extension دے دی ہے۔ انINGOs کو بہت ٹائم ملا ہو اتھا رجسٹرڈ کر نے کا اور ہر international NGO development کام نہیں کرتی۔ ساری دنیا کو پتہ ہے کہ international NGOs exploit ہو تےہیں ان کےملک کے spy agencies سے ' اور یہ کہنا یہ سارے صاف اور شفاف ہیں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات آگئی wind up کریں۔

ڈاکٹر شیریں مہرالنسا مزاری: یہ غلط بیانی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چوہدری نثار علی خان صاحب

چوہدری نثار علی خان : بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب سپیکر! میں کسی controversy میں نہیں پڑنا چاہتا، کسی بحث میں پڑنا نہیں چاہتا مگر ایک طرف سے میر ا نام لیا گیا ہےا ور دوسری طرف سے کچھ وضاحت ایسی کی گئی ہے کہ جس میں تھوڑی سی قباحت ہے۔ میں اس کے لیے کھڑ اہوا ہوں۔ یہ سارے national security issues ہیں خواہ INGOs ہوں، خواہ visa policy ہو ' یہ national security issues ہیں اور ان کو ہم سیاست کی نذر نہ ہو نے دیں۔ ہم انہیں سیاسی بحث کی نذر نہ ہو نے دیں۔ اگر یہ House serious ہے قومی سلامتی کے ایشو ز پہ بحث کرنے کے لیے تو قطع نظر اس کے کہ کوئی پی ٹی آئی میں ہے، پی ایم ایل این میں ہے، جماعت اسلامی میں ہے، پیپلز پارٹی میں ہے۔ ہم ریکارڈ اس ایوان کے سامنے رکھیں۔ میں وہ ریکارڈ اس ایوان کے سامنے رکھنے کے لیے تیار ہوں مگر ایک چیز کی اور وضاحت کر دوں کہINGOs وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ NGOs صوبائی حکومتوں کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ NGOs کے بارے میں وفاقی حکومت مداخلت تب کرتی ہے جب کوئی intelligence report آئے کہ فلاںNGO is a security hazard یا وہ کسی ایسے ایریا میں کام کر رہی ہے جہاں اس کو اجازت نہیں ہے یا وہاں کوئی ایسا کام کر رہی ہے جو اس کے دائرہ کار میں نہیں ہے۔ جہاں NGOs کا تعلق ہے۔ میں ایک دفعہ کہوں گا اور میں کوئی لمبی بات نہیں کرنا چاہتا کہ بحث ہونی چاہیے اور یہ بحث اس ملک کی بہتری کے لیے ہوگی۔

کوئی INGOs کے خلاف نہیں ہے۔ مگر جیسے میں امریکہ میں کہا اور وزیر اعظم کی موجودگی میں کہا جب صدر اوبامہ کی طرف سے یہ ایشو اٹھایا گیا تو میں نے کہا کہ اگر یہ INGOs non-governmental organizations ہیں تو صدر اوباما، پرائم منسٹر کیمرون اور پتہ نہیں اور کون کون سے اس میں interested کیوں ہیں، ان کو کیا دلچسپی ہے کہ at the head of state level intervention ہوتی ہے۔ یہ جوامریکی 33 billion dollars کا ایک ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔ جناب

سپیکر! ٹھنڈے دل سے، سیاست کو ایک طرف رکھ کے اس ایوان کے سامنے ریکارڈ لایا جائے کہ NGOs کے ذریعے کتنے پیسے دیے گئے اور کیا وہ پاکستان میں آگئے ؟

میں جب وزیر بنا تو کچھ عرصے بعد میرے خیال میں ایک میٹنگ ہوئی۔ امریکہ سے جان کیری آئے اور وہ ہیڈ کر رہے تھے۔ مگر جو وزارت داخلہ اور ان کے متلعقہ محکمے کی میٹنگ ہوئی تو میں نے دیکھا ریکارڈ کے مطابق ہماری طرف سے وزیر چیئر کرتے ہیں اور ان کی طرف سے Assistant Secretary of State میں نے اس پہ کہا ہماری طر ف سے Additional Secretary chair کریں۔ اس پہ بڑی کوشش ہوئی، بےانتہا کو شش ہوئی کہ منسٹر ہمیشہ کرتا آیا تو ابھی منسٹر کرے۔ I refused and Additional Secretary نہیں سیکرٹری نے ہماری طرف سے چیئر کیا۔ وہاں انہوں نے کہا اگر منسٹر اس میٹنگ میں آجائیں تو we have a few million dollars جو ہم security issues پہ donate کرنا چاہتے ہیں Government of Pakistan مگر منسٹرز صرف تھوڑی دیر کے لیے اس میٹنگ میں آجائیں۔ میں نے تحقیقات کیں کہ پچھلے پانچ چھ سال میں کتنا ا نہوں نے سیکیورٹی کی مد میں وزارت داخلہ کو دیا ہے۔ پہلے تو Ministry of Interior میں figures ہی نہیں ملے۔ جب figures آئے تو میں نے دیکھا کہ ان figures کا کہیں بھی مجھے نام و نشان نظر نہیں آیا کسی نے کہا 240 million dollars کسی نے کہا 220 million dollars، کسی نے کہا 210 million dollars کسی نے کہا205 million dollars کوئی ریکارڈ نہیں تھا۔ پتہ چلا کہ یہ NGOs کے ذریعے آئے۔ کوئی منسٹری کے پاس ریکارڈ ہے، نہیں ہے' کوئی Ministry of Finance کے پاس ریکارڈ ہے، نہیں۔ ٹرمپ صاحب کہتے توہیں کہ 33 billion dollars مگر میں صرف Ministry of Interior کے پانچ سال کا ریکارڈ، پچھلے پیپلز پارٹی کے پانچ سال کا ریکارڈ ' میں نے اس موقف سے لیا کہ نہ میں اس میٹنگ میں آتاہوں اور نہ آپ کے million dollars چاہییں اور میں نے ساتھ یہ بھی کہا we are grateful.

پہلے ہم international audit کراتے ہیں۔ یہ جو 240 or 230 or 220 million dollars ہیں اس کا وہ جب audit ہو جائے then we will, more than, happy to accept your million dollars. جتنے ملین ڈالز بھی وہ دیتے ہیں۔ اس پہ وہ خاموش ہو گئے۔اس

دن شام پرائم منسٹر نے dinner دیا۔ جس میں آرمی چیف جنرل راحیل شریف تھے، ڈی جی آئی ایس آئی بھی تھے، ایک دو منسٹر ز بھی تھے اور میں بھی تھا۔اس میں جان کیری نے یہ مسئلہ اٹھایا کہ we want to donate a few million dollars to the Ministry of Interior. The Minister of Interior is not interested. میں نے یہ بات دہرائی who would not be interested in a few million dollars. We are already hard-up as far as Ministry of Interior is concerned. But, my request is that we must carry out an international audit of the 200 plus million dollars that you have supposed to have given us. وہ دن اور آج کا دن امریکہ کی طرف سے خاموشی اور نہ وہ ملین ڈالرز آئے نہ وہ international audit پہ جواب آیا۔

میری گزارش یہ ہے کہ اس ملک میں INGOs بڑا اچھا کام کر رہی ہیں، بہت ساری ایسی ہیں اور ہم ان کو welcome کرتے ہیں مگر کچھ INGOs ایسی بھی ہیں جن کا دائرہ کار وہ نہیں ہیں جو ان کے ہونے چاہیے اور ہم نے اس پہ ایکشن لیا اور نئی پالیسی لے کے آئے۔ مجھے خوشی ہے کہ اس پالیسی کو آگے بڑھا یا جارہا ہے مگر بہت ساری اور باتیں میں اس ایوان کے سامنے رکھ سکتا ہوں۔ اگر INGOs اس کام پہ اپنی توجہ مرکوز کریں جو قانون میں ہے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مگر اس ہٹ کر میں بہت ساری مثالیں اس ایوان میں دے سکتا ہوں۔

ان کو permission Islamabad کے لیے دی گئی اور کام وہ بلوچستان میں کر رہی ہیں۔ گلگت بلتستان میں اجازت دی گئی اور کام وہ خوشاب کے نزدیک کر رہی ہیں۔جہاں ہماری sensitive installations ہیں وہاں وہ کیوں کام کرتی ہیں ؟ And so on and so far مگر اس کے ساتھ ساتھ جو دوسر امسئلہ ہے I have to agree with the honourable Member یہ پابندی میں نے لگائی۔ Visa on arrival کی ایک provision ہے مگر پاکستان کی تاریخ میں وہ جتنی misuse ہوئی وہ record honourable Minister اس ایوان میں لائیں۔اگر یہ لانا چاہتے یا ان کے پاس ریکارڈ نہیں ہے تو میں لانے کے لیے تیار ہوں۔ جتنی misuse ہوئی اور اس کے facade میں ایسے ایسے لوگ اس ملک میں آئے visa on arrival میں نے پابندی لگائی۔

وہ کہتے ہیں کہ یہ پالیسی میں نہیں ہے the Government takes decision and that becomes the policy. منسٹر ی کے اندر سے مخالفت آئی۔ One Interior Secretary had to go on that issue. کبھی بڑے صحیح بھی ہوتے ہیں۔ میں نے پابندی لگائی۔ کچھ فوجی ' مجھے یاد نہیں ملائشیا یا کدھر کے تھے، آٹھ دس فوج کے حاضر سروس ائر پورٹ پہ آئے، انہیں اجازت دی گئی My point was کہ جب پابندی لگ گئی ہے تو کسی کو اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ جب پاکستان کے فوجی وہاں جاتے ہیں تو ان کو visa on arrival ملتا ہے۔ اس پہ اعتراض کیا گیا by the Interior Secretary and the Interior Secretary had to go. یہ ہم اس بات کو دائیں بائیں پہ نہ مروڑیں۔ Visa on arrival بالکل میں نے condition لگائی ہے that it has to be bilateral. اگر ہمیں کوئی visa on arrival دیتا ہے تو ہم اسے visa on arrival دیں اور یہ written directions as a Minister of Interior میں نے دیں اور وہ implement ہوئیں۔

جناب سپیکر! میں نے کہا کہ اگر ہمارے منسٹرز اور ہمارے Parliamentarians کو visa on arrival ملتا ہے تو ہم بھی ان کے ' ورنہ اگر ہمارے منسٹرز کو ایمبیسی جانا پڑتا ہے تو ان کے منسٹرز کو بھی ایمبیسی جانا پڑے۔ ہم پانچ سو ڈالرز پر visa دے دیتے ہیں اور وہ دو لاکھ پر visa دیتے ہیں اور میں نے وہ بھی changes کیں اور کہا کہ جتنے پر وہ visa دیتے ہیں تو اتنے پر پاکستان visa دے۔ یہ بہت ساری چیزیں ہیں تو اس کو سیاست کی نذر نہ کریں، حکومتیں آتی جاتی ہیں، عہدے آتے جاتے ہیں۔ ہم پاکستان کی سلامتی کے لیے سب ایک ہوں اور جو orders پہلے اسی گورنمنٹ کے دوران implements ہو چکے ہیں تو اس کو شفاف انداز سے اس ایوان کو پیش کریں اور پھر دیکھیں۔ یہ کوئی Tour operators ہیں یا کوئی اور ہیں، وہ قانون سے بالا تر تو نہیں ہیں۔ یہ لوگ کس طرح آتے ہیں ؟ tour operators پہلے بھی تھے اور پہلے بھی security checks تھے، میں ہزاروں کی تعداد میں نہیں کہتا سینکڑوں کی تعداد میں ایسے لوگ آئے جو پاکستان کی سلامتی کے لیے زہر قاتل تھے، میں quote unquote کہہ رہا ہوں اور پچھلے سالوں کی بات کر رہا ہوں اور خاص کر مشرف دور کی بات

کر رہا ہوں۔ اس حکومت نے اس پر رکاوٹ ڈالی اور وہ قائم رہنی چاہیے اور دائیں، بائیں کے pressure پر ہمیں policy میں تبدیلی نہیں لانی چاہیے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : شکریہ۔ جناب احسن اقبال صاحب۔

جناب احسن اقبال : جناب سپیکر! میں یہ بات ضرور واضح کر دینا چاہتاہوں کہ ملک کی security کے حوالے سے policy میں نہ کوئی نرمی ہے اور نہ کسی قسم کی تبدیلی ہے اور کوئی ایسا شخص جو ملک کیsecurity کے لیے کسی قسم کا خطرہ پیدا کر سکتا ہے تو اس کے لیے تمام checks are in place. However we have to make certain choices پاکستان ایک emerging economy ہے۔ یا ہم اپنے دروازے سب کے لیے بند کر دیں یا ہم پاکستان میں investments کو welcome کرنے کے لیے اور tourism کو welcome کرنے کے لیے facilitation کریں۔ اپنی security کے تمام تر تقاضے جو ہیں ان کو پورا رکھتے ہوئے ہم خود کو دوسرے ملکوں سے ہر چیز میں برابری کے اوپر چلیں گے تو وہ ایک راستہ ہو سکتا ہے، لیکن اس وقت جو emerging economies ہیں تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ compete کر رہی ہیں کہ ہم کیسے businessmen کو اور کیسے tourist کو اپنے ملک میں آنے کے لیے زیادہ سے زیادہ facilitate کرتے ہیں۔ لہذا ایک سطح کے اوپر ہماری policy کا تقاضا ہے کہ جو ہمارے bilateral protocol ہیں ان کو بروئے کار رکھیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ ہمیں یہ بھی پیش نظر رکھنا ہو گا کہ جو ہماری طرح کے ممالک ہیں وہ کس قسم کی پرکشش مراعات investors and tourists کو دے رہے ہیں تا کہ وہ دوسری destinations کی بجائے ہمارے ملک کی طرف رجوع کریں۔ So this is a balance that we have to maintain اور میں ایک بار پھر بات کروں گا کہ انہوں نے جو توجہ دلائی تو اس پر یقین دلانا چاہتا ہوں کہ Interior Ministry نے ایسی کوئی تبدویلی نہیں کی جو خواہ کسی tourist کے حوالے سے ہو یا NGOs کے حوالے سے ہو جو ہمارے ملک کی security کو compromise کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جی Calling Attention Notice، خالدہ منصور صاحبہ آئٹم نمبر 3 move کریں۔ اس کے بعد کر لیں۔

CALLING ATTENTION NOTICE REG: NON-SUPPLY OF CLEAN DRINKING WATER TO THE RESIDENTS OF ISLAMABAD… (ANSWERED)

Ms. Khalida Mansoor: Thank you Mr. Speaker. I invite attention of the Minister for Interior to a matter of urgent public importance regarding non-supply of clean drinking water to the residents of Islamabad, specially in Sectors I-10, G-6 and G-7, causing grave concern amongst the public. Thank you.

Mr. Deputy Speaker: Ahsan Iqbal sahib to make a brief statement.

وزیر برائے داخلہ (جناب احسن اقبال): جناب والا ! یہ جو Calling Attention Notice ہے تو یہ بہت اہم مسئلے سے تعلق رکھتا ہے اور اس کی جو حقیقت ہے تو وہ یہ ہے کہ اس وقت اسلام آباد کے اندر تقریباً 120 ملین گیلن روزانہ پانی کی requirement ہے۔ جو source of water ہے جس میں سمبلی ڈیم شامل ہے اور خانپور ڈیم شامل ہے اور ٹیوب ویل شامل ہیں تو انہیں ملا کر تقریباً روزانہ 56 ملین گیلن پانی دستیاب ہے۔

اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ موسم کی جو تبدیلی ہے تو اس میں ان ڈیموں کے اندر پانی بڑھنے کی شرح میں کمی ہے۔ اس کے علاوہ جو excessive boring ہوئی ہے تو اس سے under ground water کا level بھی نیچے جا رہا ہے اور پھر اسلام آباد پر آبادی کا دباؤ بہت زیادہ بڑھا ہے۔ کس کے پیش نظر حکومت نے CCI سے منصوبہ منظور کرایا ہے جس سے Indus River سے پانی کو اسلام آباد کے لیے لایا جائے گا اور اس منصوبے کی تقریباً لاگت37 ارب کے قریب تر آئے گی جو long term ہے اور 665 ملین گیلن روزانہ پانی آئے گا اور یہ 2050 تک پانی کی ضرورت کو cover کرے گا اور اس کے پہلے مرحلے میں ہم 200 ملین گیلن روزانہ پانی لانے کے لیے PC-1 تیار کر رہے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ اس پر اس سال کام شروع ہو جائے گا۔ ہم نے اس project کو CPEC کے تحت چائینا سے بھی request کی ہے کہ اس کی financing میں اور اس کی technical شعبوں میں ہماری مدد

کریں۔ ہم اس کی financing بھی raise کر رہے ہیں اور اس سے یہ مستقل حل ہو جائے گا۔ البتہ جو short term measures ہیں اس میں اس وقت جو defective ٹیوب ویلز تھے اور جو ایسے ٹیوب ویلز تھے جن کے بور ختم ہو گئے تھے تو ان کو دوبارہ rehabilitate کیا جا رہا ہے تا کہ لوگوں کو فوری مشکلات سے نکالا جا سکے۔ ساتھ ہی ساتھ اسلام آباد کی جو piping کا network ہے تو وہ بہت پرانا ہو چکا ہے اور اس میں بھی بہت زیادہ leakages ہیں، تو اس کے لیے بھی CDA کام کر رہا ہے تا کہ اس کو بھی وہ replace کرے اور اگلے دو سے تین سالوں میں ہمارا جو water pipes network ہے تو اس کو بھی augment کیا جائے اور replace کیا جائے تا کہ leakages پر قابو پایا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Khalida Mansoor Sahiba to ask one question.

محترمہ خالدہ منصور : میں منسٹر صاحب کی بے حد مشکور ہوں کہ جو عوام کا مسئلہ ہے اس کو سمجھا اور بڑی detail سے ایسے منصوبے کا بتایا جو کہ حکومت شروع کرنے جا رہی ہے اور یقیناً جب یہ منصوبہ مکمل ہو گا تو عوام کا صاف پینے کا پانی اور دوسرا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ میں صرف یہ بات پوچھنا چاہتی ہوں کہ جن Sectors کی میں نے نشاندہی کی ہے تو ان تمام Sectors میں ایک ایک filtration plant لگا ہوا ہے اور وہاں پر پانی لینے والوں کا اتنا رش ہے کہ لوگوں کی مشکلات میں بہت اضافہ ہو چکا ہے۔

میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ یقیناً آپ کا منصوبہ جب مکمل ہو گا تو مشکل حل ہو گی لیکن یہ کب تک مکمل ہو گا۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ کیا ان sectors میں کیا اور filtration plants وقتی طور پر لگ سکتے ہیں تا کہ لوگوں کو صاف پینے کا پانی جلدی میسر ہو اور ان کی مشکلات میں اضافہ کم ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جناب حسن اقبال صاحب۔

جناب احسن اقبال : جیسے میں نے بتایا کہ یہ جو بڑا منصوبہ ہے تو اس پر اس وقت technical designing ہو رہی ہے اور ہمیں امید ہے کہ اسی سال اس پر کام کا آغاز ہو جائے گا اور اس کا جو پہلا مرحلہ ہے تو اس کے تحت ہم 200 ملین گیلن روزانہ پانی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن لوگوں کے جو فوری relief ہے تو اس میں 19-2018 کے اندر تقریباً اسلام آباد کے اندر 35 کے قریب ٹیوب ویلز ہیں تو ان میں سے 15 ناکارہ تھے تو ان کو ہم replace کر رہے ہیں۔ اسی طرح 20 ٹیوب ویلز جو بند ہو چکے ہیں تو انہیں re-bore کر کے بھی operational کیا جا رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ جو trucks کا fleet ہے جس سے پانی کی تقسیم کار کی جاتی ہے تو اس کو بھی expand کیا جا رہا ہے اور یہ سارے اقدامات 2018 کے اندر ہی اٹھائے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ شکیلہ لقمان صاحبہto ask one question

محترمہ شکیلہ لقمان:شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ سب سے پہلے کہ World Health Organizationکی رپورٹ کے مطابق پاکستان دنیا کے ان دس ممالک میں شامل ہیں جہاں پینے کا صاف پانی مہیا نہیں ہے اور کسی بھی ریاست کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ اپنے شہریوں کو صاف پانی مہیا کرے،کیونکہ یہ ان کا حق ہوتاہےاور یہ basic necessity ہے کسی بھی انسان کے لیے۔بات یہ ہے کہ اسلام آباد میں یہ جو نشاندہی کی گئی ہے کہ جن علاقوں میں بالکل گندہ ہے۔جہاں پر معدے کی بیماریاں اور کینسر کی بیماریوں میں مبتلا ہیں اور UNICEFنے بتایاہے کہ 40% لوگ جو ہیں وہ ان بیماریوں میں ایک سال کے اندر اندر وہ مررہے ہیں تو یہ انہوں نے بتایاہے کہ دو چار سالوں میں یہ جوdamages،جس طرح filtration plants 35ہیں اسلام آباد میں،پانچ جو filtration plantsجو ہیں وہ damageہیں وہ پانی گندہ مہیا کررہے ہیں۔ جو ٹیوب ویل ہیں وہاں virus کا پانی ہے۔پھر دیکھیں water linesہیں وہ damagedہیں۔یہ خود منسٹر صاحب نے بھی بتایا ہے کہ یہ بڑی افسوسناک اور تشویش ناک بات ہے کہ شہریوں کو ایک پانی جو ایک basic necessity ہے۔اس کے لیے بھی چار سال دوسال،تین سال بتایاجارہاہے کہ اس کے اندر مکمل ہوجائیں گے،یہ میرا سوال ہے۔شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جناب احسن اقبال صاحب۔

جناب احسن اقبال: آنریبل ممبر نے صحیح توجہ دلائی ہے۔اسی لیے میں نے کہا کہ ہم نے جو اس وقت pipe کا نیٹ ورک ہے وہ damaged تھا اس پر کام کیاجاناچاہیے تھا اور پچھلے سالوں میں کافی اس کو نظر انداز کیا گیا اور اب حکومت چار سوملین کی لاگت سے ایک comprehensive projectپر کام کررہی ہے۔جس سے یہ تمام پائپ کا نیٹ ورک secureکیاجائے گا اور لوگوں پھر اس سے صاف پانی مہیا ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی زیب جعفر صاحبہ to ask one question

محترمہ زیب جعفر:شکریہ جناب سپیکر! I would like to thank the honourable Minister انہوں نے بڑا comprehensive اور detailed answerدیاہے and also to congratulate him that 2004میں جو initiativeلیاگیا تھا کہ Indusسےجو پانیwaterجو ہے through pipeline اسلام آباد میں آئے گا اور یہاں پر سپلائی ہو گا تو وہ موجودہ گورنمنٹ نے 2018 میں اس کی completionکریں گے۔my only question is باقی ہر چیزhas been addressedکے جوwater reservoirs کے بارے میں اگر کچھ سوچاجائے کہ , rain water ہے اس کو کسی طرح ہم saveکر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جناب احسن اقبال صاحب۔

جناب احسن اقبال: شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر! ترجیحی بنیادوں پر کررہے ہیں اور جیسے میں نے کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ اسی سال،کیونکہ اس کو CCIسے منظوری کی وجہ سے التواء تھی وہ حاصل کرلی گئی ہے اورہم اس سال ہی انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد شروع کردیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کے senseسے یہ تیسرا دن ہے Calling Attentionنہیں ہورہاہے،secondلے لیتے ہیں اس کے بعد پھر Point of Order لیتے ہیں۔جی ڈاکٹر نکہت شکیل خان صاحبہ to move item No. 12. Calling Attention Notice. Not

to move item No. 12. Calling Attention شیخ صلاح الدین صاحبpresent Notice.

CALLING ATTENTION NOTICE REG: INACCESSIBILITY OF POTABLE WATER TO 80% POPULATION IN THE COUNTRY… (ANSWERED)

Sheikh Salahuddin: Thank you Mr. Speaker! We invite attention of the Minister for Science and Technology to a matter of urgent public importance regarding inaccessibility of potable water to 80% population in the country, causing grave concern amongst the public.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی رانا تنویر حسین Minister for Science and Technology to make a brief statement.

وزیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی (رانا تنویر حسین): شکریہ جناب سپیکر! میں کافی ان دو تین سالوں میں ان ایشوز پر بہت سارے Point of Order پر،Question answer میں اور Calling Attention Noticeکے ذریعے یہ بار بار میں نے اس پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ہمارا یہ جو ادارہ ہے PCRWR یہ basicallyایک research ادارہ ہے۔ execution and implementationکا ادارہ نہیں ہے اور یہ بات درست ہے جو انہوں نے بات کی ہے 80%والی کہ potableجو drinking waterہے وہ صاف یا پینے کے قابل پانی نہیں ہے۔یہ حالت ہے پاکستان میں تو یہ جو ہمارا ادارہ ہے یہ گاہے بگاہے fortnightly مختلف جگہوں سے sampleلیکر اس کو analyze کرکے analysis ان کا relevantجو ادارے ہیں جو implementکرتے ہیںexecute کرتے ہیں جو ذمہ دار ہیں کہ صاف پانی لوگوں کو مہیاکیاجائے ان کو بھیجتےرہتے ہیں اور یہ subjectکے بعد یہ 18th amendment اور زیادہ devolveہوگیا۔اب میں نے خود بھی ان reports and results کی روشنی میں چیف سیکرٹری صاحبان کو اور چیف منسٹر صاحبان کو لکھا ہے کہ اپنے اپنے صوبے میں یہ چیز جو ہے جو آپ کو بتارہے ہیں کہ یہ ہمارا analysis ہے۔

اس پر آپ توجہ دیں اور صاف پانی پینے کے لیے لوگوں کے لیے آپ اقدامات کریں۔اسی طرح جو فیڈرل اسلام آباد کا ایریا ہے۔اس پر جو یہاں پر CDA ہے یا میونسپل کارپوریشن ہے اس کو بھی گاہے بگاہے باور کراتے رہتے ہیں کیونکہ یہاں سے water supply جو tanksہے ان کو ہم پانی وہاں سے analysis کے لیے لیتے ہیں تو یہ اس کے لیے واقعی یہ alarming situationہے۔لیکن اس کو کام کرناہوگا ان اداروں کو جو ذمہ دار ہیں صاف پانی مہیا کرنے کے تو ابھی ہمارا جو 2015-16 کا سروے تھا تو پچیس بڑے شہروں میں ہم نے analysis کیا پاکستان بھر میں۔جس میں صرف 31%جو samplesتھے وہ اس قابل تھے کہ وہ پانی پیاجائے اور 69%جو تھے وہ polluted تھے وہ پانی پینے کے قابل نہیں تھا۔اس طرح جو ہمارے WHOاور UNICEFکے ساتھ مل کر ایک پروگرام ہے۔

جس کو drinking waterاور hygiene, cleanliness programme اس کو کہتے ہیں 2017 اس کے مطابق 36%میں سے 41%شہری اور Rural area 32% سے صرف پانی پینے کا صحیح پانی ہے۔Rural areaکی percentage different ہے اور شہری علاقے میں اس میں 41% ہے اور Rural area 32%ہے۔ان میں سے جو صرف ہمیں 31% ایک overall percentageمہیا ہے تو یہ لوکل اور صوبائی گورنمنٹ کو ہم لکھتے رہتے ہیں۔ کہ آپ اس پر کام کریںfortnightly analysis کرتے ہیں۔ہمارا جو اپناPCRWRکا ادارہ ہے اس پر کام کرتارہتاہے اور یہ بھی بتاتے رہتے ہیں کہ جو لیول ہے پانی کا وہ کہاں تک چلاگیا اور مستقبل میں coming 10-20 yearsاس میں پاکستان کی situationپانی پینے کا یادوسرے پانی کی کیاہوگی تو ہمارا ایک research center ہے اور ساتھ ہی ساتھ ایک informatory قسم کا ہمارا رول ہے جو ہم analyzeکرکے بھیجتے رہتے ہیںrelevant اداروں کو چاہے وہ لوکل گورنمنٹ کے ہوں،چاہے وہ provincial government کے ہوں تو اس پر ہم انشاء اللہ کام کررہے ہیں اور ہماری طرف سے ایسی کوئی کوتاہی نہیں ہے۔شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی،ڈاکٹر نکہت شکیل خان صاحبہ to ask one question, not present جی شیخ صلاح الدین صاحب to ask one question۔

شیخ صلاح الدین: سب سے پہلے تو میں آپ کے توسط سے میں پوچھنا چاہوں گا کہ جو ہم نے Calling Attention دیاتھا وہ اس میں کہیں بھی potable waterکا ذکر نہیں کیاتھا بلکہ safe drinking water کی بات کی تھی۔یہ کیسے changeکیاگیا کہ اس کی جگہ potable کردیاگیا۔دوسرا یہ ہے کہ safe drinking water کے جو معاملات ہیں یہ ہیں جتنے saleہوتے ہیں،جتنے مارکیٹ کے اندر جو پانی ہیں اس کی بات کی تھی۔دوسرا یہ ہے کہ اس وقت اس ملک کے اندر تقریباً اڑھائی لاکھ بچے جو ہیں diarrhea سے اور دیگر پیٹ کی بیماریوں سے پانچ سال کی کم عمر میں ہے فوت ہوجاتے ہیں۔اب hepatitis کا جو مسئلہ ہے اس میں پاکستان دوسرے نمبر پر آگیا ہے توحکومت نے کونسے اقدامات کیے ہیں اس کو دور کرنے کے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی راناتنویر صاحب۔

راناتنویر حسین: میں پھر اتفاق کرتاہوں آنریبل ممبر سے۔لیکن اگر بات کرتے ہیں bottled water کی تو وہ ہماری ذمہ داری ہے۔لیکن اس ادارے کی نہیں ہے وہ ادارہ PSQCAہے Pakistan Standard Quality Control Authority۔اس کی ذمہ داری ہے کہ bottled water جو ہے وہ according to standard جو ہے mentioned اس کے مطابق ہم مارکیٹ میں آنے دیں جو manufacturer ہیں یا جو packing کرتے ہیں اس کی تو اس پر میں شیخ صاحب کو یہ یقین سے بتاناچاہتاہوں کہ میرے آنے کے بعد میں نے PSQCAکو،کوئی اس وقت 80 something itemتھے جو mandatoryتھے PSQCA کے لیے کہ وہ qualityاور standardاس کی ensure کرے۔لیکن اب وہ 109ہوگئے ہیں۔اس میں inclusion ہوتاہے اور ہم excludeبھی کرتے رہتے ہیں۔جس کا relevant ہی نہیں ہوتے۔ایک اس میں ہے bottled water, drinking waterمیں نے priority کیا ہے۔ 109 میں سے جوitems ہیں۔ وہ ہیں جو 22 کروڑ عوام استعمال رہی ہے وہ Pack Milk ہے جو dairy product ہیں اور vegetable گھی بھی۔ اس پر میں نے کہا کہ آپfocus کریں لوگوں کو صاف ستھرا پانی پینے کے لیے مہیا کیا جانا چاہیے اور اس سلسلے میں130 فیکڑیاں ایسی سیل کی ہیں کہ جو پانی پیک کرتے ہیں بوتلوں میں جو ٹھیک نہیں ہیں وہ چھوٹے چھوٹے کمروں میں اور دائیں بائیں کرتے ہیں۔ ہم مسلسل لگے رہتے ہیں ایک جگہ بند کرتے ہیں تو

دوسری جگہ کھول لیتے ہیں لیکن130 بند کی ہیں لیکن جو بڑی ہیں جس طرح Nestle ہیں ان کو ہم ensure کرتے رہتے ہیں اور وہ ٹھیک بھی ہیں۔ میں نے یہاں تک کیا کہ ایک TV Program پر بات شروع کریں اس میں awareness ہو۔ ان کو بتائیں کہ یہ جو bottled water ہے یہ safe for drinking

یہ آپ لوگوں کو بتائیں اور دوسرے جتنے بھی ہیں جن کے brand name مختلف ہوتے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں۔ مجھے تو افسوس ہوتا ہے کہ پاکستان شاید وہ ملک ہو جس میں ایسا پانی جو خرید کر جو نلکے کے پانی سے بھی برا ہوتا ہے وہ پیسے دے کر پی رہے ہوتے ہیں۔ اس pretext پر کہ یہ bottle water ہے اور یہ بڑا صاف ستھرا ہو گا۔ یہ بہت ہی تکلیف کی بات ہے کہ پیسے بھی دیتے ہیں اور پھر صاف پانی بھی پینے کو نہیں ملتا۔ یہ میرا Rural area میں چھوٹے چھوٹے ٹاؤنز میں اور بہت سارے stores میں ایسے آپ کو bottled water ملیں گے جو بالکل پینے کے قابل نہیں ہیں۔ لیکن ہم مسلسل لگے ہوئے ہیں اور اس سلسلے میں میں capacity کی بھی بات کروں کہ PSQCA کی capacity جو بہت جب سے بنا ہے وہ اسی طرح ہی تھی اس کی capacity build-up کی جا رہی ہے اور اس کی capacity بڑھائی جا رہی ہے تاکہ وہ execution implementation صحیح کرے۔ اور اس سلسلے میں Provincial Governments کی cooperation نہیں ہے۔ جہاں وہ جاتے ہیں پکڑنے کے لیے یا seal کرنے کے لیے تو وہاں پر میں نے بھی کہا ہے کہ آپ اپنی ایک security force کھڑی کریں Interior Minister کو ہم نے apply کیا ہوا ہے اس کی permission کے لیے تاکہ جب وہ کسیfactory میں جاتے ہیں تو ان کو resistance آتی ہے۔ تو Provincial Government جبpolice کو کہتے ہیں تو وہ اتنا تعاون نہیں کرتے۔ تو اس لیے میں نے Interior Ministry سے وہ permission لے رہے ہیں تاکہ یہ اپنی Security Force کھڑی کریں تاکہ جہاں بھی وہ جائیں factory seal کرنے کے لیے ان کو resistance نہ ہو۔ اس پر کام ہو رہا ہے بہت زیادہ improvement ہے لیکن ابھی بھی بہت زیادہ معاملات ہیں جو ٹھیک کرنے والے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کشور زہرہ To ask one question

محترمہ کشور زہرہ: شکریہ ڈپٹی سپیکر صاحب! میری گزارش صرف اتنی ہے کہ صحت کے معاملات اتنے خراب ہو چکے ہیں اور خصوصی طور پر صاف پانی ذمہ داری مکمل حکومت کی ہے۔ تو بجائے اس کے کہ ماضی میں کیا ہوا اور اب کیا ہو رہا ہے ہمیں مستقبل کے بارے میں ضرور سوچنا چاہیے اور Millennium Development Board کے پاس کافی پیسہ موجود ہے۔ ان پیسوں کو صاف پانی کے لیے استعمال کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا تنویر حسین صاحب۔

رانا تنویر حسین :دیکھیں میں نے پہلے بھی فرمایا ہے کہ ہماری ذمہ داری ایک تو PCRWR ہمارا ادارہ ہے جہاں ہم research کرتے ہیں analyze کرتے ہیں وہ رپورٹیں Provincial Governments کو اور Local Governments کو بھیجتے ہیں۔ Basically یہ Provincial Governments اور Local Governments کا ہے کیونکہ سارے Honorable Elected Members ہیں ان کو پتا ہے کہ water supply, provincial ٹینکیاں بناتے ہیں یا پانی پینے کے لیے دیتے ہیں صرف ہمارے دائرہ اختیار میں ہے وہ بوتل میں بند پانی ہے جو packing ہوتی ہے اس کی ہماری ذمہ داری ہے۔ وہ ہم ensure کر رہے ہیں جس طرح میں نے بتایا ہے کہ 130 فیکٹریاںseal کی ہیں۔ باقی بالکلProvincial Government یہاں federation ہے 18th Amendment اسHouse نے pass کی ہے اس پر بہت سارے معاملات ایسے ہیں اور میں نے یہاں تک کہا ہے کہ جس طرح ایک Provincial Government کی support ہوتی ہے bottle water کے لیے یا گھی کے لیے یا اور بہت ساری چیزیں ہیں ان کو اس طرح support نہیں ملتی جس طرح ملنی چاہیے۔ایک cohesion ہو ایک coordination ہو ایک Provincial Government اور Federal Government میں جس طرح آپس میں coordinated efforts ہوتی ہیں وہ نہیں ہیں وہ lack کرتے ہیں ہم۔ تو اسی لیے ہم اپنا بھی set-up کر رہے ہیں جہاں تک ہمارے اداروں کا تعلق ہے اس میں کسی طریقے سے بھی کوتاہی نہیں ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ساجد احمد صاحب to ask one question

جناب ساجد احمد: بہت بہت شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب۔ وزیر صاحب نے ابھی کہا کہ ان کا mandate اسلام آباد تک کا ہے اور ان کے پاس Research Department ہے لیکن میرے خیال میں یہ implementation نہیں کرا سکتے یہ research کرتے ہیں۔ ابھی گذشتہ دنوں Supreme Court پنجاب میں بھی گئی تھی اور وہاں جا کر انہوں نے visit کیا۔ پانی کےsample منگوائے توSupreme Court کے پاس جو research کی طرف سے جو جواب آیا ہے وہ یہ آیا ہے کہ پنجاب میں بھی 70 فیصد تقریباً پانی پینے کے قابل نہیں ہے۔ دیکھیں آپ ہی کی حکومت پنجاب کے اندر بھی ہے۔ اچھا PCRWR آپ بتا رہے ہیں کہ ایک ادارہ ہے۔اچھا میرا question یہ ہے کہ مسلم لیگ کی حکومت تیسری دفعہ پاکستان کے اندر آئی ہے جو حکومت کر رہی ہے۔ ان تین tenures میں آپ نے کبھی water پر کام کیا ہے۔

سندھ میں تو خیر برا حال ہے وہاں تو 80 فیصد پانی پینے کے قابل نہیں ہے وہ بھی Supreme Court کہہ رہا ہے۔ اگر سارے کام Supreme Court کو کرنے ہیں تو ہم یہاں بیٹھ کر کیا کر رہے ہیں۔ ہمارا کیا کردار ہے۔ ہم کیا role play کر سکتے ہیں۔ لوگوں کی صحت کا مسئلہ ہے۔ Hepatitis C-B اور دیگر امراض کے اندر لوگ مر رہے ہیں۔ حکمرانوں کے گھر میں تو شاید mineral water آتا ہے ہمارے بچے اچھا پیتے ہیں اچھا کھاتے ہیں لیکن غریب کہاں جائے گا جو ہمارا voter ہے جو ہمارا supporter ہے جو ہمیں ان ایوانوں تک پہنچاتا ہے۔ جو ہمیں ایوان صدر اور وزیراعظم ہاؤس تک پہنچا رہا ہے سر ان کا کیا ہو گا۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی رانا تنویر حسین۔

رانا تنویر حسین :جناب سپیکر میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ یہgovernment کا تین tenure ہونے کا issue نہیں ہے۔ Issue یہ ہے کہ یہ Provincial Government کی ذمہ داری ہے except جوbottled water ہے اور اس پر بھی میں کہتا ہوں کہ وہ بھی صحیح تسلی بخش جس طرح کہتے ہیں اطمنان بخش صورتحال نہیں ہے۔ اس طرح mushroom کی طرح یہ چیزیں کسی

ایک چھوٹے سے کمرے میں یہ لوگ packing کرتے ہیں لیکن جو capacity ہے اس PSQCA کے ادارے کی وہ میں نے بتائی ہے جس کو ہم بڑھا رہے ہیں اور تھوڑی سی بہتر بھی کی ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جہاں تک PCRWR کاfunction ہے وہ satisfactory perform کر رہا ہے۔ اگر Federal Government کی بات کر رہے ہیں تو وہاں پر بھی ہمارا Advisory Informatoryہمارا role ہے۔ ان کو ہم بتاتے ہیں کہ یہ یہ چیزیں ہیں،یہ ہم نے فلاں tank سے پانی لیا ہے اوراس کا یہ رزلٹ آیاہے۔اس طرح provincial government کو بھی through Chief Secretaries, through Chief Ministers بتاتے ہیں۔یہ ریکارڈ کی باتیں ہیں۔تین مہینے بعد،چھ مہینے بعد ہم لکھتے رہتے ہیں۔اِدھر بھی کرتے ہیں۔

دوسرا یہ ہے کہ اگر ان کو ٹیکنیکل سپورٹ چاہیے،اگر میونسپل کارپوریشن یا سی ڈی اے کو ٹیکنیکل سپورٹ چاہیے تو ہم ان کے بندے جو ان کے، ملازم ہیں سی ڈی اے کے،وہ جو ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں ان کو ٹریننگ بھی دیتے ہیں۔یہ بھی ہمارا ایک function ہے جو ان کو ہم کہتے ہیں ہم ان کو پندرہ دن،مہینہ ٹریننگ دیتے ہیں،جو دیتے ہیں تاکہ یہ بہتر طریقے سےperform کرسکیں۔اوراپنے بندوں کو بھی ان کو assist کرنے کے لیے بھیجتے ہیں۔اگر وہ ہمیں کہیں کہ ہم اپنے ٹیکنیکل بندے بھیجیں۔تو اس طرح provincial government کو بھی،جہاں تک PSQCA کا تعلق ہے میں بالکل بڑا clearly کہتا ہوں کہ top پر یہی ہے، کہ پینے کا پانی،جو bottle water ہے۔

اوراگر سپریم کورٹ کررہی ہے تو بڑا اچھا کررہی ہے۔یہ تو میں خود آپ کے ساتھ ہوں کہ واقعی برا حا ل ہے۔ایسا پانی پینے کو ہے جس سے بیماریاں پھیل رہی ہیں۔جس سے liver کے problemآرہےہیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت کام کرنا چاہیے لیکن میں ensure کررہا ہوں،at the random دکانوں سے،سٹوروں سے بھی بوتلیں اٹھاتے ہیں جو بند ہیں،ان کو چیک کرتے ہیں۔تو بہت زیادہ کام کررہے ہیں لیکن سلسلہ اتنا لمبا چوڑا ہے جس طرح چھوٹے چھوٹے،130فیکٹریاں seal کی ہیں۔یہ میں ریکارڈ کی بات کررہا ہوں۔تو میں سمجھتا ہوں کہ کریں،آئیں،بیٹھیں۔ 18th Amendment کو revisit کریں18th Amendmentکوrevisitکریں ناں یہاں پارلیمانی کمیٹی بنائیں تو پتاچلے کہ کتنی دقت آرہی ہے۔no wayیہ کہنا بڑا آسان ہے۔اگر پاکستان،آپ سمجھتے ہیں،یہ

بھی پاکستان سب کا پاکستان ہے،صوبے بھی سب کے ہیں،اگر آپ سمجھتے ہیں تو پوچھیں۔یہاں 18th Amendment کے بعد پیپلزپارٹی نے تھوڑی دیر گورنمنٹ کی ہے۔اب گورنمنٹ کریں گے تو پتا چلے گا کتنی difficulties ہیں۔میں کہتا ہوں جب میں کراچی کوئی کام کرتا ہوں تو وہاں پر کتنی resistance آتی ہے۔پنجاب میں کرتا ہوں تو کتنی resistance آتی ہے۔اگر کسی مٹھائی والے کی دکان پر جا کر چیک کرتے ہیں وہ بھی ایک mandate ہے تو وہاں پر کس طرح کی سفارشیں آتی ہیں۔تو مقصد یہ ہے کہ اگر سب مل کر چلنا ہے،اگر آپ نے یہاں جوابدہی لینی ہے تو پھر ان کو اختیارات بھی دیں،ان کو mandate بھی دیں۔

تو حال تو یہ ہے کہ18th Amendment کے بعد ایک خالی خولی فیڈریشن ہے۔میں سمجھتا ہوں revisit ہونا چاہیے اورجہاں جہاں،مل کر،اس طرح نہیں کہ کیا سب ہی اچھا ہے ؟ سب ہی اچھا نہیں ہے۔تو میں سمجھتا ہوں کہ unanimously تو بہت ساری چیزیں ہیں۔unanimously تو 1973ء کا Constitution بھی ہوا تھا جس میں بے شمار amendments آئی ہیں۔1973ء کا Constitution unanimously ہوا تھا،consensus کے ساتھ،کتنی amendments آئی ہیں۔لاء جو یہاں بنتے ہیں consensus سے،وہ بعد میں change ہوتے رہتے ہیں،improvement آتی رہتی ہےsituationکے مطابق۔تو ایک amendment کی ہے اس پر revisit کرنا،اس میں جہاں جہاں آپ سمجھتے ہیں weaknesses ہیں،جہاں جہاں سمجھتے ہیں کہimprovement آنی چاہیے،آنی چاہیے۔تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر نہیں، تو پھر اس طرح یہ ساری ذمہ داری تو ہماری نہیں۔ہمارے تو دو ادارے ہیں تو کام کررہے ہیں۔اس پر اگر کوئی شکایت ہے تو مجھے بتائیں۔بالکل accountability کے لیے حاضر ہیں۔تو میں سمجھتا ہوں یہ honourable House ہے،August House ہے۔یہ بیٹھ کر ٹھنڈے دل سے سوچیں۔جذباتی بات نہیں کہ بات ہوئی تو انگلی ہلانا شروع کردی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درست ہے۔

رانا تنویر حسین: انگلی ہلانا آج کل بڑا خطرناک ہے۔امپائر کی انگلی صرف ہلے گی تو کام چلے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالوسیم صاحب ایک سوال پوچھیں۔ یہ کالنگ اٹینشن ہے اس میں نہیں کرسکتے۔جو moversہیں صرف وہ کرسکتے ہیں۔عبدالوسیم صاحب ایک سوال پوچھیں۔

جناب عبدالوسیم : بہت شکریہ جناب سپیکر۔سر دنیا کے دس ممالک ایسے ہیں جن میں پاکستان بھی شامل ہے جہاں پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے۔تقریباً80 percent لوگ پاکستان میں پینے کے پانی سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔لوگ مجبوری میں تو پی رہے ہیں،ہم آپ تو واقعی۔اس میں WHOکی رپورٹ ہے کہ arsenic ایک زہر ہے جو اس پانی میں ملا ہوا ہے اورپورے پاکستان میں یہ صورتحال ہے۔اوراس زہر کی وجہ سے بیماریاں پیدا ہورہی ہیں جس کی وجہ سے اموات بھی ہورہی ہیں۔لیکن بات یہاں یہ آتی ہے کہ سر ہم اگر وفاق کی بات کریں تو وفاق میں بھی آپ ابھی چلے جائیں lodges میں،جو پانی یہاں mineral water کے نام سے بک رہا ہے،ہم اُسی کو دیکھ لیں۔ہمارے گھر کے اندر ہی بک رہا ہے،مطلب دو نمبر پانی،تو آپ کیسے کہتے ہیں کہ ہم کام کررہے ہیں،کس طرح کام ہورہا ہے۔تو مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی۔جناب سپیکر تو میرا سوال یہ ہے کہ ہم اگر جوقدرتی پانی ہمیں ملتا ہے اگر اس کو ہی proper انداز میں ہم ان چیزوں سے proper کرلیں جو چیزیں پینے کیلئے استعمال ہوتی ہیں۔وہ اگر ہم پانی میں ڈال لیں تو میں سمجھتا ہوں یہ جتنے بھی پینے کے پانی کے چھوٹے چھوٹے بنانے والے ادارے ہیں یہ خود بخود بند ہوجائیں گے لیکن جو پینے کا پانی،ہمارے پاس sources ہیں وہ اچھا نہیں ہے۔تو لامحالہ ان لوگوں نے جگہ بنا لی جو دو نمبر کام کرنا چاہتے ہیں،پیسہ کمانا چاہتے ہیں وہ یہ کام کررہے ہیں۔

تو میری کوشش یہ ہے کہ جو چاہے صوبے کا مسئلہ ہو،سپریم کورٹ نے پنجاب میں بھی ا ٹھایا،سندھ میں بھی اُٹھایا لیکن ہوا کچھ بھی نہیں،سپریم کورٹ کررہا ہے۔اگر سپریم کورٹ کرے گا تو پھر گورنمنٹ ہم کس بات کی کہہ رہے ہیں،جمہوریت ہم کس کا نام لے رہے ہیں۔تو ہمیں اس بات کو سوچنا ہوگا کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ٹھیک ہے تنویر صاحب اچھے انسان ہیں،اچھا کام کررہے ہوں گے،یہاں پر انہو ں نے بات چیت کی ہو گی لیکن یہ پورے ملک کا مسئلہ ہے کوئی ایک جگہ کا نہیں ہے۔یہاں سے ایک message ایسابنے کہ پورے ملک میں جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا تنویر حسین صاحب۔

رانا تنویر حسین: سر میں پھر یہ گزارش کروں گا کہ ان کے خیالات سے میرا مکمل اتفاق ہے۔میں تو کہتا ہوں % 80 صاف پانی پینے کیلئے مہیا نہیں ہے۔یہ تو میرا جواب ہے کہ80%۔20%کو صاف پانی پینے کو مل رہا ہے۔جہاں پر یہprovincial governments کی بات کرتے ہیں تو میں اگر اس طرف آتا ہوں تو پھر یہ انگلی ہلاتے ہیں۔تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا جو مینڈیٹ ہے جس طرح یہ کہتے ہیں میں نے جو ایکٹ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ انگلی ہلانا عادت ہے آپ اپنی بات کریں۔

رانا تنویر حسین: سپیکر صاحب میری بات سن لیں۔جو ایکٹ ہے اس میں پہلے تھا۔

(مداخلت)

رانا تنویر حسین: مجھے بات کرنے دیں گے۔جو پہلے ایکٹ تھا،جو ایکٹ میں provision ہے وہ ہے پچاس ہزار جرمانہ،fine۔یہ میں پانی کے سلسلے میں کہنے لگا ہوں اورکوئی تین مہینے سزا۔اب میں نے اس کو بڑھایا ہے پانچ لاکھ اورپانچ سال سزا۔اوراس سے بھی زیادہ کرنا چاہتا ہوں۔honest to God میں چاہتا ہوں کہ سخت سے سخت سزا دی جائے۔لیکن وہی باتیں ہیں جو سامنے آتی ہیں۔تو میں سمجھتا ہوں کہ کام کررہے ہیں انشاء اللہ،یہ نہیں میں کہتا کہ سب اچھا ہے لیکن بہت improvement ہے۔یہ میں یقین سے کہتا ہوں،مجھے پتا ہے،میں نے 130کئے اورہرہفتہ،ہرپندرہ دن میں ان کوseal کررہے ہیں۔لیکن کام کررہے ہیں،اس پر نظر ہے اورکوشش کرتے ہیں کہ جو کم از کم bottle water ہے وہ لوگوں کو پانی کیلئے بالکل صحیح ملے۔ جس کے وہ پیسے دیں وہ چیز بھی ان کو ملے۔انشاء اللہ ملے گی ان کو۔

جناب سپیکر: چوہدری برجیس طاہر صاحب۔

RESOLUTION TO CONDEMN VIOLATIONS OF HUMAN RIGHTS IN INDIAN OCCUPIED KASHMIR AND ENDORSE THEIR RIGHT TO SELF-DETERMINATION... (DEFERRED)

وزیر برائے امور کشمیر (چوہدری محمد برجیس طاہر): شکریہ جناب سپیکر۔جناب سپیکر یہ ایوان اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کی حق خود ارادیت کے حصول کی تاریخی جدوجہد کی مکمل حمایت کرتا ہے۔جناب سپیکر مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر میں آٹھ لاکھ قابض فوج کے سائے میں نافذ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چوہدری صاحب آپ یہ Resolution پیش کررہے ہیں۔

چوہدری محمد برجیس طاہر: جی میں Resolution پیش کرتا ہوں ;I am sorry کہ میں نے آپ نے اجازت نہیں لی۔مجھے اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی پیش کریں۔

چوہدری محمد برجیس طاہر: شکریہ سر!یہ ایوان اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے حصول کی تاریخی جدوجہد کی مکمل حمایت کرتے ہوئے مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر میں آٹھ لاکھ قابض افواج کے سائے میں نافذ کالے قوانین کی شدیدمذمت کرتا ہے جس کے نتیجے میں مظفر وانی اورایک لاکھ سے زائد کشمیری شہید کئے جاچکے ہیں۔ہزاروں حریت پسند جیلوں میں محبوس ہیں۔

بزرگ حریت رہنما سید علی گیلانی کے علاوہ میر واعظ عمر فاروق،یاسین ملک،شبیر احمد شاہ دیگر حریت قائدین اورآزادی پسند رہنماؤں اورکارکنان کو مسلسل حراست اورقید وبند کی کیفیت میں رکھا جارہا ہے۔خواتین کی بے حرمتی کے علاوہ ا ن کے اہم رہنماؤں pr بھی مقدمات چلائے بغیر جیلوں میں قید کردیاگیا ہے۔نوجوان اورطلبہ خاص طورپرریاستی دہشتگردی کا شکار ہیں۔پیلٹ گنز کے ذریعے ہزاروں نوجوانوں کی بینائی متاثر ہوچکی ہے یا وہ بصارت سے مکمل محروم ہوچکے ہیں۔ہزاروں لاپتہ نوجوانوں میں سے ساڑھے سات ہزار سے زائد کی اجتماعی قبریں دریافت ہوچکی ہیں۔

یہ ایوان بین الاقوامی انسانی حقوق کونسل اوردیگر اداروں کی طرف سے کشمیر کی صورتحال رپورٹس کی تحسین کرتے ہوئے اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے حوالے سے کام کرنے والے اداروں کی ان رپورٹس اورتوجہات کے باوجود بھارتی حکومت کے مظالم کی سطح بڑھتی جارہی ہے۔نیز اپنے جرائم چھپانے کیلئے بین الاقوامی میڈیا،انسانی حقوق اورریلیف کے اداروں سے وابستہ افراد کے

ریاست میں داخلےپر بھارت کی طرف سے پابندی عائد کردی گئی ہے۔حتیٰ کہ بین ا لاقوامی انسانی حقوق کونسل کے وفد کو بھی اجازت نہیں دی گئی۔یہ ایوان ریاست کی demography تبدیل کرنے کے بھارتی ہتھکنڈوں پر بھی شدید تشویش کا اظہار کرتا ہے۔نیز کشمیریوں کی اپنے بل پر جاری تحریک کے تشخص کو بگاڑنے کیلئے سیز فائر لائن اورورکنگ باؤنڈری پر بھارتی افواج کی سویلین آبادی پر بلا اشتعال فائرنگ کی بھی شدید مذمت کرتا ہے اوراس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ اہل کشمیر کی برحق جدوجہد میں اہل پاکستان سیاسی،سفارتی اوراخلاقی محاذ پران کے شانہ بشانہ ہیں۔

ایوان کے نزدیک مسئلہ کشمیر تقسیم برصغیر کے نامکمل ایجنڈے کا حصہ ہے۔لہذا حکومت پاکستان کو متوجہ کرتا ہے کہ وہ اپنی قومی اورملی ذمہ داریوں سے عہدہ برآہونے کے لیے کشمیریوں کی پشتیبانی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے اوربین الاقوامی سفارتی محاذ پرموثر سفارتی مہم کا اہتمام کرے۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اقوام متحدہ اپنی قراردادوں پر عمل درآمد کیلئے رائے شماری کے نامکمل ایجنڈے کی تکمیل کا اہتمام کرنے کے لیے موثر اقدامات کرے۔

یہ ایوان OIC کے ممبر ممالک کی طرف سے کشمیریوں کی حق خود ارادیت کی تحریک کی مسلسل حمایت پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہے اوران سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مقبوضہ ریاست میں انسانی حقوق کی بد ترین پامالی کا عمل رکوانے میں اپنا کردار ادا کریں تاکہ فوجی انخلاکے ساتھ ساتھ کالے قوانین کا خاتمہ ہوسکے اورکشمیری حق خود ارادیت کی منزل حاصل کرسکیں۔

یہ ایوان چھ ملکی سپیکر کانفرنس کے حق خود ارادیت کے حق میں قرارداد کی تحسین کرتے ہوئے دنیا کے دیگر ممالک کے پارلیمانی اداروں سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اہل کشمیر کے حق خود ارادیت کی اُسی طرح حمایت کرے۔بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Thanks. Now, I put the Resolution to the house. The question is that the Resolution as moved be adopted. (Consequently the Resolution was adopted unanimously.)

جناب ڈپٹی سپیکر: نواب صاحب آپ کو دیں گے۔ سب کو موقع ملے گا۔ آئیٹم نمبر4۔ جی رانا تنویر حسین صاحب

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو move کرنے دیں پھر بات کریں۔ ابھی move کرنے دیں۔ جی منسٹر صاحب آپ move کریں۔ رانا تنویر حسین

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب آپ move کریں۔

رانا تنویر حسین: سر یہ چپ کریں تو میں move کروں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: جکھرانی صاحب اپنے ممبران سے بات کریں۔ رانا صاحب آپ move کریں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب پڑھیں،move کریں، پھربعد میں ان کو جواب دیں گے، آپ پڑھیں۔آپ کو مائیک ملا ہے آپ اس کو move کریں۔

THE COMSATS UNIVERSITY ISLAMABAD BILL, 2017... (CONTINUED)

Rana Tanveer Hussain: Sir, I beg to move that the Bill to provide for upgradation of the status of COMSATS Institute of Information Technology, Islamabad as COMSATS University [The COMSATS University Islamabad Bill, 2017] as passed by the Senate, be taken into consideration at once.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اعجاز حسین جکھرانی صاحب، آپ oppose کررہے ہیں۔

میر اعجاز حسین جکھرانی: جی ہم اس کو oppose کررہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بات کریں۔

میر اعجاز حسین جکھرانی: شکریہ مسٹر سپیکر۔ اس دن پرائیویٹ ممبرز ڈے پر بھی یہ ایجنڈے پر تھا۔ اس دن بھی ہم نے اور اپو زیشن کے دوسرے ساتھیوں نے اس کی مخالفت کی تھی اور منسٹر صاحب نے پھر اس کو defer کردیا تھا۔ میں ابھی بھی یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ سر سینیٹ میں یہ بل پاس ہوا ہوگا۔ ہوسکتا ہے اس وقت سینیٹروں سے غلطی سے پاس ہوگیا ہو۔ سر اس بل میں بہت flaws ہیں۔ اس لئے میں request کروں گا کہ اس میں اساتذہ کے ایشوز ہیں۔ اس میں elected لوگ نہیں ہیں selected لوگوں کو رکھا گیا ہے بورڈ میں۔ اس طرح کے بہت سارے ایشوز ہیں۔ اور یہ بل Higher Education Committee میں کیا ہی نہیں ہے۔ تو میں یہی request کروں گا کہ اس کو Higher Education Committee کی سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجیں، وہ اس کو اچھے طریقے سے دیکھے پھر دوبارہ اس کو لائیں۔ یہاں ہمارے ہاں پاس یہ ہوتا ہے کہ اگر سینیٹ سے پاس ہوگیا تو بس ہم نے پاس کرنا ہے تو ایسی بات نہیں ہے۔ ہمارے بہت سارے بل یہاں سے پاس ہوجاتے ہیں اور سینیٹ اس کو پاس نہیں کرتا۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے۔ اس کو دوبارہ review کرکے اس کو صحیح کرکے دوبارہ لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ concerned Standing Committee کو جائے گا۔ شیریں مزاری صاحبہ۔ ڈاکٹر صاحبہ آپ تھوڑا صبر کرلیا کریں۔ جی

ڈاکٹر شیریں مہر النساء مزاری: جناب سپیکر اول تو اس بل کو reject کردینا چاہیے۔ اس کی clauses پڑھیں، Teachers کی representation اس میں بالکل نہیں ہے، نہ Senate میں ان کے نہ syndicate میں، سر میں نے سولہ سال قائد اعظم یونیورسٹی میں پڑھایا ہے۔ Teachers کی representation essential ہے ان سب جگہوں پر۔ اور ان کی per centage زیادہ ہونی

چاہیے۔ Academic Council میں بھی انہوں نے teachers کی proper representation نہیں دی۔ تو میری نظر میں تو یہ totally reject کرنا چاہیے۔ But اگر باقی consensus ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے تو سب سے بڑا اعتراض ہمارا یہ ہے کہ Higher Education Committeeمیں بل ہی نہیں گیا۔ سینیٹ کا مطلب کہ ہم اندھا دھند، جو سینیٹ کہے ہم تابعداری کریں گے۔ ہماری Higher Education کی کمیٹی ہے اس کے پاس یہ گئی نہیں۔ اس کے چیئرمین بیٹھے ہوئے ہیں امیر اللہ مروت صاحب۔ تو اگر کچھ اور نہیں کرنا تو کمیٹی میں تو پہلے یہ بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی امیر اللہ مروت صاحب۔

کرنل(ر) امیر اللہ مروت: سر سب سے پہلے میں آنریبل منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کروں گا کہ اس دن ہمارے کہنے پر انہوں نے Bill defer کیا۔ بات یہ ہے کہ COMSATS کے ساتھ بہت سارے scandals چل رہے ہیں۔ یہ جو present Bill اس شکل میں آرہا ہے، اس میں اگر یہ faculty کی representation ہے لیکن وہ selected ہے elected نہیں ہے۔ اس میں NTS کے مسئلے بھی ہیں۔ اس کے ساتھ سات campuses بھی ہیں سات campuses کی representation بھی نہیں ہے۔ اس میں tenure of the Vice Chancellor وہ بھی mention نہیں ہے۔ whether three years ہے یا two consecutive tenures ہیں یا کیا ہے۔ اس میں جو employees کام کررہے ہیں ان کے future کا بھی پتہ نہیں چل رہا۔ اس کے علاوہ COMSATS میں ہماری کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی تھی اور dual degree جو وہ دے رہے ہیں۔ لوگوں سے دو ہزار ڈالر لے کر dual degree دے رہے ہیں۔ اور dual degree کیسے دے رہے ہیں کہ ان سے دو ہزار ڈالر لے کر ادھر Human Resource Managementپڑھ رہا ہے لیکن Software جو انگلینڈ سے اس کو ڈگری مل رہی ہے وہ ہے Software Engineering کی۔ اور اس کو دو ڈگریاں مل جاتی ہیں۔ اور جس کے جیب میں دو ہزار ڈالر ہوتے ہیں وہ دو ڈگریاں لے لیتے ہیں۔ اس پر وفاقی محتسب نے بھی فیصلہ دیا ہے۔ سپریم کورٹ، ہائی کورٹ نے بھی فیصلہ کیا ہے۔ ایچ ای سی والے بھی ان سے ناراض ہیں لیکن ان کو کچھ نہیں کہہ سکتے۔ میری یہ request ہے کہ اس بل کو ہماری

کمیٹی جو کہ ایجوکیشن سے concerned ہے بھیجا جائے اور ہم اس کو انشاء اللہ نہایت ایمانداری کے ساتھ کر کے واپس کر وادیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو بھی اس کی concerned standing committee ہے۔ عبدالرشید گوڈیل صاحب۔

جناب عبدالرشید گوڈیل : بہت شکریہ سپیکر صاحب۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک Calling Attention میں منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے اختیار میں کچھ نہیں ہے سوائے دو department کے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی آئٹم نمبر 4 پہ بات ہو رہی ہے۔

جناب عبدالرشید گوڈیل : میں Point of Order پہ بات کر رہاہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی اس پہ نہیں۔

جناب عبدالرشید گوڈیل : میں نے آپ سے Point of Order مانگا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ پھر بعد کریں۔ یہ آئٹم نمبر 4 پہ بات ہو رہی ہے۔ اس پہ آپ بات کریں۔

جناب عبدالرشید گوڈیل : Point of Order پہ بات کرنی ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صلا ح الدین صاحب آئٹم نمبر 4 پہ بات کریں۔ بعد میں Point of Order دیں گے۔

شیخ صلا ح الدین : بہت شکریہ جناب سپیکر۔ اس سے قبل بھی پچھلے ہفتے جب یہ bill lay ہونے والا تھا تو سب اپوزیشن کا ایک ہی concern تھا کہ اس کو نہ لا آیا جائے۔اس کو proper طریقے سے proper channel سے لا آیا جائے۔ جس میں ہماری Education Committee اس کو دیکھے لیکن آج پھر یہ لے کے آگئے ہیں اور اس کو Floor پہ lay بھی کر دیا ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اس میں

چار ہزار جووہاں پہ employees ہیں ان کی job protection کا مسئلہ ہے، financial administrative order کا مسئلہ ہے۔ اس میں میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر جو اس وقت ڈاکٹرز ہیں، جو Ph.Ds ہیں ڈاکٹر کلیم صاحب جو President ہیں، ڈاکٹر سجاد ہیں ان کو on board لیاجائے۔ ان کے concernsہیں ان کوproper طریقے سے دیکھا جائے کہ وہ کیا concerns ہیں، اس کے اوپر کیوں باہر شور مچ رہا ہے۔اس کو یہاں لانے سے قبل اگر ہم ایک consensus سے لے کے آجائیں گے اور تمام اپوزیشن پارٹیز کو لے لیں گے تو حکومت کے لیے زیادہ اچھا ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالقہار ودان صاحب۔

جناب عبدالقہار خان ودان : مہربانی جناب ڈپٹی سپیکر صاحب۔ جیسے کہ ہمارے ساتھیوں نے پہلے بھی کہا تھا جس دن یہ لایا گیا تھا۔ اس دن بھی ہمارا مطالبہ یہ تھا کہ یہ کمیٹی کے حوالے کریں اور اس پہ ہم نے کچھ amendment دیں تھیں کہ ان amendment کے ساتھ کمیٹی میں چلا جانا چاہیے۔ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب! یہ جو مرکز میں یونیورسٹی بن رہی ہے یہ بالکل اس ملک میں ایک انوکھی قسم کی یونیورسٹی بنا رہے ہیں۔ پاکستان میں جتنی یونیورسٹیاں ہیں، خیبر پختونخواہ یونیورسٹی ہے، سندھ میں ہے، پنجاب یونیورسٹی ہے، بلوچستان یونیورسٹی ہے اور یہاں پہ قائد اعظم یونیورسٹی ہے اور اسلامک یونیورسٹی ہے۔ اس میں بالکل بر خلاف یہاں پہ syndicate ہیں یا یہاں پہ سینیٹ ہے اور academic ہے، ان تینوں pillars پہ یونیورسٹی بنتی ہے۔اس میں انہوں نے جو قوانین بنائے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی رائے آگئی ہے۔

جناب عبدالقہار خان ودان : ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ بالکل ایسے ماڈل ہیں کہ 2002 میں مشرف کے دور میں انہوں نے ایک ماڈل دیا تھا اس میں ماڈل کے تحت ہے۔ آج تک کوئی یونیورسٹی اس پہ کام نہیں کرر ہی ہے۔ یہ اس بنیاد پہ ہے۔ میں نے کچھ amendments دی ہیں جو کہ جمہوری حوالے سے ہیں۔ لہٰذا یہ بل amendment کے ساتھ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو آپ نے amendments دی ہیں اور نوٹس کے بعد amendments دی ہیں، ان کی amendments شامل ہیں ؟ صاحبزادہ یعقوب صاحب۔

صاحبزادہ محمد یعقوب: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جیسا دوسرے ممبران نے فرمایا میں بھی اس سے متفق ہوں کہ اس کو کمیٹی کو بھیج دیا جائے اور پھر بحث کی جائے اور اس کے بعد تمام پہلوؤں کو دیکھ کے اس کی منظوری دی جائے۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا تنویر حسین صاحب۔

رانا تنویر حسین : میں حیران ہوں کہ اتنے بڑے Parliamentarian ہیں اور اتنے پرانے ہیں۔ بل یہاں پیش ہوتا ہے اس کے بعد بات ہوتی ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھجوا دیں اور اس پہ آگے بات چلتی ہے۔ اعجاز صاحب ہمارے آنریبل ممبر ہیں میں نے ان سے بات کی تھی کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کمیٹی میں بھجوا دیتےہیں اور طارق بشیر چیمہ صاحب مجھے نظر آئے۔ میں نے ان سے بات کی کہ یہ بل آپ کو بھجوا رہےہیں تو ذرا اس کو expedite کر دیں۔ ایشو صرف ٹائم کا ہے اور میں اس کو explain کرنا چاہتاہوں کہ ایک سال سے کیوں اس کی ضرورت پیش آئی۔ میں انہیں بتا دوں اور میں ان کو تھوڑا سا brief کر دوں۔ یہ کمیٹی کو ہی جائے گا۔ اس لیے پیش آئی کہ ابھی یونیورسٹی کا لیول نہیں ہے اس کا institute ہے۔ ہمیں funding میں problem آرہی ہے۔ ایچ ای سی کہتاہے، بلیغ صاحب بیٹھے ہوئےہیں کیوں کہ یہ یونیورسٹی کا سٹیٹس نہیں ہے۔ آپ کو ہم اس طرح development funds نہیں دے سکتے جس طرح دوسری یونیورسٹیز کو دے رہےہیں۔اس کو آپ یونیورسٹی بنائیں اور باہر کے internationally donors بھی ہم چاہتےہیں کہ ' COMSATS کے متعلق perception create کی جارہی ہے۔یہاں آنریبل ممبر نے بات کی کہ سکینڈل ہے۔ یہ وہ یونیورسٹی ہے جس کو سترہ سال ہوئے ہیں، یہ سترہ سال سے seventeen years سے یہ establishہو ئی ہے۔ سو سال یا ساٹھ ستر سال سے یونیورسٹی ہیں یہ آج پاکستان کی پانچ ٹاپ ' بلیغ صاحب بیٹھے ہوئےہیں اور ایچ ای سی ان کے ساتھ attach ہے۔ ایچ ای سی نے دو تین سال سے ranking جو کی ہے۔ پاکستان کی ٹاپ پہ پانچ یونیورسٹیاں ہیں۔ کبھی دوسرے نمبر پر، کبھی تیسرے نمبر پہ۔ پانچ کون سی ہیں ؟ قائد اعظم یونیورسٹی ہے،

کامسیٹ یونیورسٹی ہے، نسٹ یونیورسٹی ہےاور ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد اور پنجاب یونیورسٹی ہے۔ دو Ministry of Science and Technology میں ہیں نسٹ اور کامسیٹ۔

لندن کا ایک Time Ranking ہے جو یونیورسٹیز کی ranking کرتاہے۔اس نے اس کو پاکستان کی No. 1 declare کیا ہے۔ میں اس پہ نہیں جاتا ہے کہ جو باتیں آج چلتی ہیں کہ اس کا background کیا ہے، لمبی ہوجائے گی کہ کس طرح یہاں politics ہو رہی ہے، کس طرح اچھالا جارہا ہے لیکن This ادارہ perform اس نے deliver کیا ہےاور وہ اس لیول پہ آیا ہے۔ یونیورسٹیز توپاکستان میں سینکڑوں ہیں۔ ایک سال سے یہ process ہو رہا ہے۔ یہ سینیٹ میں move کیا گیا اور ا س سے پہلے ایجوکیشن، ایچ ای سی 'یہ ایک ہمارا ماڈل ہے Model University Ordinance یہ ایک Ordinance جاری ہوا ہو اہے شاید مشرف کےدور کا ہے۔اس میں یہ لکھا گیا ہےکہ جو university establish ہو گی یہ اس کے لیے framework ہے۔ اس کےاندر بننی چاہیے۔ اس framework کے آگے رکھ کے اس کو ڈرافٹ کیا گیا پھر اس کے بعد جتنے stakeholders ہیں ان کے ساتھ میٹنگز کیں، black and white میں لیٹرز لکھے کہ یہ ہمارا ایک ڈرافٹ ہے اس کو آپ دیکھیں۔ انہوں نے اس پہ اپنی suggestion دی اور incorporate کی۔ پھر لاء منسٹری نے اس کو vet کیا، پھر کمیٹیز میں گئیں۔ کوئی فورم نہیں چھوڑا اور وہاں بھی آپ چیک کرلیں کہ چار پانچ مہینے سے سینیٹ میں پڑا ہو اہے۔ ساری جتنی میٹنگز ہوئی ہیں' یہ کہتےہیں کہ غلطی سے ' دیکھیں غلطی سے نہیں سینیٹ نے اپنی wisdom میں کام کیا ہے۔ وہ ایک بہت ہی قابل احترام ادارہ ہے۔

(مداخلت)

رانا تنویر حسین : آپ میری بات سن لیں but National Assembly has a right to amend and give the recommendation اس کی improvement کے لیے 'اس میں کوئی بار نہیں ہے۔اگر نیشنل اسمبلی پاس کرتی ہے تو سینیٹ کو یہ right ہے،اگر سینیٹ پاس کرتا ہے تو نیشنل اسمبلی کو right ہے۔ اس طرح کہنا غلطی سے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ ٹھیک نہیں تھے۔ شاید غلطی ان کےمنہ سے نکل گئی ہو لیکن ان کی recommendation آتی ہیں۔ پاس ہو کے آتا

ہے اور یہا ں سے جاتا ہے۔ جب میں standing committee میں جاتا رہا تو وہاں پر سارے لوگ تھے۔ بلیغ صاحب آپ چیک کریں کہ جتنے بھی relevant لو گ تھے۔ ان کے چیئر مین صاحب on board ہیں، ایچ ای سی کے Executive Directors سارے ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ایک ایک لفظ ' میں حیران تھا پانچ گھنٹے وہاں کمیٹی لگی رہی اور کومہ فل سٹاپ چینج کرتے رہے لیکن میں نے یہاں بھی کچھ amendments دیکھی ہیں۔

میری صرف ایک گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی کو refer کر دیں۔ یہ جو ایچ ای سی کہتے ہیں کہ وہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ relevant ministry کو جائے گا۔اگر کوئی ممبر بات کر رہا ہے تو وہ رول سے ہٹ کے بات کر رہا ہے وہاں پہ They are invited

(مداخلت)

رانا تنویر حسین : میری پہلے بات سن لیں۔ یہ بڑی جلدی ہوتے ہیں۔ یہ Science and Technology کی کمیٹی میں جائے headed by another Opposition Member وہاں پہ یہ اپنی amendments جو یہاں پہ مجھے ملی ہیں۔ یہ لکھا ہوا ہے Amendments entered in a separate list to be moved یہ یہاں move کریں اور یہ اس کے پاس چلے جائیں اور وہاں جو فیصلہ کمیٹی کرے اس پر پھر یہاں آکے مزید بات نہ ہو۔ اس پہ پندرہ دن لیں یا مہینہ لیں۔انہوں نے یہ amendments بڑی detail میں دی ہیں۔ یہ جو انہوں نے یہاں کھڑے ہو کے باتیں کی ہیں کہ faculty کی بات کی ہے۔ انہوں نے faculty کی بات کی ہے، انہوں نے teachers کی بات کی ہے، انہوں نے syndicate کی بات کی ہے، انہوں نے سینیٹ کی بات کی ہے، انہوں نے terms and conditions کی بات کی ہے اور انہوں نے teachers کی بات کی ہے۔ انہو ں نے ساری amendments دی ہیں اور میں نے پڑھی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : آپ بات کریں یہ کمیٹی میں discuss ہو جائے گا۔

رانا تنویر حسین : آپ کی طرف سے یہ amendments ہیں اور اس کا یہاں پر جواب دینے کے لیے۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر : وہ عبدالقہار ودان صاحب نے دی ہیں۔

رانا تنویر حسین : آپ اور دے دیں، یہ نہیں کہ صرف یہی ہیں۔ خدا کے لیے سمجھیں کہ میں نے کہا ہے کہ یہ بھی بھیج دیں، یہ کیوں لکھا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر : منسٹر صاحب جب یہ relevant committee میں جائے گا۔

رانا تنویر حسین : جناب والا ! میری بات سن لیں کہ اگر amendments نہیں دیں تو یہاں Order of the Day پر کیوں لکھا ہے Amendments entered in a separate list to be moved.، اس کا مطلب ہے کہ کسی جگہ پر تو یہ آئی ہیں اور جو ہمیں pass on ہوئی ہیں اور ان کا جواب ہم نے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : عبدالقہار ودان صاحب نے دی ہیں۔

رانا تنویر حسین : اور بھی ایک ایک بندے کی اگر amendments ہیں تو وہ دیں اور کمیٹی میں جائیں اور وہاں پر بات کریں اور pass وہاں سے ہو جائے تو پھر مزید یہاں پر الجھن نہ ہو۔ کیونکہ پھر یہ سینیٹ میں جائے گا جب آپ کی amendment آئے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر : منسٹر صاحب آپ amendment move کریں concerned committee کے لیے۔

رانا تنویر حسین : میرا خیال ہے کہ یہ بڑی ضرورت ہے کہ اس کو upgrade کیا جائے اور پھر ایک اور بات ہے کہ جو law pass ہوتا ہے اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے کسی اور ادارے

کا law pass ہوا ہوا ہے تو وہاں پر ایک amendment late stage پر ہم نے محسوس کیا کہ ہونی چاہیے۔ تو یہی ہوا کہ اس کو pass ہونے دیں اور بعد میں پھر کر لیں گے کیونکہ پھر delay ہو جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کو کمیٹی کو refer کریں اور time limit کریں اور آپ پندرہ دن دے دیں کہ اس کو آپ thoroughly دیکھیں۔

(مداخلت)

رانا تنویر حسین : جلدی یہ ہے کہ ہمیں problem ہے اور ہمارے development کے کام سب رکے ہوئے ہیں، آپ کو کیا پتہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : .Order in the House ان کو بات کرنے دیں۔

رانا تنویر حسین : چار سال سے اسی چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ Request تو کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : منسٹر صاحب آپ rule 148 کے تحت amendment کریں۔

رانا تنویر حسین : میں یہ move کرتا ہوں کہ اس کو concerned committee کو بھجوا دیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Now, I move the amendment, as moved, to the House. The question is that the amendment, as moved, be adopted.

(مداخلت)

Mr. Deputy Speaker: Col. Amirullah Marwat.

POINT OF PERSONAL EXPLANATION

کرنل (ر) امیر اللہ مروت : شکریہ۔ جناب ڈپٹی سپیکر ! میرے متعلق کہا گیا کہ اس نے scandal کی بات کی، ادھر scandal ہیں، یہ dual degree programmes scandal نہیں ہے تو اور کیا ہے، کس نے پیسے بٹورے؟

جناب ڈپٹی سپیکر : اس issue کو کمیٹی میں لے آئیں۔

کرنل (ر) امیر اللہ مروت : This is personal explanation. منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک میٹنگ میں نے بھی call کی تھی اور اس میں کیا ہوا تھا، female harassment. Faculty member کا ہاتھ توڑ دیا گیا تھا اور یونیورسٹی والے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : چلیں یہ کرنے دیں، ٹھیک ہے آپ کی clarification آگئی ہے۔

THE COMSATS UNIVERSITY ISLAMABAD BILL, 2017... (REFERRED)

Mr. Deputy Speaker: Now, I move the amendment, as moved, to the House. The question is that the amendment, as moved, be adopted.

(Interruption)

Mr. Deputy Speaker: Amendment concerned committee relevant کو بھیج رہے ہیں۔ And item No. 4, the amendment, is consequently adopted. The Bill stands referred, item No. 4, referred to the concerned Standing Committee. (The amendment was adopted and consequently, the Bill was referred)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ concerned Standing Committee کو آئٹم نمبر 4 چلا گیا ہے۔ رانا تنویر حسین صاحب۔

رانا تنویر حسین : جناب سپیکر ! اس کو کمیٹی کو بھیج کر یہ جو amendments دی ہیں تو وہ بھی refer کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : آئٹم نمبر 4 ہی concerned standing committee کو بھیج دیا ہے۔

رانا تنویر حسین : تو پھر pass fail کا اس میں تعلق نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : نہیں amendment move جو آپ نے کی ہے۔

رانا تنویر حسین : نہیں میں نے نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر : منسٹر صاحب آپ نے rule 148 کے تحت یہ کہا کہ concerned committee کو بھیج دیں، ہم نے وہ amendment move کی ہے۔

رانا تنویر حسین : جو amendments ہیں تو وہ کسی نے دی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : یہ جو refer کی گئیں ہے، order in the House. یہ rule 148 پڑھیں۔ منسٹر صاحب rule 148 کے تحت آپ نے amendment move کی کہ concerned relevant standing committee کو بھیجا جائے تو ہم نے وہ drill کی ہے۔ آئٹم نمبر 6 پرویز ملک صاحب، اس کے بعد کر لیں گے، منسٹر صاحب انتظار کر رہے ہیں، نواب صاحب آپ کو دیں گے۔ پرویز ملک صاحب to move item No. 6.

THE PAKISTAN TOBACCO BOARD (AMENDMENT) BILL, 2017... (REJECTED)

Minster for Commerce and Textile (Mr. Muhammad Pervaiz Malik): I beg to move that the Bill further to amend the Pakistan Tobacco Board Ordinance, 1968 [The Pakistan Tobacco Board

(Amendment) Bill, 2017], as passed by the Senate with amendments, be taken into consideration at once under Clause (2) of Article 70 of the Constitution.

Mr. Deputy Speaker: Now, I put the Motion to the House. It has been moved that the Bill further to amend the Pakistan Tobacco Board Ordinance, 1968 [The Pakistan Tobacco Board (Amendment) Bill, 2017], as passed by the Senate with amendments, be taken into consideration at once under Clause (2) of Article 70 of the Constitution.

(مداخلت)

Mr. Deputy Speaker: I will put it again.

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر : میرا خیال ہے کہ counting کراتے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Speaker: All those in favour of it may rise in their seats.

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر :.Order in the House please آپ interruption کر رہی ہیں اور آپ کی وجہ سے پورے ہاؤس میں interruption ہو رہی ہے اور disturb کر رہی ہیں، counting نہیں ہونے دے رہیں۔ نہیں مجھے کیوں غصہ آئے گا، مجھے آپ کی باتوں پر، حرکتوں پر نہیں آتا تو میں کیوں غصہ کروں۔ اگر کوئی ڈاکٹر ہو تو کوئی خاموشی کی دوائی ہو، پارلیمانی خاموشی، یہ ممبرز کا right ہے۔ ٹھیک ہے آپ بیٹھ جائیں۔

Mr. Deputy Speaker: All those against it may say rise in their seats.

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر : No cross talk and mind your language please. آپ جو کہہ رہے ہیں تو یہ مناسب نہیں ہے، آپ گھر میں نہیں ہیں آپ پارلیمنٹ میں ہیں اور اگر Chair اللہ نے آپ کو بھیج دیا ہے تو اس احترام کا خیال رکھیں اور تقدس کا بھی خیال رکھیں۔ آپ کواللہ نے عزت دی ہے تو اس کا خیال رکھیں۔ تشریف رکھیں۔

Mr. Deputy Speaker: 32 Members rose in favour of the Motion and the 37 members rose against the Motion. So, the motion is rejected.

Mr. Deputy Speaker: Order in the House. Item No. 8, Introduction of Bill. راجہ جاویداخلا ص صاحب to move item No. 8. بلیغ الرحمٰن 8 کریں گے، محمد بلیغ الرحمٰن صاحب آئٹم نمبر moveصاحب آپ

THE INSTITUTE FOR ART AND CULTURE BILL, 2018... (INTRODUCED)

وزیر برائے تعلیم و فنی تربیت (جناب محمد بلیغ الرحمٰن): میں جناب والا اپوزیشن سے یہ گزارش کرناچاہوں گا they made their presence felt very well لیکن ابھی جو بل آرہاہے وہ تعلیم کے حوالے سے اور صرف introduction of the Bill ہے اور اس پر میں گزارش کروں گا کہ oppose نہیں کریں گے۔کیونکہ پچھلی دفعہ بھی جو تعلیم پر بل تھا اس پر اپوزیشن نے گیلریز سے واپس آکر support کیاتھا اور بڑی responsibility کا مظاہرہ کیاتھا۔ I hope that spirit continues بسم اللہ الرحمن الرحیم I would like to introduce a Bill to provide for the Establishment of Institute for Art and Culture [The Institute for Art and Culture Bill, 2018].

جناب ڈپٹی سپیکر:اس پر objection نہیں ہوتا۔ Bill to provide for the Establishment of Institute for Art and Culture [The Institute for Art and Culture Bill, 2018] stands introduced. یہ introduction ہے خالی۔آئٹم نمبر9 رانا محمد افضل خان،جی راجہ جاوید اخلاص صاحب to move item No. 9.

ANNUAL REPORT OF THE SECURITIES AND EXCHANGE COMMISSION OF PAKISTAN ON THE STATEMENT OF ACCOIUNTS OF SECP, CERTIFIED BY THE AUDITORS FOR THE YEAR ENDED ON THE 30TH JUNE 2016... (LAID)

Raja Muhammad Javed Ikhlas: Sir I beg to lay before the National Assembly the Annual Report of the Securities and Exchange Commission of Pakistan on the statement of accounts of SECP, certified by the auditors for the year ended on the 30th June, 2016 as required by sub-section (6) of section 25 of the Securities and Exchange Commission of Pakistan Act, 1997.

Mr. Deputy Speaker: The Annual Report of the Securities and Exchange Commission of Pakistan on the statement of accounts of SECP, certified by the auditors for the year ended on the 30th June, 2016 as required by sub-section (6) of section 25 of the Securities and Exchange Commission of Pakistan Act, 1997 stands laid.

جناب ڈپٹی سپیکر:جی آئٹم نمبر10, جی وسیم اختر صاحب۔

MATTER RAISED UNDER RULE 18

جناب وسیم اختر شیخ:شکریہ جناب سپیکر! قصور میں ہماری بیٹی زینب کے ساتھ جو افسوسناک اور شرمناک واقعہ ہوا۔اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔اس واقعے کی وجہ سے پورا ملک افسردہ

ہے۔اللہ رب العزت کا شکر ہے کہ کل وہ ملزم پکڑا گیا اور انشاء اللہ وہ کیفر کردار تک پہنچے گا۔ اس ہاؤس سے بھی میں recommendکروں گا کہ اس ملزم کو سرعام پھانسی دی جائے تاکہ کوئی اور شخص اس طرح کی جرأت نہ کرسکے۔جناب سپیکر! میرے آنے سے پہلے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آئٹم نمبر11ہے۔جی وسیم اختر صاحب۔

جناب وسیم اختر شیخ:جناب سپیکر! میرے آنے سے پہلے انتہائی قابل احترام سیدخورشیدشاہ صاحب نے جو تقریر کی۔انہیں چاہیے تھا کہ وزیراعلیٰ کو appreciateکرتے۔الٹا ہال میں تالیاں بجائی گئیں،مذاق اڑاکر چلے گئے۔اس پر افسوس کیاجاسکتاہے۔جناب سپیکر! جس طرح ایک معصوم بچی کی لاش پر سیاست کی گئی۔جس طرح اخلاقیات کی دھجیاں اکھیڑی گئیں۔میں تھوڑا اس پر آپ کا ٹائم چاہوں گا۔جناب سپیکر! جب یہ افسوسناک واقعہ ہوا تو تمام پارٹیز نے ان کے عہدیدارن قصور تشریف لائے۔یہ ان کا حق بنتاتھا۔مگر جس طرح ایک بچی کی لاش پر قصور کو آگ لگادی گئی۔اس پر افسوس ہوتاہے۔کیا پورے ملک میں،کیا دوسرے صوبے میں اس طرح کے واقعات نہیں ہوتے۔پیپلزپارٹی کی قیادت چار پانچ دن مسلسل اس شہر کو تباہی کی طرف دھکیلنے کے لیے قصور آتی رہی۔ مجھے افسوس ہوا کہ کیا یہ وہ ہی پیپلزپارٹی ہے جو مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کی پارٹی،جو محترمہ بینظیر بھٹو شہید کی پارٹی ہے جو ایشوز کی سیاست کرتی تھی۔آج وہ کیا اتنی سیاسی یتیم ہوگئی ہے کہ اسے ایک لاش پر سیاست کرناپڑرہی ہے۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Speaker: Order in the House.

جناب وسیم اختر شیخ: جس طرح انہوں نے قصور میں آکر سیاست چمکائی۔اس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں۔جناب سپیکر! PTI والوں سے تو ہماراکوئی گلا نہیں ہے۔کیونکہ ان کے لیڈر نے انہیں یہ سیکھایا ہے کہ جلاؤ،گھیراؤ او ر لوگوں کی املاک کو آگ لگاؤ۔جناب سپیکر! میرے پاس فوٹیج موجود ہے جو ان کی لوکل قیادت نے ہمارے ڈیروں پر آگ لگائی۔شہر کی املاک کو تباہ کیاگیا۔ہسپتال کو توڑا پھوڑا گیا،سوئی گیس کا دفتر انہوں نے تباہ کردیا۔جناب سپیکر! یہ عمران خان سے پوچھیں۔آپ حوصلے سے بات بھی تو سنیں ناں۔وہ

جو عاصمہ ہے وہ بھی تو ہماری بچی ہے،وہ قوم کی بچی ہے۔ادھر سانحہ ہوا تو کیا ہم پنجاب میں آگ لگاناشروع کردیں۔یہ کونسا ملک بناناچاہتے ہیں۔ہمیں چاہیے کہ ان ایشوز پر مل کر متحد ہوکر اس ملک کو ان بحرانوں سے نکالیں جو ہم جتھوں میں تقسیم کرکے اس ملک کی کیا خدمت کررہے ہیں۔جو واقعات اس دن قصور کے عوام نے دیکھے۔ہم نے آج تک قصور کی تاریخ میں وہ واقعات نہیں دیکھے۔یوں لگتا تھا کہ اس ملک میں کوئی قانون نہیں۔اب اس ملک کے جو فیصلے ہیں وہ یہ جتھے کریں گے۔جس کا جدھر منہ آیا وہ ادھر منہ اٹھاکر چلاگیا۔کسی نے ایم این اے کا ڈیرہ جلادیا،کسی نےMPAکا ڈیرہ جلادیا۔

جناب سپیکر! اگر بچی کے والدین ان کے لواحقین ہمارے ڈیرے جلادیتے تو ہمیں کوئی افسوس نہ ہوتا۔مگر یہ جو جتھوں کی سیاست ہے۔خدارا اس پر کچھ سوچیں۔یہ آج ہمارے ساتھ ہوا ہے۔کل کسی اور کے ساتھ بھی یہی ہوگاا ور جناب عالی! سب سے مجھے حیرت ہوئی کہ جب MQM کا وفد بچی والوں کے ساتھ افسوس کرنے آیا۔او میرے بھائی آپ نے بلدیہ فیکٹری لوگوں کو زندہ جلادیا۔آپ نے وکیلوں پر گولیاں چلائیں،آج آپ ایک بچی کے لیے افسوس کرنے آئے ہیں۔آپ کو تو شرم آنی چاہیے،ڈوب کر مرناچاہیے،سیاست کو سیاست رہنے دیں۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Speaker: Order in the House.

جناب وسیم اختر شیخ: جناب سپیکر! یہ تھوڑا سا حوصلے سے سنیں۔ہم نے بہت برداشت کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی وسیم اختر صاحب آپ wind-up کیجیے۔

جناب وسیم اختر شیخ: جناب سپیکر! میں آخر میں یہ بات کہوں گا کہ پیپلزپارٹی وہ پیپلزپارٹی کدھر گئی جو ایشوز کی سیاست کرتی تھی۔آج یہ کونسی پیپلزپارٹی ہے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیےorder in the House جی بیٹھ جائیں۔جی آپ wind-up کیجیے۔

جناب وسیم اختر شیخ:جناب سپیکر! میں wind-up کررہاہوں۔جناب سپیکر! وہ پیپلزپارٹی کیا ختم ہوگئی ہے۔

Mr. Deputy Speaker: The House is adjourned to meet again on Thursday, the 25th January, 2018, at 10:30 a.m.

_____

(The House was adjourned to meet again on Thursday, the 25th January, 2018)

_____